www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 211 Saturday , May 02 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۱۱) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲-مئی ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۴-ذیقعدہ-۷ ۱۴۴ھ صفحات-۸

پنجاب اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ منظور

چنڈی گڑھ: پنجاب اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں وزیر اعلیٰ بھگونت مان کی قیادت میں حکومت نے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا، جس کے بعد ریاست میں سیاسی صورتحال کو ایک حد تک استحکام حاصل ہو گیا۔ اس پیش رفت کو خاص طور پر حالیہ سیاسی ہلچل اور ارکان پارلیمنٹ کی بغاوت کے پس منظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ یکم مئی کو یوم مزدور کے موقع پر بلائے گئے اس خصوصی اجلاس میں حکومت نے اپنی عددی برتری ثابت کرنے کے لیے اعتماد کی قرارداد پیش کی، جس پر بحث کے بعد اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اسمبلی کے کل 117 ارکان میں سے عام آدمی پارٹی کے ارکان کی تعداد 94 ہیں، جس میں سے 88 اجلاس میں موجود تھے۔

راہل گاندھی کے خلاف دائر عرضی الہ آباد ہائی کورٹ میں خارج

پریاگ راج (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ نے سنبھل ضلع کی چندوسی عدالت کے حکم کو چیلنج کرنے والی عرضی پر فیصلہ سناتے ہوئے قائد حزب اختلاف اور رائے بریلی سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کو بڑی راحت فراہم کی ہے۔ عدالت نے راہل گاندھی کے خلاف دائر کی گئی عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ جسٹس وکرم ڈی چوہان کی واحد رکنی بنچ نے کھلی عدالت میں یہ فیصلہ سنایا۔ عرضی خارج ہونے کے بعد اب راہل گاندھی کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ درج ہوگا اور نہ ہی ان پر فوجداری کارروائی چلائی جائے گی۔ عدالت کا تفصیلی حکم اپ لوڈ ہونے کے بعد مزید قانونی نکات واضح ہوں گے۔

انتخابات کے بعد مہینے کی پہلی تاریخ کو لگا مہنگائی کا زوردار جھٹکا

کمرشیل گیس سلنڈر کی قیمت میں 993 روپے کا اضافہ، 5 کلوگرام والے 'چھوٹو سلنڈر' کی قیمت 810 روپے، گھریلو گیس سلنڈر کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں

اپوزیشن کا مرکزی حکومت پر سخت حملہ، راہل گاندھی نے اسے عوام پر مسلط کردہ 'انتخابی بل' قرار دیا، اکھلیش نے پوچھا 'مہنگائی پر کب پیش ہوگی مذمتی قرارداد؟'

نئی دہلی/لکھنؤ (ایجنسی) ایران میں کشیدگی اور آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی سے پیدا غیر یقینی والی حالت میں ایل پی جی سلنڈر کی قیمت بڑھنے کا اندیشہ پہلے سے ہی ظاہر کیا جا رہا تھا، اور اب اس پر مہر بھی لگ گئی ہے۔ مہینے کی پہلی تاریخ کو ہی مہنگائی کا زوردار جھٹکا لگا ہے، کیونکہ کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 993 روپے کا بڑا اضافہ کیا گیا ہے۔ یکم مئی کو 19 کلوگرام والے کمرشیل گیس سلنڈر کی قیمت میں اضافہ کے بعد نئی قیمت جاری کی گئی۔ آج سے ہوئے 993 روپے اضافہ کے بعد دہلی میں 19 کلوگرام والے سلنڈر کی قیمت 3071.50 روپے ہو گئی ہے۔ اس اضافہ کے بعد ممبئی میں کمرشیل سلنڈر کی قیمت ممکنہ طور پر 3024 روپے اور کولکاتا میں 3201.50 روپے ہو جائے گی۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ 14.2 کلوگرام والے گھریلو گیس سلنڈر کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ حالانکہ اس میں بھی جلد اضافہ کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

5 کلوگرام والے فری ٹریڈ ایل پی جی (ایف ٹی ایل) سلنڈرز کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ 5 کلوگرام والے ایل پی جی سلنڈر کو 'چھوٹو سلنڈر' کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کی قیمت میں 261 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ بھی کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت کے ساتھ چھوٹی سلنڈر کی قیمت بڑھائی گئی تھی۔ یکم اپریل 2026 کو چھوٹو سلنڈر کی قیمت میں 51 روپے کا اضافہ ہوا تھا، لیکن اس بار 261 روپے کا بڑا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس اضافہ کے بعد دہلی میں چھوٹو سلنڈر کی قیمت 549 روپے سے بڑھ کر 810 روپے ہو گئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ رواں سال لگاتار تیسری بار ہے جب کمرشیل سلنڈر کی قیمت میں تبدیلی کی گئی ہے۔ سب سے پہلے یہ اضافہ 7 مارچ کو 144 روپے کا ہوا تھا، اس کے بعد یکم اپریل کو مزید 200 روپے فی سلنڈر بڑھائے گئے تھے، اور اب 993 روپے فی سلنڈر کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یعنی 2 ماہ میں ہی کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 1337 روپے بڑھ گئی ہے۔

> نئی قیمتوں کے بعد دہلی میں 19 کلوگرام کا کمرشیل سلنڈر اب 3071.50 روپے میں دستیاب ہے، جبکہ اس سے پہلے اس کی قیمت 2078.50 روپے تھی۔

راحت کی بات یہ ہے کہ گھریلو ایل پی جی کی قیمت میں رواں سال صرف ایک بار مارچ ماہ میں 60 روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ دہلی میں اس وقت گھریلو سلنڈر کی قیمت 913 روپے، ممبئی میں 912.50 روپے، چنئی میں 928.50 روپے اور کولکاتا 939 روپے ہے۔ حالانکہ گھریلو ایل پی جی کا بحران ملک میں جاری ہے اور کالا بازاری بھی خوب دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اب بھی مختلف شہروں میں گھریلو ایل پی جی 2500 سے 3000 روپے تک میں مل رہے ہیں۔ اس مہنگائی کی وجہ ایران میں جاری کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں جاری ناکہ بندی ہے۔ اس وجہ سے ایندھن لدے ہوئے جہاز آبنائے ہرمز سے گزر نہیں پا رہے ہیں اور ہندوستان سمیت دنیا کے کئی ممالک کو ایندھن بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں بھاری اضافے پر مرکزی حکومت کو سخت نشانہ بناتے ہوئے اسے عوام پر مسلط کردہ 'انتخابی بل' قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ پہلے ہی خبردار کیا گیا تھا کہ انتخابات کے بعد مہنگائی کی شدت بڑھے گی اور اب یہی ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چائے فروش، ڈھابہ چلانے والے، ہوٹل، بیکری اور حلوائی سب کی رسوئی پر اس کا بوجھ بڑھے گا اور آخر کار اس کا اثر عوام کی تھالی تک پہنچے گا۔ راہل گاندھی نے خبردار کیا کہ گیس کے بعد اگلا وار پٹرول اور ڈیزل پر ہو سکتا ہے، جس سے مہنگائی مزید بڑھے گی۔

سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں اضافے کو لے کر جمعہ کے روز بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا اور کہا کہ اس فیصلے سے عام لوگوں کے لیے کھانا اور بھی مہنگا ہو جائے گا۔ انہوں نے مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی سستی جیسے مسائل پر بھی حکومت کو گھیرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ بی جے پی ان معاملات پر مذمتی قرارداد کب پیش کرے گی۔

قابل ذکر ہے کہ ہندوستان ایل پی جی کی اپنی ضروریات کا تقریباً 60 فیصد حصہ درآمد کرتا ہے۔ 28 فروری کو ایران پر امریکہ و اسرائیل کے حملوں اور اس پر تہران کی جوابی کارروائی سے قبل ہندوستان کے نصف سے زیادہ خام تیل کی درآمد گی تقریباً 30 فیصد گیس اور 85-90 فیصد ایل پی جی کی درآمد مغربی ایشیائی ممالک (مثلاً سعودی عرب اور یو اے ای وغیرہ) سے ہوتی تھی۔ اب مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے سبب تیل مارکیٹنگ کمپنیاں دباؤ میں ہیں۔ ہندوستان نے روس جیسے ممالک سے تیل خرید کر خام تیل کی سپلائی میں آئی رکاوٹوں کا کچھ حد تک ازالہ کر لیا ہے، لیکن صنعتی استعمال کرنے والوں کے لیے گیس کی فراہمی میں تخفیف کرنی پڑی ہے۔ ساتھ ہی ہوٹلوں اور ریسٹورینٹ جیسے کمرشیل اداروں کے لیے ایل پی جی کی دستیابی بھی کم کر دی گئی ہے۔

کمرشیل ایل پی جی سلنڈر اور چھوٹو سلنڈر کی قیمت میں ہوئے اس اضافہ کے بعد کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ایک بار پھر عوام مخالف ٹھہرایا ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "مہنگائی مین مودی کا چابک پھر چلا۔ آج کمرشیل سلنڈر 993 روپے مہنگا ہوا۔" کانگریس نے گزشتہ 4 ماہ میں کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں ہوئے اضافہ کا ذکر بھی اس پوسٹ میں کیا ہے۔ کانگریس نے لکھا ہے کہ "مودی نے گزشتہ 4 ماہ میں کمرشیل سلنڈر کی قیمتیں کچھ اس طرح بڑھائیں: یکم مئی کو 993 روپے، یکم اپریل کو 218 روپے، 7 مارچ کو 115 روپے، یکم مارچ کو 31 روپے، یکم فروری کو 50 روپے اور یکم جنوری کو 111 روپے۔"

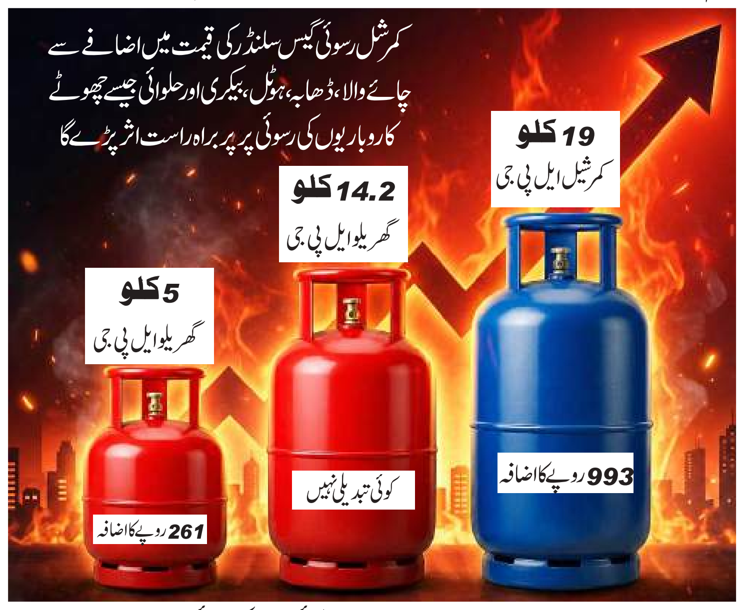

یوم مزدور پر وزیر اعلیٰ یوگی کی سخت وارننگ

کام کا پورا معاوضہ دینا ہوگا، ورنہ کارروائی یقینی

لکھنؤ (یو این آئی) بین الاقوامی یوم مزدور کے موقع پر اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں سخت موقف اختیار کرتے ہوئے فیکٹری مالکان اور ٹھیکیداروں کو واضح انتباہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب مزدوروں سے کام لے کر اجرت کی ادائیگی میں ٹال مٹول یا کٹوتی کسی بھی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی مزدور نے کام کیا ہے تو اسے اس کی مکمل مزدوری ملنی ہی چاہیے، بصورت دیگر حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ لکھنؤ کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقدہ 'شرم ویر گورو پروگرام' سے خطاب کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ماضی میں مزدوروں کا استحصال ہوتا تھا لیکن اب حکومت ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے پوری طرح سنجیدہ اور پُرعزم ہے۔ انہوں نے حال ہی میں نوئیڈا میں ہونے والے مزدور احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں کسی بھی قیمت پر صنعتی بدامنی پیدا نہیں ہونے دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے کئی اہم اعلانات بھی کیے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست بھر میں مزدوروں کے قیام کے لیے ڈورمیٹری اور سستی کینٹینوں کا انتظام کیا جائے گا، جہاں انہیں کم خرچ میں کھانا، غسل خانے، تفریح اور سیکورٹی جیسی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ حکومت نے مزدوروں کی صحت کے تحفظ کو ترجیح دیتے ہوئے آیوشمان بھارت اسکیم کے دائرہ کار میں توسیع کا اعلان بھی کیا۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق اب تک 12 لاکھ 26 ہزار مزدوروں کو آیوشمان کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں جب کہ باقی 15 لاکھ 83 ہزار تعمیراتی مزدوروں کو بھی آج سے یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس اقدام سے تقریباً 80 لاکھ افراد کو ہر سال پانچ لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت حاصل ہوگی۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاست میں روزگار کے مواقع تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

مغربی بنگال میں 15 پولنگ مراکز پر 2 مئی کو دوبارہ ووٹنگ، الیکشن کمیشن کا حکم

کولکاتا: مغربی بنگال اسمبلی انتخابات 2026 کے تحت الیکشن کمیشن نے جنوبی 24 پرگنہ ضلع کی دو اسمبلی نشستوں کے 15 پولنگ مراکز پر 2 مئی کو دوبارہ ووٹنگ کرانے کا حکم جاری کیا ہے۔ کمیشن نے 29 اپریل کو ان مراکز پر ہونے والی پولنگ کو منسوخ قرار دیتے ہوئے یہ قدم اٹھایا ہے، جس کے بعد متعلقہ علاقوں میں انتخابی سرگرمیاں ایک بار پھر تیز ہو گئی ہیں۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر کو بھیجے گئے باضابطہ مکتوب میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ متعلقہ ریٹرننگ افسران اور مبصرین کی رپورٹوں کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ کمیشن کے مطابق 142-مگرہات مغرب اور 143-ڈائمنڈ ہاربر اسمبلی حلقوں میں کچھ پولنگ مراکز پر ووٹنگ کے عمل میں ایسی بے ضابطگیاں سامنے آئیں، جن کی وجہ سے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے اصول متاثر ہوئے۔ اسی بنیاد پر عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 58(2) کے تحت ان مراکز کی پولنگ کو کالعدم قرار دیا گیا۔ کمیشن کے حکم کے مطابق 2 مئی 2026 کو ان تمام 15 پولنگ مراکز پر صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک دوبارہ ووٹنگ ہوگی۔ انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سیکیورٹی کے مناسب انتظامات کو یقینی بنائے اور ووٹنگ کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے۔

مرکزی ملازمین کو ہی ووٹوں کی گنتی کا نگراں مقرر کرنے کے خلاف ترنمول کانگریس پہنچی سپریم کورٹ

نئی دہلی (ایجنسی) آل انڈیا ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) نے اسمبلی انتخابات کی ووٹوں کی گنتی کے عمل کے لیے صرف مرکزی حکومت اور مرکزی پبلک سیکٹر اداروں کے ملازمین کو بطور گنتی نگراں اور معاون مقرر کیے جانے کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں ڈالے گئے ووٹوں کی گنتی کے عمل سے ریاستی حکومت کے ملازمین کو باہر کر دیا ہے۔ پارٹی نے کلکتہ ہائی کورٹ کے حالیہ حکم کو بھی چیلنج کیا ہے، جس میں عدالت نے ریاستی حکومت اور ریاستی پی ایس یو ملازمین کو ان ذمہ داریوں سے خارج کیے جانے کے خلاف دائر عبوری درخواست مسترد کر دی تھی۔ واضح رہے کہ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو ہونی ہے، اسی پیش نظر ٹی ایم سی نے معاملے کی فوری سماعت کے لیے کل (ہفتہ) کو درخواست دی ہے۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ریاستی ملازمین کی جگہ مرکزی حکومت یا مرکزی پی ایس یو کے ملازمین کی تعیناتی میں کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے اور یہ فیصلہ الیکشن کمیشن کے خصوصی اختیارات کے دائرے میں آتا ہے۔ ہائی کورٹ میں ٹی ایم سی نے مغربی بنگال کے ایڈیشنل چیف الیکشن آفیسر کی جانب سے جاری کیے گئے ایک خط کو چیلنج کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ہر ووٹ گنتی ٹیبل پر کم از کم ایک گنتی نگراں یا گنتی معاون مرکزی حکومت یا مرکزی پی ایس یو کا ملازم ہونا چاہیے۔

واضح رہے کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دو مرحلوں کی تکمیل کے بعد 4 مئی کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی کے پیش نظر کولکاتا پولیس نے اہم قدم اٹھاتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام گنتی مراکز کے 200 میٹر کے دائرے میں 5 سے زائد افراد کے جمع ہونے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ٹرمپ کی وار روم میٹنگ کے بعد جنگ کے خدشات، ایران میں ڈیفنس سسٹم فعال

> موجودہ صورتحال اشارہ دیتی ہے کہ امریکہ دوہری حکمت عملی پر عمل پیرا ہے، جہاں ایک طرف مذاکرات کے دروازے کھلے رکھے جا رہے ہیں، تو دوسری طرف فوجی متبادل کو بھی پوری طرح تیار رکھا گیا ہے

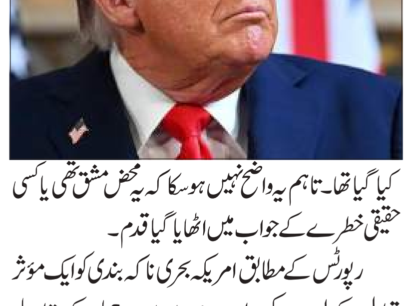

واشنگٹن (ایجنسی) مشرق وسطیٰ میں ایک بار پھر کشیدگی بڑھنے کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ ایک طرف ایران میں ڈیفنس سسٹم فعال ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں، تو دوسری طرف امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سرکردہ افسران کے ساتھ 'وار روم' میں تقریباً 45 منٹ طویل میٹنگ کی ہے۔ اس سے خوف پیدا ہو چکا ہے کہ دونوں ممالک کہیں پھر سے جارحانہ انداز اختیار کر جنگ کو وسعت نہ دے دیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق ایران کی راجدھانی تہران میں جمعرات کی شب ایئر ڈیفنس سسٹم کے فعال ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ایرانی میڈیا 'تسنیم' اور 'فارس' نے اطلاع دی ہے کہ یہ نظام چھوٹے ڈرون یا جاسوس طیاروں کو مار گرانے کے لیے فعال کیا گیا تھا۔ تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ یہ محض مشق تھی یا کسی حقیقی خطرے کے جواب میں اٹھایا گیا قدم۔

رپورٹس کے مطابق امریکہ بحری ناکہ بندی کو ایک مؤثر متبادل کے طور پر دیکھ رہا ہے، جو براہ راست حملہ کے مقابلے میں کم خطرناک، لیکن زیادہ دباؤ ڈالنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔ تاہم امریکی فوجی منصوبہ ساز اس امکان کے لیے بھی تیار ہیں کہ ایران جوابی کارروائی کر سکتا ہے، جس سے پورے خطے میں تصادم مزید شدت اختیار کر سکتا ہے۔ دوسری طرف امریکی سنٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کی جانب سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو ایران کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کے مختلف متبادل پر تفصیلی بریفنگ دی گئی ہے۔ اس بریفنگ سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ واشنگٹن اب سفارت کاری کے ساتھ ساتھ فوجی دباؤ کو بھی تیز کرنے کے موڈ میں ہے۔ حکام کے مطابق تقریباً 45 منٹ طویل اس بریفنگ میں ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کی نئی اور جارحانہ حکمت عملیوں پر تفصیل سے بات کی گئی۔ امریکی فوجی منصوبہ ساز اس بات کے لیے بھی تیار ہیں کہ اگر امریکہ ناکہ بندی یا حملہ کرتا ہے تو ایران خطے میں موجود امریکی افواج پر جوابی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس اعلیٰ سطحی بریفنگ میں جوائنٹ چیفس کے چیئرمین جنرل ڈین کین بھی موجود تھے، جو اس بات کی علامت ہے کہ امریکہ بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔

رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ سینٹ کام نے ٹرمپ کے سامنے 'شارٹ اینڈ انٹینس' یعنی کم وقت میں تیز اور درست حملوں کی حکمت عملی پیش کی، جس کے تحت ایران کے اہم انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس کا مقصد ایران کو مجبور کرنا ہے کہ وہ جوہری معاملے پر اپنے موقف میں نرمی لائے اور دوبارہ مذاکرات کی میز پر واپس آئے۔ جب صحافیوں نے صدر ٹرمپ سے ایران کے ساتھ ممکنہ بات چیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ "وہ (ایران) چھپے بیٹھے ہیں اور معاہدہ چاہتے ہیں....." اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ ایران پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالنے کی حکمت عملی پر عمل کر رہا ہے۔

City Montessori School

CMS CITY MONTESSORI SCHOOL

heartily congratulates its 3709 meritorious students who have secured 90% to 99.80% marks in the ISC & ICSE Board Exams, 2026

4 students scored 99.75% and 9 students scored 99.50% in ISC

Vaivaswat Dubey secured 99.80% in ICSE | **62 students secured 99% to 99.80% agg. marks**

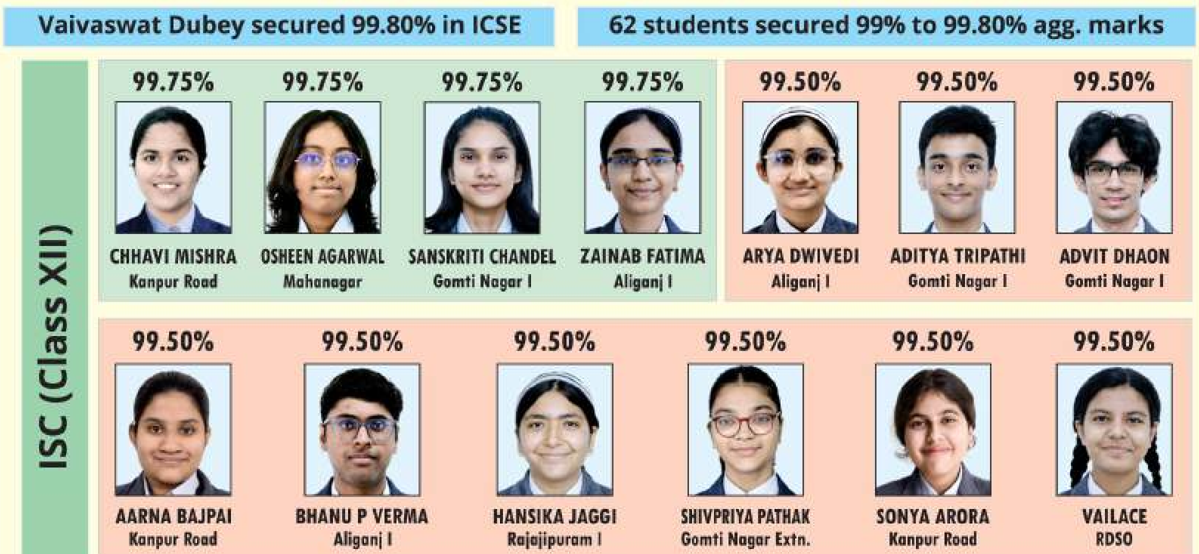

Note: 4 ISC students scored 99.75%, 9 students scored 99.50%, 15 students scored 99.25%, and 14 students scored 99%

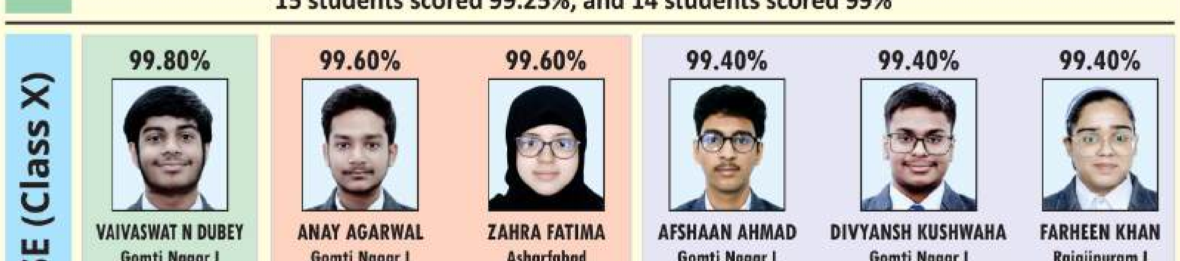

Note: 1 ICSE student scored 99.80%, 2 students scored 99.60%, 3 students scored 99.40%, 6 students scored 99.20%, and 8 students scored 99%

These 19 CMS Students on Ranks 1, 2 & 3 shall be given Rs. 1 Lakh each. Another 43 students with 99% and above will get Rs. 21,000 each, making a total prize money of over Rs. 28 Lakh

RESULTS THAT MAKE CMS EUPHORIC !

S.No.	Highlights	Numbers	Percentage
1.	CMS students who secured 99% & above aggregate marks	62	0.9%
2.	CMS students who secured 98% & above aggregate marks	248	3.5%
3.	CMS students who secured 97% & above aggregate marks	562	8.0%
4.	CMS students who secured 95% & above aggregate marks	1441	20.5%
5.	CMS students who secured 90% and above aggregate marks	3709	52.8%
6.	CMS students who took & passed the 2026 ICSE & ISC Exams	7030	100.0%

These 3709 meritorious CMS students will take out a
Grand Victory March and Honouring Ceremony
on Saturday, 2nd May, 2026 at 7.45 am at CMS Gomti Nagar Extension Auditorium, Lucknow
Shri Alok Kumar, IAS
Additional Chief Secretary, Infrastructure & Industrial Development & NRI Department, Uttar Pradesh
will be our honoured Chief Guest on the occasion

Scan QR for full result

اسرائیلی افواج کا ہدف جنوبی لبنان میں ہر چیز کو تباہ کرنا ہے، انکشاف

غزہ کے لیے امدادی فلوٹیلا پر سوار بیس ترک شہریوں کو اسرائیل نے حراست میں لے لیا

فلوٹیلا پر اسرائیلی حملہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے، پاکستان سمیت 11 ممالک کا اعلامیہ

تل ابیب، یکم مئی (یو این آئی) اسرائیلی افسران اور فوجیوں نے جنوبی لبنان کے دیہاتوں میں عمارتوں کو مسمار کرنے کے لیے حملے کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ان کا مشن حزب اللہ کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے سے آگے ہے۔اسرائیل کے 2 مارچ سے شروع کردہ حملوں میں، سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، کم از کم 534,2 افراد ہلاک، 863,7 زخمی، اور 6.1 ملین (تقریباً آبادی کا پانچواں حصہ) بے گھر ہوئے۔ 17 اپریل سے شروع ہونے والی 10 روزہ جنگ بندی کو بعد میں 17 مئی تک بڑھا دیا گیا تھا لیکن اسرائیلی فضائی حملوں اور جنوبی لبنان میں گھروں کی مسماری کے ذریعے روزانہ اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔اسرائیلی اخبار ہیرٹز کے مطابق، اسرائیلی فوج نے "حزب اللہ کے بنیادی ڈھانچے" کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر انہدام کی تصاویر جاری کی ہیں، تاہم حقیقت مختلف ہے۔اخبار نے علاقے میں موجود فوجیوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ "وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کا ایک بڑا حصہ براہ راست حزب اللہ سے نہیں لڑ رہا ہے بلکہ ان کا مقصد جنوبی لبنان کے دیہاتوں میں منظم طریقے سے عمارتوں کو مسمار کرنا ہے۔"ہیرٹز نے رپورٹ کیا کہ ہر یونٹ کو بلڈوزر تفویض کیے گئے ہیں جو شہری ٹھیکیداروں کے ذریعے چلائے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا "علاقے میں موجود فوجیوں کا کہنا ہے کہ کھلے علاقوں میں ڈرونز کے خطرات سنگین بن جاتے ہیں۔" رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ "مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب فورسز کھلے علاقوں میں ہوتی ہیں اور خود کو صحیح طریقے سے محفوظ نہیں رکھ پاتی ہیں۔لبنانی دیہات میں گھروں کی زیادہ تر تباہی کھلے علاقوں میں ہوتی ہے جس سے فوجیوں کو خطرات لاحق ہوتے ہیں۔" فوجیوں نے اخبار کو یہ بھی بتایا کہ سویلین ٹھیکیداروں کو ان کی مسماری کی رقم کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔ایک فوجی نے کہا "ہم ان کی حفاظت کے لیے موجود ہیں، ہم اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔" یہ خبر ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اسرائیل غزہ اور شام میں اٹھائے گئے اقدامات کی طرح اپنی سرحدوں سے باہر بفر زون کو توسیع دینے کے اقدامات کر رہا ہے۔اپریل میں، اسرائیلی فوج نے دریائے لیتانی کے جنوب میں ایک خیالی سرحد کے نفاذ کا اعلان کیا، جسے "یلو لائن" کہا جاتا ہے، جس سے سرحد تک پھیلے ہوئے علاقے کو "سیکیورٹی بفر زون" کے طور پر نامزد کیا گیا، یہ اقدام غزہ ماڈل کی یاد دلاتا ہے۔ اسرائیل کے مطابق، یہ زون بے گھر دیہاتیوں کی واپسی کو روکنے اور کسی بھی مسلح سرگرمی کو نشانہ بنانے کے لیے بنایا گیا تھا، اور اسے "تصادم کے علاقے" کے طور پر درجہ بندی کیا گیا تھا جو جنگ بندی کے معاہدوں کے تابع نہیں تھا۔

☆غزہ کے لیے گلوبل فلوٹیلا پر ترکیہ کے وفد نے جمعرات کو انادولو ایجنسی کو بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے غزہ سے 600 ناٹیکل میل سے زیادہ بین الاقوامی پانیوں میں فلوٹیلا کو روکنے کے بعد 20 ترک شہریوں کو حراست میں لے لیا، جو یونان کے ساحل سے چند میل دور ہے۔ترک وفد نے انادولو ایجنسی کو بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے بدھ کی رات گئے کریٹ کے ساحل پر کشتیوں کو گھیرے میں لے لیا اور اس میں سوار 170 سے زائد کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔اسرائیلی بحریہ نے بدھ کو دیر گئے غزہ کی طویل ناکہ بندی کو توڑنے کے مقصد سے ایک فلوٹیلا سے تعلق رکھنے والے بحری جہازوں کو روک دیا۔گروپ نے بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے کریٹ جزیرے کے قریب بین الاقوامی پانیوں میں قافلے کو گھیرے میں لے لیا، رابطہ منقطع کر دیا اور 21 جہازوں کو قبضے میں لے لیا، جس کے بعد 17 فرار ہوکر یونانی پانیوں میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اسرائیلی بحریہ نے بدھ کو دیر گئے غزہ کی طویل ناکہ بندی کو توڑنے کے مقصد سے ایک فلوٹیلا سے تعلق رکھنے والے بحری جہازوں کو روک دیا۔گروپ نے بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے کریٹ جزیرے کے قریب بین الاقوامی پانیوں میں قافلے کو گھیرے میں لے لیا، رابطہ منقطع کر دیا اور 21 جہازوں کو قبضے میں لے لیا، جس کے بعد 17 فرار ہوکر یونانی پانیوں میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔اسرائیل نے 2007 سے غزہ کی ناکہ بندی کر رکھی ہے اور 4.2 ملین فلسطینیوں میں سے تقریباً 5.1 ملین اس خطے پر اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے دوران ان کے گھر تباہ ہونے کے بعد بے گھر ہو چکے ہیں۔

☆پاکستان سمیت گیارہ ممالک کی گلوبل صمود فلوٹیلا پر اسرائیلی حملے کی مذمت کرتے ہوئے اس کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔پاکستان، ترکیہ، برازیل، اسپین، ملائشیا، بنگلہ دیش، کولمبیا، اردن، لیبیا، مالدیپ اور جنوبی افریقہ کے وزرائے خارجہ کی جانب سے جاری اعلامیے میں گلوبل صمود فلوٹیلا پر اسرائیلی حملے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ گیارہ ممالک نے فلوٹیلا پر اسرائیل کت حملے کو بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے اور بین الاقوامی پانیوں میں امدادی کارکنوں کی غیر قانونی حراست کی شدید الفاظ میں مذمت اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔جاری مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ گلوبل صمود فلوٹیلا پُرامن شہری اور انسانی ہمدردی پر مبنی اقدام تھا اور اس فلوٹیلا کا مقصد غزہ میں جاری انسانی المیے کی جانب عالمی توجہ مبذول کرانا تھا۔اعلامیے میں مطالبہ کیا گیا کہ اسرائیلی حکام کارکنوں کی فوری رہائی یقینی بنانے کیلیے ضروری اقدامات کریں۔ عالمی برادری بین الاقوامی قانون کے تحفظ اور شہریوں کے دفاع کیلیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔اعلامیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی خلاف ورزیوں پر احتساب یقینی بنانا عالمی برادری کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔واضح رہے کہ گزشتہ روز اسرائیلی بحریہ نے غزہ کیلیے امداد لے جانے والے صمود فلوٹیلا کو روک کر اس میں شامل متعدد کشتیوں کو گھیر لیا اور امدادی کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔منتظمین کا کہنا ہے اسرائیلی فوج نے ڈرونز، کمیونیکیشن جیمنگ ٹیکنالوجی اور مسلح اہلکاروں کے ذریعے بحیرہ روم کے وسط میں فلوٹیلا کو روکنے کیلیے کارروائی کی۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے امدادی قافلے کے بیس جہازوں پر سوار 175 کارکنوں کو حراست میں لینے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام افراد کو یونان کے حوالے کیا جائے گا۔

نوبیل امن انعام 2026: ٹرمپ کا نام بھی ممکنہ طور پر نامزدگیوں میں شامل

اوسلو، یکم مئی (یو این آئی) ناروے کی نوبیل کمیٹی کے مطابق 2026ء کے نوبیل امن انعام کے لیے مجموعی طور پر 287 امیدواروں کو نامزد کیا گیا ہے، جن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا نام بھی ممکنہ طور پر شامل ہو سکتا ہے۔ناروے کی نوبیل کمیٹی کے سیکریٹری کرسٹن برگ ہارپیکن کا کہنا ہے کہ 2026ء کے نوبیل امن انعام کے لیے نامزدگیوں میں 208 افراد اور 79 تنظیمیں شامل ہیں اور گزشتہ برس کے مقابلے میں اس سال کئی نئے نام سامنے آئے ہیں۔ جنوری 2025ء میں نوبیل کمیٹی کے سیکریٹری کا عہدہ سنبھالنے والے کرسٹن برگ ہارپیکن نے ایک انٹرویو میں کہا کہ چونکہ میں اس عہدے پر نیا ہوں، اس لیے مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ہر سال فہرست میں کتنی تبدیلی آتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ دنیا بھر میں بڑھتے تنازعات اور بین الاقوامی تعاون پر دباؤ کے باوجود یہ انعام اپنی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ایسے دور میں امن انعام کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، اور مثبت کام پہلے سے زیادہ ہو رہا ہے۔ اسرائیل، کمبوڈیا اور پاکستان کے رہنماؤں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ٹرمپ کو اس سال کے انعام کے لیے نامزد کیا ہے۔ اگر یہ نامزدگیاں کی گئی ہیں تو وہ 2025ء کے بہار اور موسم گرما میں دی گئی ہوں گی، جو 31 جنوری کی آخری تاریخ کے مطابق درست سمجھی جاتی ہیں۔ تاہم، ان دعوؤں کی تصدیق ممکن نہیں کیونکہ نوبیل انعام کی نامزدگیاں 50 سال تک خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ کسی امیدوار کی نامزدگی کا مطلب یہ نہیں کہ انعام دینے والا ادارہ اس کی توثیق کرتا ہے۔کمیٹی کے اراکین کے علاوہ دنیا بھر سے ہزاروں افراد نام تجویز کر سکتے ہیں، جن میں حکومتوں اور پارلیمان کے ارکان، سربراہانِ مملکت، یونیورسٹی پروفیسرز اور سابق نوبیل انعام یافتگان شامل ہیں۔ممکنہ امیدواروں میں روسی اپوزیشن رہنما مرحوم الیکسی ناوالنی کی اہلیہ یولیا نوالنیا، پوپ لیو اور سوڈان کی رضا کار تنظیم ایمرجنسی رسپانس رومز کے نام بھی زیر گردش ہیں۔ اسی طرح امریکی سینیٹر لیزا مرکوسکی اور گرین لینڈ سے منتخب ڈینش پارلیمنٹ کی رکن آجا کیمنٹز کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ انہیں نامزد کرنے والے رکن پارلیمان لارس ہالٹ بریکن کے مطابق دونوں رہنماؤں نے آرکٹک خطے میں امن اور اعتماد کے قیام کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔واضح رہے کہ 2026ء کے نوبیل امن انعام کا اعلان 9 اکتوبر کو کیا جائے گا جبکہ تقریب 10 دسمبر کو منعقد ہوگی۔

اسرائیل میں مسیحی رہنماؤں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ

تل ابیب، یکم مئی (یو این آئی) اسرائیل میں مسیحی رہنماؤں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو گیا۔مقبوضہ بیت المقدس کے تاریخی علاقے میں مسیحی خاتون پر حملہ کیا گیا۔اسرائیلی شدت پسند نے مسیحی راہبہ کو دھکا دے کر زمین پر گرایا اور لاتیں ماریں۔اس حوالے سے اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کو گرفتار کر لیا ہے، حملہ نسلی نفرت کی وجہ سے کیا گیا۔اسرائیلی میڈیا کے مطابق مسیحی خاتون کا تعلق فرانس سے بتایا جا رہا ہے۔ بیت اللحم میں آباد مسیحی شہریوں کی نقل وحرکت پر اسرائیل نے پابندیاں سخت کر دی ہیں۔

مکہ مکرمہ میں ایئرپورٹ اور میٹرو سے متعلق اہم پیشرفت

مکہ مکرمہ، یکم مئی (یو این آئی) مکہ مکرمہ میں ایئرپورٹ اور میٹرو کی تعمیر کے منصوبے جاری ہیں۔ سعودی میڈیا کے مطابق ایک اہلکار نے بتایا کہ شہر میں بڑے ٹرانسپورٹ اور بنیادی ڈھانچے کی اپ گریڈیشن کے طور پر بین الاقوامی ہوائی اڈے کی تعمیر اور میٹرو سسٹم کے منصوبے موجود ہیں۔ مکہ شہر اور مقدس مقامات کے لیے رائل کمیشن کے سی ای او صالح الرشید نے ہارورڈ بزنس ریویو کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ مکہ کے ہوائی اڈے کو عالمی معیار کے مطابق تیار کرنے کے لیے اسٹریٹجک اور اقتصادی سرمایہ کاری کی ہدایات کے لیے منظوری حاصل کر لی گئی ہے جس کا مقصد لاکھوں زائرین کی خدمت کرنا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ کمیشن پڑوسی شہروں میں ہوائی اڈوں کی فزیبلٹی کو متاثر کیے بغیر سرمایہ کاری کے مناسب ماڈل تیار کرنے کے لیے نجی شعبے کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ الرشید نے کہا کہ مکہ میٹرو کے لیے فزیبلٹی اسٹڈیز اور ابتدائی ڈیزائن بھی مکمل کر لیے گئے ہیں۔ٹرانسپورٹ کے علاوہ، انہوں نے کمیونٹی کی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بناتے ہوئے، ہاؤسنگ، انفراسٹرکچر اور عوامی خدمات کا احاطہ کرنے والے منصوبوں کے ذریعے رہائشیوں اور زائرین کے لیے خدمات اور مجموعی تجربے کو بہتر بنانے کے لیے وسیع تر کوششوں کا خاکہ پیش کیا۔ان اقدامات میں اسمارٹ مکہ" پروگرام بھی شامل ہے جو مسجد الحرام اور آس پاس کے علاقوں میں ہجوم کی نقل و حرکت کی نگرانی اور انتظام کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس میں جمرات برج اور مرکزی زونز پر ہجوم کے بہاؤ کے لیے پیش گوئی کے نظام کے ساتھ ساتھ حجاج کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے" بلادی" ایپلی کیشن کے ساتھ مربوط فضائی امیجنگ بھی شامل ہے۔

برطانیہ کا روس کے خلاف نئی بحری فورس بنانے کا اعلان

لندن، یکم مئی (یو این آئی) برطانیہ نے روس کے خلاف نئی بحری فورس بنانے کا اعلان کر دیا ہے جس میں نیدرلینڈز اور شمالی یورپی ممالک شامل ہیں۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق برطانیہ نے روس کے خلاف نئی بحری فورس بنانے کا اعلان کر دیا ہے جس میں نیدرلینڈز اور شمالی یورپی ممالک شامل ہیں۔اس حوالے سے برطانوی نیول چیف کا کہنا ہے کہ نیا اتحاد نیٹو سے باہر ایک مشترکہ میری ٹائم فورس ہوگا۔اس فورس میں نیدرلینڈز، نورڈک اور بالٹک ممالک شریک ہوں گے۔ برطانوی نیول چیف کے مطابق منصوبے کے تحت 10 ممالک کی بحری افواج مشترکہ تربیت اور آپریشنز کریں گی۔ یہ فورس 2029 تک مکمل جنگی صلاحیت کے ساتھ تیار ہوگی۔ برطانوی نیول چیف کا کہنا ہے کہ اس فورس کا لندن میں کمانڈ سینٹر قائم کیا جائے گا، جہاں سے آپریشنز کی نگرانی ہوگی۔

آبنائے ہرمز کی بندش کے باعث تجارتی راستوں میں بڑی تبدیلیاں سامنے آگئیں

آبنائے ہرمز کو آبنائے ٹرمپ قرار دینے پر ایرانی وزیر خارجہ کا امریکی صدر کو جواب

آبنائے ہرمز میں آمد و رفت بحال کرنے کیلئے امریکہ کا نیا بین الاقوامی اتحاد بنانے کا منصوبہ سامنے آگیا

دبئی، یکم مئی (یو این آئی) آبنائے ہرمز کی بندش کے باعث عالمی سمندری تجارتی راستوں میں بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور سمندری رسائی متاثر ہونے کے بعد اب کنٹینر ٹریفک کو بڑے پیمانے پر زمینی راستوں پر منتقل کر دیا گیا ہے۔الجزیرہ ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جہاز مالکان نے خلیجی ممالک تک خوراک اور صنعتی سامان پہنچانے کے لیے سمندر کے بجائے ٹرکوں کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے۔ خلیجی ساحلی ممالک تک براہِ راست سمندری رسائی معطل ہونے کے بعد متبادل لاجسٹک راستے مکمل طور پر فعال کر دیے گئے ہیں۔اس نئی صورتحال میں سعودی عرب کی بندرگاہ 'جدہ ریڈسی' ایک نئے علاقائی تجارتی مرکز کے طور پر ابھر رہی ہے۔ایم ایس سی، سی ایم اے سی جی ایم، مرسک اور کوسکو جیسی بڑی شپنگ کمپنیوں کے جہاز نہرِ سوئز کے ذریعے جدہ پہنچ رہے ہیں، جہاں سے کارگو کو صحرائی شاہراہوں کے ذریعے شارجہ، بحرین اور کویت منتقل کیا جا رہا ہے۔رپورٹ کے مطابق عمان کی صحار بندرگاہ جبکہ متحدہ عرب امارات کی خورفکان اور فجیرہ بندرگاہیں بھی متبادل تجارتی راستوں کے طور پر استعمال کی جا رہی ہیں۔ دوسری جانب اردن کی عقبہ بندرگاہ عراق کے شہروں بغداد اور بصرہ تک سامان پہنچانے کا اہم مرکز بن گئی ہے، جبکہ ترکیہ کے ذریعے شمالی عراق تک تجارتی راہداری کو بھی فعال کر دیا گیا ہے۔

☆ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو آبنائے ہرمز سے متعلق بیان پر اپنی ٹوئٹ میں جواب دیا ہے۔ساتھ ہی عباس عراقچی نے ایکس پر ڈونلڈ ٹرمپ کی پرانی ویڈیو بھی لگائی، جس میں ٹرمپ نے غلطی سے آبنائے ہرمز کو آبنائے ٹرمپ قرار دیا تھا، پھر کہا تھا بڑی غلطی ہوگئی۔اس کے علاوہ امریکی صدر نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر آبنائے ہرمز کا نیا نقشہ بھی شیئر کر دیا جس میں آبنائے ہرمز کو آبنائے ٹرمپ کا نام دیا گیا ہے۔ عباس عراقچی نے کہا امریکی صدر پینٹاگون کی گڑھی ہوئی اصطلاح کے بجائے خلیج فارس کی درست استعمال کرتے ہیں، ہرمز کو کسی اور نام سے پکارنا واقعی ایک سنگین غلطی ہے۔

☆ آبنائے ہرمز میں جہاز رانی بحال کرنے کیلئے امریکہ کا نیا اتحاد بنانے کا منصوبہ سامنے آگیا۔امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق امریکہ نے آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آمد و رفت بحال کرنے کے لیے ایک نیا بین الاقوامی اتحاد بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔رپورٹ کے مطابق اس منصوبے کو Maritime Freedom' Construct' (ایم ایف سی) کا نام دیا گیا ہے جس کا ذکر امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے منگل کے روز امریکی سفارت خانوں کو بھیجے گئے ایک کیبل میں کیا گیا۔ اخبار کے مطابق کیبل میں امریکی سفارتکاروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دیگر ممالک کو اس اتحاد میں شامل ہونے پر آمادہ کریں۔کیبل کے مطابق امریکہ کی قیادت میں قائم ہونے والا یہ اتحاد معلومات کے تبادلے، سفارتی ہم آہنگی اور پابندیوں کے نفاذ پر کام کرے گا۔ اخبار کا کہنا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے اس حمایت کی درخواست ظاہر کرتی ہے کہ امریکہ دیگر ممالک کو بھی آبنائے ہرمز کے موجودہ اور مستقبل کے انتظام میں شریک کرنا چاہتا ہے۔رپورٹ کے مطابق یہ اتحاد محکمہ خارجہ اور امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کے مشترکہ تعاون سے کام کرے گا جہاں محکمہ خارجہ سفارتی مرکز کا کردار ادا کرے گا جبکہ سینٹکام کمرشل شپنگ کے لیے ریئل ٹائم بحری معلومات فراہم کرے گی اور شراکت دار افواج کے درمیان معلومات کے تبادلے کو مربوط بنائے گی۔ اخبار کے مطابق ایک سینئر امریکی عہدیدار نے اس منصوبے کے حوالے سے کہا کہ یہ صدر ٹرمپ کے پاس موجود کئی سفارتی اور پالیسی آپشنز میں سے ایک ہے۔

امریکی صدر کا جنگ بندی کے خاتمے اور ایران پر حملے دوبارہ شروع کرنے کا اشارہ

واشنگٹن، یکم مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ بندی کے خاتمے اور ایران پر دوبارہ حملوں کا اشارہ دیدیا۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ممکنہ طور پر جنگ بندی کے خاتمے سے متعلق سوال پر جواب دیا کہ مجھے نہیں لگتا کہ اس کی ضرورت ہے لیکن شاید پڑ بھی سکتی ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ایران کے خلاف فوجی آپریشن بہت پہلے شروع کر دینا چاہیے تھا، انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے ایران کی 90 فیصد میزائل کی فیکٹریاں تباہ کر دیں، ایران پر لگائی گئی پابندیں کامیاب ہیں، ایران کی معیشت تباہ ہوتی جا رہی ہے، ایران جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا اور ایران معاہدہ کرنے کیلئے بیتاب ہے۔صدر ٹرمپ بولے ایرانی قیادت کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال ایک بڑا مسئلہ ہے کیونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہاں اصل لیڈر کون ہے۔ امریکی صدر نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران یہ بھی کہا کہ ایران کو فٹبال ورلڈ کپ میں شرکت کی اجازت دینی چاہیے۔ امریکی صدر نے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے وزیر اعظم کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے 8 جنگیں رکوائیں، پاکستان اور ہندوستان کی جنگ بھی اس میں شامل ہے۔صدر ٹرمپ بولے پاکستان اور ہندوستان کی جنگ میں 11 طیارے گر چکے تھے، وزیر اعظم پاکستان نے مجھ سے کہا کہ میں نے 3 سے 5 کروڑ انسانوں کی جانیں بچائی ہیں۔ امریکی صدر نے کہا ایران جنگ ختم ہوتے ہی تیل و گیس کی قیمتیں فوراً کم ہو جائیں گی۔

سعودی وزیر: ہمارے ترکیہ کے ساتھ تعلقات، اسٹریٹجک ہیں

ہم اس میں مضبوطی لانے کے متمنی ہیں

استنبول، یکم مئی (یو این آئی) سعودی عرب کے وزیر برائے صنعت و معدنی وسائل بندر الخریف نے کہا کہ ترکیہ کے ساتھ تعلقات اسٹریٹجک" ہیں، انہوں نے صنعت اور کان کنی میں بڑھتے ہوئے تعاون کو اجاگر کیا اور کہا کہ موجودہ خلل کے باوجود خطہ مضبوط انداز میں ابھرے گا۔استنبول میں انادولو سے ایک انٹرویو میں بندر الخریف نے کہا کہ جاری کشیدگیاں اس بات کو دوبارہ تشکیل دے رہی ہیں کہ ممالک لاجسٹکس، سپلائی چینز اور صنعتی ترقی کو کس طرح اپناتے ہیں۔ آج جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ پورے خطے کے لیے بہت اہم مواقع پیدا کرے گا، انہوں نے کورونا وبا کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت سعودی عرب نے مقامی پیداوار تیز کی اور خود کفالت مضبوط بنائی۔الخریف نے کہا کہ ترکیہ کی متنوع صنعتی بنیاد سعودی عرب کی صنعتی حکمتِ عملی کے تحت ہدف بنائے گئے شعبوں کے ساتھ اچھی طرح ہم آہنگ ہے، جو تعاون کے لیے وسیع مواقع پیدا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا میں معدنیات کی مانگ بڑھ رہی ہے، اور رسد کو یقینی بنانے کے لیے ممالک کے درمیان تعاون ضروری ہے، چاہے وہ وسائل کے ذریعے ہوں یا پیداواری یا درمیانی صنعتوں کے ذریعے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ خلل ممالک کو لاجسٹکس اور نقل وحمل کے حل پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں اور علاقے کی تجارتی رکاوٹوں کے ممکنہ حل کے طور پر اردن اور شام کے راستے سعودی عرب کو ترکیہ سے ملانے والی مجوزہ ریلوے لائن کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے کہا کہ نقل وحمل سعودی برآمدات کی دوڑ کی کلید ہے، اور بتایا کہ تجارت کو آسان بنانے اور خام مال تک رسائی بہتر بنانے والے منصوبے اولین ترجیح رہیں گے۔الخریف نے کہا کہ سعودی عرب خاص طور پر غیر تیل برآمدات کے شعبے سمیت اب اپنے صنعتی شعبے میں برسوں کی سرمایہ کاری کے فوائد حاصل کرنا شروع کر رہا ہے۔ اعداد وشمار دکھاتے ہیں کہ جو کچھ بنایا گیا تھا وہ اب نتائج دے رہا ہے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق سعودی عرب کی غیر تیل برآمدات 2025 میں 4.166 بلین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو سالانہ 15 فیصد اضافے کے برابر ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس وقت زیرِ تعمیر بڑی تعداد میں کارخانے مسلسل نمو کی حمایت کریں گے، کیونکہ مملکت خود کو عالمی سرمایہ کاری کے لیے ایک مسابقتی منزل کے طور پر پیش کر رہی ہے۔

ٹرمپ کو ایران کے خلاف ممکنہ آپشنز بتا دیے گئے

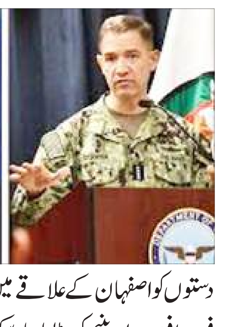

واشنگٹن، یکم مئی (یو این آئی) امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر اور جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین ڈین کین نے صدر ٹرمپ کو ایران کے خلاف ممکنہ فوجی اقدامات کے حوالے سے نئے آپشنز پیش کر دیے۔ترک میڈیا نے امریکی میڈیا کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ نے ایران کے خلاف ممکنہ آپشنز پر ڈونلڈ ٹرمپ کو بریفنگ دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بریڈ کوپر نے سچویشن روم میں ہونے والی بریفنگ کے دوران ممکنہ عسکری آپشنز پیش کیے۔ اگر صدر دوبارہ فوجی کارروائیاں شروع کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ان میں ایک مختصر مگر طاقتور حملوں کی لہر شامل ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ممکنہ اہداف میں ایران کے باقی ماندہ فوجی اثاثے، قیادت اور انفرا اسٹرکچر شامل ہو سکتے ہیں۔ بریفنگ میں مشرقِ وسطیٰ میں امریکی افواج کی تازہ نقل وحرکت اور تعیناتیوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق تین بڑے آپشنز زیرِ غور آئے، جن میں پہلا آپشن آبنائے ہرمز کے اطراف واقع چھوٹے جزیروں پر امریکی زمینی افواج کی ممکنہ تعیناتی سے متعلق تھا، جس کا مقصد اس اہم بحری راستے کو دوبارہ کھولنا ہو سکتا ہے۔ دوسرا آپشن خصوصی دستوں کو اصفہان کے علاقے میں بھیجنے کا تھا، تاکہ ایران کے 60 فیصد افزودہ یورینیم کو ہٹایا جا سکے۔ تیسرا آپشن ایران کے خلاف شدید امریکی فضائی و عسکری حملے تھے۔مزید برآں، امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون جدید ہتھیاروں کی تعیناتی پر بھی غور کر رہا ہے، جن میں ڈارک ایگل نامی ایک نیا ہائپرسونک میزائل شامل ہے۔ فوکس نیوز کے مطابق یہ نظام تقریباً 2 ہزار میل (218,3 کلومیٹر) دور تک اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ممکنہ طور پر ایران کے باقی بیلسٹک میزائل لانچرز کو ہدف بنا سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ B-1B Lancer بمبار طیارے، جو ہائپرسونک ہتھیاروں سے لیس کیے جا سکتے ہیں، خطے میں اپنی موجودگی بڑھا رہے ہیں اور بھاری مقدار میں اسلحہ لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

’جب پی ڈی اے اقتدار میں آئے گا تو بڑی تبدیلی آئے گی‘

ہندوستان کی سرزمین پر وقتاً فوقتاً جو علم دیا گیا ہے اس میں بھگوان بدھ کا سب سے بڑا حصہ، بدھ پورنیما پر سماجوادی پارٹی ہیڈکوارٹر میں تقریب، اکھلیش یادو نے بدھ بھکشوؤں کو اعزاز دیا

لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کے صوبائی ہیڈکوارٹر لکھنؤ میں بدھ پورنیما کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر صوبہ کے تمام اضلاع اور دیگر ریاستوں سے بڑی تعداد میں بدھ دھرم گرو بھنتے شریک ہوئے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر و سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے پروگرام میں تشریف لائے تمام بدھ دھرم گروؤں کا شکریہ ادا کیا اور بدھ بھکشوؤں کو اعزاز سے نوازا۔اس موقع پر اکھلیش یادو نے بھگوان بدھ کے راستے پر چل کر زندگی میں خوشحالی لانے کے لیے بدھ بھکشوؤں کی خدمات کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں اتار چڑھاؤ، پریشانیاں، دکھ اور مصیبتیں آتی رہتی ہیں، یہ سب ہر کسی کی زندگی کا حصہ ہیں۔ بھارت کی سرزمین پر وقتاً فوقتاً جو علم دیا گیا ہے، اس میں بھگوان بدھ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔انہوں نے بھارت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں اپنا پیغام پھیلایا۔ آج جو ممالک ترقی کی بلندیوں پر ہیں، انہوں نے بھی بھگوان بدھ کے راستے کو اپنایا۔بھگوان بدھ کا سب سے بڑا پیغام ہے ”اپنا چراغ خود بنو“ (اپّ دیپو بھو)۔ اس پیغام نے سماج میں تبدیلی لانے کا کام کیا۔اکھلیش یادو نے بدھ بھکشوؤں سے کہا کہ یہ بحران کا وقت ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے دیے ہوئے آئین اور جمہوریت کو کچھ طاقتیں مسلسل خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ہمیں امید ہے کہ اس جدوجہد میں ہمارے تمام معزز بدھ بھکشو ہمیں آشیرواد دیں گے اور کامیابی کی دعا کریں گے۔اکھلیش یادو نے بدھ بھکشوؤں کو یقین دلایا کہ سماجوادی حکومت میں لمبنی، سارناتھ اور کشی نگر کی ترقی کے لیے خصوصی منصوبے لائے جائیں گے، تاکہ بھگوان بدھ کے پیروکار بہوجن سماج کو دنیا سے مزید جوڑا جا سکے۔انہوں نے کہا کہ سماجوادی حکومت میں کشی نگر میں ایک بہت بڑا میتریہ پروجیکٹ شروع کیا گیا تھا۔سری لنکا اور دنیا کے دیگر حصوں کے لوگ اور بدھ بھکشو اس میں تعاون کرنا چاہتے تھے۔ سماجوادی حکومت نے مناسب معاوضہ دے کر کسانوں سے زمین حاصل کی تھی۔اگر یہ منصوبہ مکمل ہو جاتا تو وہ ملک کا ایک اہم مقام بن جاتا، جہاں دنیا بھر سے لوگ آتے اور بھگوان بدھ کے راستے پر چلنے کا عہد کرتے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں یہ منصوبہ ادھورا رہ گیا اور اس حکومت نے اسے آگے نہیں بڑھنے دیا، بلکہ حاصل کی گئی زمین کو دوسروں میں تقسیم کر دیا۔

سماجوادی حکومت نے کشی نگر میں عالمی سطح سے جڑنے کے لیے بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی تیار کیا تھا، جس کا صرف افتتاح کیا جا رہا ہے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ کشی نگر ایک بین الاقوامی شہر بنے گا اور وہاں کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی مکمل طور پر فعال ہوگا۔انہوں نے بدھ بھکشوؤں کے آشیرواد پر شکریہ ادا کیا۔اس سے قبل بھنتے انیرُدھ بدھ نے سنگھ دان پروگرام کے لیے اکھلیش یادو کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔ آج صوبہ کے تمام 75 اضلاع اور مدھیہ پردیش سے بھی بھکشو آئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو نے ایک بڑا اور تاریخی کام کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جہاں اکھلیش یادو کی پیدائش ہوئی، وہ علم کی سرزمین ہے اور وہیں سے ملائم سنگھ یادو نے سماجوادی تحریک کو آگے بڑھایا۔انہوں نے کہا کہ ملائم سنگھ یادو اور اکھلیش یادو نے ہمیشہ مظلوم، محروم اور بہوجن سماج کی آواز بلند کی۔بھگوان بدھ نے خواتین کے لیے جو کام کیا، وہی کام ملائم سنگھ یادو نے بھی کیا۔ انہوں نے بلدیاتی اداروں میں خواتین کے لیے نشستیں محفوظ کر کے ایک تاریخی قدم اٹھایا۔بھنتے انیرُدھ بدھ نے کہا کہ 1931 کی مردم شماری کے مطابق ملک میں او بی سی کی آبادی 52 فیصد ہے، اس حساب سے انہیں مناسب نمائندگی ملنی چاہیے۔اگر اقلیتوں کو بھی شامل کیا جائے تو یہ تناسب مزید بڑھ جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب پی ڈی اے اقتدار میں آئے گا تو بڑی تبدیلی آئے گی اور 2027 میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی دیکھنے کو ملے گی۔انہوں نے بدھ بھکشوؤں سے اپیل کی کہ وہ پی ڈی اے پنچایت میں جا کر لوگوں کو آگاہ کریں کہ بہن بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں اور آر ایس ایس خواتین کے حق میں نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس خواتین کے خلاف ایجنڈا رکھتی ہے اور خواتین ریزرویشن کے معاملے میں جھوٹ پھیلا رہی ہے۔ بھنتے نے 31 مئی 2026 سے دھمّ یاترا نکالنے کا اعلان کیا اور اکھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ بنانے کے لیے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا۔انہوں نے کہا کہ سب کو سماجوادی پارٹی کو ووٹ دینا چاہیے اور سائیکل کا بٹن دبانا چاہیے۔ پروگرام کے آغاز میں ”بدھم شرنم گچھامی، دھمّم شرنم گچھامی، سنگھم شرنم گچھامی“ کے پاٹھ کے ساتھ پنچ شیل کی وضاحت کی گئی، جس میں یہ عہد شامل ہے کہ ہم کسی سے جھگڑا نہیں کریں گے، کسی کی جان نہیں لیں گے، چوری نہیں کریں گے، بدکرداری سے بچیں گے، سچ بولیں گے، جھوٹ اور چغلی سے دور رہیں گے اور کسی بھی نشہ کا استعمال نہیں کریں گے کیونکہ نشہ تباہی کی جڑ ہے۔بدھ پورنیما کے اس پروگرام میں شریک بھکشوؤں اور عام لوگوں کے لیے گوتم راوت اور سنی راوت کی جانب سے بھنڈارہ کا اہتمام کیا گیا، جس کا افتتاح اکھلیش یادو نے کیا۔انہوں نے بھکشوؤں کو شال اوڑھا کر اعزاز دیا، جبکہ بھنتے سنگھ دیپ کشی نگر نے بھگوان بدھ کی لیٹی ہوئی مورتی پیش کی۔ پروگرام میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر واہنی کے قومی صدر مٹھائی لال بھارتی، رکن اسمبلی راجندر کمار، سماجوادی انوسوچت ذات پرکوشٹھ کے قومی صدر راہل بھارتی سمیت متعدد اہم شخصیات شریک رہیں۔اس کے علاوہ مختلف اضلاع سے آئے درجنوں بھکشوؤں اور بڑی تعداد میں پارٹی عہدیداران و کارکنان بھی پروگرام میں موجود رہے۔

’اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کیلئے کربلا ضروری‘

کنتور کی سالانہ مجالس سے مولانا علی رضوان زیدپوری کا خطاب

انجمن اتحاد المومنین کے تحت سالانہ تبلیغی اجتماع کے 49ویں دور کا آغاز

بارہ بنکی (پریس ریلیز) یکم مئی، ضلع کے موضع بدوسرائے میں انجمن اتحاد المومنین کے زیر اہتمام سالانہ تبلیغی اجتماع کے 49ویں دور کا آغاز یکم مئی سے شروع ہو گیا۔انجمن کے سرپرست لکھنؤ یونیورسٹی کی آرٹ فیکلٹی کے سابق ڈین پروفیسر ایس ایم سعید کنتوری نے بتایا کہ بدوسرائے واقع امامباڑہ میں یکم اور 2 مئی بروز سنیچر و اتوار یہ دو روزہ اجتماع ’کنتور کی سالانہ مجالس‘ کے عنوان سے صبح 10 بجے سے شروع ہوا جس میں ممتاز علما، ذاکرین، خطبا مجالس کو خطاب کر رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ پروگرام کے پہلے دن یعنی یکم مئی کو صبح دس بجے تلاوت ربانی سے مجلس کا آغاز ہوا جس کے بعد منتخب شعرا نے پیش خوانی کے فرائض انجام دئے۔ اس کے بعد لکھنؤ سے آئے جامعہ ناظمیہ عربک کالج کے پروفیسر مولانا ظہیر عباس، مولانا سید علی رضوان زیدپوری، مولانا مرزا شفیق حسین شفق، مولانا سید بلال کاظمی اور مولانا سید کوثر رضا رضوی نے بالترتیب مجالس کو خطاب کیا۔علما نے کہا کہ ہم کربلا والے ہیں اور کبھی ظالم کے آگے سر نہیں جھکاتے ہیں یہ درس مجھے کربلا سے حضرت امام حسین نے دیا ہے۔ مولانا سید علی رضوان زیدپوری نے کہا کہ جب تک ہم کربلا کو اپنے دل میں نہیں اتاریں گے اسلام کی صحیح تصویر نہیں پیش کی جا سکتی ہے۔علما نے جب کربلا کے شہیدوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود مومنین کی آنکھوں سے آنسو چھلک آئے اور اپنے امام وقت کو ان کے جد امجد کی شہادت پرسہ پیش کیا۔مسٹر سعید نے بتایا کہ کل یعنی 2 مئی کو ہونے والی مجالس کو مولانا تنویر عباس نجفی، مولانا مرزا جعفر عباس لکھنؤ، مولانا میثم زیدی لکھنؤ اور شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری و ترجمان مولانا مرزا ڈاکٹر یعسوب عباس خطاب کریں گے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوگا جس کے بعد منتخب شعرا پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مجالس میں بیرونی مومنین کیلئے قیام وطعام کا انتظام انجمن کی جانب سے کیا گیا ہے۔

اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے کی طبیعت ناساز، میدانتا اسپتال میں داخل

لکھنؤ، یکم مئی (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے کی اچانک طبیعت خراب ہونے سے سیاسی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ انہیں فوری طور پر میدانتا اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ڈاکٹروں کی خصوصی ٹیم ان کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔موصولہ اطلاعات کے مطابق اجے رائے ایک پارٹی پروگرام میں شریک تھے، اسی دوران انہیں اچانک بے چینی، جسمانی درد اور گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ موقع پر موجود افراد نے صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوری طبی امداد فراہم کی اور انہیں اسپتال منتقل کیا۔اسپتال ذرائع کے مطابق انہیں ایمرجنسی وارڈ میں داخل کیا گیا ہے جہاں ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم ان کی صحت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ ابتدائی طور پر ضروری طبی معائنے کیے جا رہے ہیں اور ان کی حالت کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ پارٹی ذرائع نے بتایا کہ پروگرام کے دوران اجے رائے معمول کے مطابق موجود تھے لیکن اچانک طبیعت ناساز محسوس کرنے لگے، جس کے بعد ان کی حالت تیزی سے بگڑتی گئی اور فوری طور پر اسپتال لے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ فی الحال ان کی صحت سے متعلق سرکاری میڈیکل بلیٹن کا انتظار کیا جا رہا ہے جب کہ پارٹی کارکنان اور حامی ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔

مردم شماری: مولانا کلب جواد نقوی کی عوام سے مادری زبان کے خانے میں اردو درج کرنے کی اپیل

لکھنؤ یکم مئی: مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے ملکی سطح پر جاری مردم شماری میں عوام سے سنجیدگی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مردم شماری کے فارم میں اپنی مادری زبان کے خانے میں پوری ذمہ داری، بیداری اور شعور کے ساتھ ’اردو‘ درج کریں۔ فارم ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہونے کے بعد چیک ضرور کریں تا کہ آپ کی معلومات کا صحیح اندراج ممکن ہو سکے۔ اگر فارم میں مادری زبان کے خانے میں ’اردو‘ درج نہیں ہو سکی ہے تو اس کے اندراج کے لئے دوبارہ درخواست دی جائے۔ مولانا نے آگے اپنے بیان میں کہا کہ مردم شماری محض آبادی کی گنتی نہیں بلکہ یہ قوموں کی لسانی، تہذیبی اور سماجی شناخت کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ کسی بھی زبان بولنے والوں کی درست تعداد ہی اس کے تعلیمی، ثقافتی اور آئینی حقوق کے استحکام کی بنیاد بنتی ہے۔ اگر اردو بولنے والے اپنی مادری زبان کے اندراج میں غفلت برتیں گے تو اس کے منفی اثرات آنے والی نسلوں کے تعلیمی حقوق، سرکاری نمائندگی اور لسانی شناخت پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ہر فرد، ہر خاندان اور ہر ذمہ دار شہری کا فرض ہے کہ وہ مردم شماری کے عملے کو درست معلومات فراہم کرے اور مادری زبان کے خانے میں بلا تردد ’اردو‘ لکھوائے۔ مولانا نے کہا کہ ہم تمام سماجی اور ملّی تنظیموں بالخصوص ائمہ جمعہ و جماعت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ عوام میں بیداری پیدا کریں اور اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں کہ زبان کا صحیح اندراج دراصل اپنی شناخت، اپنے تشخص اور اپنی تہذیبی بقا کا تحفظ ہے۔ ائمہ جمعہ و جماعت نماز جمعہ کے خطبات، نماز جماعت میں شریک لوگوں اور دیگر سماجی حلقوں تک اس پیغام کو ضرور پہنچائیں تا کہ مردم شماری میں ہماری صحیح حصہ داری ہو سکے۔ مولانا نے کہا کہ مردم شماری کا فارم آن لائن دستیاب ہے جس کو آپ خود بھر سکتے ہیں، اس لئے کوشش کریں کہ تمام معلومات صحیح مندرج ہوں اور فارم کو اپنے پاس بھی محفوظ رکھیں تا کہ آئندہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ فارم نہیں بھرا گیا تھا۔ لہٰذا مردم شماری فارم بھرنے میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔

سدریٰ صدیقی نے انٹرمیڈیٹ میں 95 فیصد نمبرات حاصل کر اپنے اسکول اور والدین کا نام کیا روشن

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) سینئر صحافی اور سماجی کارکن محمد ضیاء اللہ صدیقی ندوی کی ہونہار اور باصلاحیت بیٹی سدریٰ صدیقی نے لکھنؤ کے معروف تعلیمی ادارے سینٹ ٹیریسا ڈے اسکول، ماڈل ہاؤس (ICSE,ISC بورڈ) سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے 95 نمبر حاصل کیے ہیں۔ اس شاندار کامیابی کے ساتھ وہ ممتاز اور نمایاں طالبات کی فہرست میں شامل ہو گئی ہیں۔ ان کی یہ کامیابی نہ صرف ان کی مسلسل محنت، ذہانت اور تعلیمی لگن کا نتیجہ ہے بلکہ والدین کی بہترین تربیت اور حوصلہ افزائی کا بھی روشن ثبوت ہے۔ سدریٰ صدیقی کی اس غیر معمولی کامیابی نے ان کے والدین، خاندان، عزیز و اقارب اور تمام متعلقین کے دلوں کو خوشی اور فخر سے بھر دیا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں تعلیمی میدان میں سخت مقابلہ پایا جاتا ہے وہاں اتنے اعلیٰ نمبرات کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا یقیناً قابلِ ستائش اور باعثِ تحسین کارنامہ ہے۔ ان کی یہ کامیابی دیگر طلبہ و طالبات کے لیے بھی ایک حوصلہ افزا مثال ہے کہ محنت، مستقل مزاجی اور عزم کے ذریعے بلند منزلیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ صوفی اکیڈمی خانقاہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور شریف سدریٰ صدیقی کو اس عظیم کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہے اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہے۔ اکیڈمی دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں علم و عمل کی مزید بلندیوں سے نوازے، زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔

آئی سی ایس ای بورڈ میں سید واعظ حسن کی نمایاں کامیابی

92.6 فیصد نمبر حاصل کر کے علمی لگن اور بلند حوصلوں کی مثال پیش کی

لکھنؤ، یکم مئی (پریس ریلیز): جامعۃ القراء، کھدرا لکھنؤ کے ناظم قاری محمد یوسف عزیزی قادری نے کھدرا کے رہائشی سید واعظ حسن کی شاندار کامیابی پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی نہ صرف ایک طالب علم کی ذاتی محنت کا نتیجہ ہے بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک مثبت پیغام بھی ہے۔ ان کے مطابق محنت، لگن اور درست رہنمائی کے ذریعے بلند مقامات حاصل کیے جا سکتے ہیں، اور امید ظاہر کی کہ سید واعظ حسن مستقبل میں بھی اسی طرح کامیابیوں کی نئی مثالیں قائم کریں گے۔ سید واعظ حسن بن سید واصف حسن واعظی نے آئی سی ایس ای بورڈ کے دسویں جماعت کے امتحان میں 92.6 فیصد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی درج کی ہے۔ وہ اس وقت گومتی نگر، لکھنؤ کے معروف سٹی مونٹیسری اسکول کے طالب علم ہیں۔ سید واعظ حسن کے والد، سید واصف حسن واعظی نے اس موقع پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی ان کے بیٹے کی مستقل مزاجی، محنت اور یکسوئی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گھر کے تمام افراد نے ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کی، جس سے اسے اپنے مقصد کے حصول میں مدد ملی۔ اپنے تاثرات میں سید واعظ حسن نے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ کہا کہ وہ اس کامیابی کو اپنی آخری منزل نہیں سمجھتے بلکہ اسے ایک اہم مرحلہ تصور کرتے ہیں۔ ان کے مطابق اصل سفر ابھی باقی ہے اور ان کا ہدف آئی آئی ٹی میں داخلہ حاصل کرنا ہے، جس کے لیے وہ مزید محنت اور توجہ کے ساتھ تیاری کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ سید واعظ حسن ایک علمی و دینی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے دادا مرحوم سید شاہ فضل الرحمٰن واعظی لکھنؤ کی تاریخی مسجد ٹیلہ شاہ پیر محمد صاحب کے امام و خطیب رہے ہیں، جن کی خدمات آج بھی علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

صحافی، ادیب حیات اللہ انصاری کی ادبی، صحافتی اور سیاسی خدمات کو یاد کیا گیا

حیات اللہ انصاری کی 125ویں یومِ پیدائش کے موقع پر سیمینار منعقد

لکھنؤ۔ بزمِ خواتین اور آل انڈیا تعلیم گھر کے زیرِ اہتمام معروف صحافی اور ادیب حیات اللہ انصاری کی 125ویں یومِ پیدائش کے موقع پر آج فرنگی محل چوک میں ایک سیمینار اور مشاعرہ منعقد کیا گیا، جس میں مقررین نے حیات اللہ انصاری کی ادبی، صحافتی اور سیاسی خدمات کو یاد کیا۔

اس موقع پر بزمِ خواتین اور آل انڈیا تعلیم گھر کی صدر بیگم شہناز سدرات نے مہمانِ خصوصی اور معزز مہمانوں کو اعزازِ بزم ایوارڈ سے نوازا۔ تقریب کی نظامت شہباز طالب نے انجام دی۔ اس موقع پر زینب صدیقی نے آل انڈیا تعلیم گھر کا ترانہ نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ انور جہاں نے حیات اللہ انصاری کی حیات اور خدمات پر مختصر روشنی ڈالی۔ خصوصی مہمانوں اور تمام شعراء و شاعرات کی گلپوشی کی گئی اور انہیں شال پیش کر کے اعزاز بخشا گیا۔

بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ انسان کو زمین کی پستیوں میں رہتے ہوئے بھی آسمان جیسا بلند ہونا چاہیے۔ جو لوگ اس نظریے پر عمل کرتے ہیں، وہی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج تعلیم کا مقصد بدل چکا ہے، جس کی وجہ سے طلبہ اپنے اساتذہ کا احترام نہیں کر رہے ہیں۔ مادیت کا غلبہ بڑھ گیا ہے، اساتذہ صرف تنخواہ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور اخلاقیات دم توڑتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کو فطری انداز میں دیکھنا اور جینا چاہیے۔

مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اکبر علی بلگرامی، اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد یونیورسٹی نے کہا کہ اردو سے محبت کرنے والے پورے اخلاص کے ساتھ اردو کا چراغ روشن کیے ہوئے ہیں۔ حیات اللہ انصاری نے بھی یہی کام کیا، جس کی روشنی نہ صرف پورے ہندوستان بلکہ پوری اردو دنیا تک پہنچی۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ تہذیب کے شہر لکھنؤ نے حیات اللہ انصاری کے ساتھ بے مروتی برتی اور انہیں نظرانداز کیا۔

پرویز ملک زادہ نے کہا کہ حیات اللہ انصاری ایسے صحافی اور ادیب تھے جو سیاست میں رہ کر بھی پاک و صاف رہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملتا تھا۔ وہ قدیم اقدار اور اعلیٰ روایات کے حامل تھے۔ ان کی تحریریں ان کے روشن کردار کی گواہ ہیں۔

بڑی تعداد میں موجود سامعین نے مشاعرے سے بھرپور لطف اٹھایا اور مدعو شعراء کے منتخب اشعار کو خوب سراہا۔

منتخب اشعار:

پھر سے بازار میں یوسف نہیں آنے والا،
اب زلیخا تیرے بازار کی زینت ہوگی
اقبال یوسف

سب اپنے حادثوں پر شعر کہنا چاہتے ہیں،
میں شعر کہتا تھا اور حادثہ بناتا تھا
ابھی شریشٹھ تیواری

میرے سخن سے محفلِ یاراں بھی مست تھی
میں چپ ہوا تو ہوش میں دیوانے آ گئے
معین علوی خیرآبادی

یوں ہی سینے سے لگاتا نہیں کوئی بھی ایاز
خاک چھانی ہے تو یہ دشت ہمارا ہوا ہے
ڈاکٹر احمد ایاز

دل مرا جس سے بہلتا کوئی ایسا نہ ملا،
بت کے بندے ملے اللہ کا بندہ نہ ملا
شہباز طالب

ان کے علاوہ افضل یوسف خیرآبادی اور ڈاکٹر سدھا مشرا نے بھی اپنے کلام پیش کیے۔

پسماندہ سماج کے بچوں کی تعلیم کے لیے محاذ کا قابلِ ستائش قدم

مرادآباد۔ آل انڈیا پس ماندہ مسلم محاذ، اتر پردیش کے ریاستی صدر حاجی طاہر حسین کی قیادت میں تنظیم کی جانب سے ایورگرین اسکول، بربالا مجرا، مرادآباد میں ایک قابلِ ستائش تعلیمی و سماجی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں تقریباً 200 ضرورت مند بچوں کو پورے تعلیمی سیشن کے لیے مفت درسی کتابیں اور کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ پروگرام کا مقصد معاشی طور پر کمزور اور محروم طبقے کے بچوں کو تعلیم کے میدان میں تعاون فراہم کرنا اور انہیں بہتر مستقبل کے لیے ترغیب دینا تھا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں طلبہ، والدین، اساتذہ اور مقامی معزز شہری موجود رہے۔ ریاستی صدر حاجی طاہر حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم سماج کی ترقی، بیداری اور بااختیاری کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سماج کو ترقی کے راستے پر آگے بڑھانا ہے تو بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہماری اولین ذمہ داری ہونی چاہیے۔ انہوں نے بچوں کو محنت، لگن اور نظم و ضبط کے ساتھ پڑھائی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ آج کی تعلیم ہی کل کا مضبوط مستقبل تیار کرے گی۔ حاجی طاہر حسین نے مزید کہا کہ آل انڈیا پس ماندہ مسلم محاذ صرف سماجی اور سیاسی حقوق کی بات نہیں کرتا بلکہ تعلیم، سماجی بہتری اور معاشی بااختیاری کے میدان میں بھی فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ تنظیم کی کوشش ہے کہ پس ماندہ سماج سمیت تمام ضرورت مند طبقات کے بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع ملیں اور کوئی بھی بچہ مالی کمی کے باعث اپنی تعلیم سے محروم نہ رہے۔ پروگرام میں موجود ڈاکٹر پاشا، سگیر پس ماندہ اور دیگر مہمانوں نے تنظیم کی اس پہل کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی کوششیں سماج میں مثبت تبدیلی لانے کا کام کرتی ہیں اور ضرورت مند خاندانوں کے لیے بڑی راحت ثابت ہوتی ہیں۔ والدین اور مقامی شہریوں نے بھی تنظیم کی اس کوشش کو نہایت قابلِ تعریف قرار دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی مواد کی تقسیم بچوں کے روشن مستقبل کے لیے اہم تعاون ہے۔ پروگرام کے اختتام پر تنظیم کے عہدیداران نے یہ عہد کیا کہ مستقبل میں بھی تعلیم، سماجی انصاف اور پس ماندہ سماج کی ترقی کے لیے اسی طرح کے عوامی فلاحی پروگرام مسلسل منعقد کیے جاتے رہیں گے، تاکہ سماج کے کمزور طبقات کو مرکزی دھارے سے جوڑا جا سکے۔

دیہی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی، وزیر کپل دیو اگروال نے ہونہار طلباء کو اعزاز سے نوازا

لکھنؤ: یکم مئی۔ ہونہار طلباء کو اعزاز سے نوازنا قوم کی تعمیر کی سمت میں ایک اہم قدم ہے، جس سے معاشرے میں تعلیم کے تئیں ایک مثبت ماحول پیدا ہوتا ہے۔ یہ باتیں ریاست کے وزیر مملکت برائے پیشہ ورانہ تعلیم، مہارت فروغ (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال نے ضلع سلطان پور میں منعقدہ اسکالرشپ کی تقسیم اور اعزازی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام طلباء کے حوصلے بلند کرتے ہیں اور ان میں صحت مند مسابقت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے ادارے کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے اسے تعلیم اور سماجی خدمت کا ایک متاثر کن سنگم قرار دیا اور نوجوانوں سے جدید ٹیکنالوجی اور تعلیم سے جڑنے کی اپیل کی۔ وزیر اگروال نے ”شری رادھے شیام ترپاٹھی اسکالرشپ کی تقسیم اور اعزازی تقریب-2026“ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کرتے ہوئے ہونہار طلباء و طالبات کو اسکالرشپ اور اعزازات سے نوازا۔

اودھ نامہ

اجالے خاک نسلوں کو ملیں گے

گزشتہ ماہ اپریل میں ہندوستان کی پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کا انعقاد کیا گیا۔وہ ریاستیں ہیں، آسام، تمل ناڈو، کیرالا، مغربی بنگال، پوڈوچیری ۔لیکن سب سے زیادہ چرچا میں مغربی بنگال کا الیکشن رہا جہاں مرکز میں برسر اقتدار جماعت نے پوری طاقت جھونک دی ہے ممتا بنرجی کے پندرہ سالہ دور اقتدار کو اکھاڑ پھینکنے کی۔ویسے بھی کسی ریاست میں پندرہ سال مکمل کر لے جانا اپنے آپ میں ہی ایک بڑی حصولیابی ہے۔ممتا کے دور اقتدار میں اتنے کیڑے نکالے گئے۔۔لوگوں کو ڈرایا بھی گیا کہ اگر یہ حکموت واپس آئی تو بنگال مین کیا کیا ہوگا۔اب ان الفاظ کو دوہرانے کی نہ ضرورت ہے اور نہ کوئی فائدہ۔مگر ممتا نے جس طرح سے یہ پندرہ سال گزارے وہ سب کے سامنے ہیں۔فرقہ واریت زہر اگر کام کر گیا تو مما کو باہر بیٹھنا پڑے گا اگر لوگوں نے سمجھداری سے کام لیا ہوگا تو ممتا واپس آئیں گی، فی الحال وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔الیکشن کے فوراً بعد ایکزٹ پول کے نتائج بھی سامنے آ گئے ہیں جس میں کسی نے ممتا کو ہرایا ہے تو کسی نے ممتا کی برتری دکھائی ہے۔

انھی وجوہ کی بنا پر پورے ہندوستان کی نگاہیں مغربی بنگال پر مرکوز تھیں اور ہیں کیونکہ یہاں کے انتخابی نتائج مستقبل کے ہندوستان کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گے کہ ہندوسان میں اب کس طرح کا نظریہ کام کرے گا۔بنگال ہی وہ ریاست ہے جہاں ایک زمانے تک باسو کی حکومت رہی تھی انھیں کوئی ہٹا نہیں پایا تھا انھوں نے خود استعفے دے دیا تھا۔اس کے بعد ممتا کا دور ایک طویل دور رہا ہے، پچھلے دورانیہ کا الیکشن بھی بھاجپا کے بہت زور لگانے کے باوجود اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔اور اس مرتبہ تو اس نے باقاعدہ فتح کے جشن کی تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور یوپی کے وزیر اعلی یوگی جی نے بنگال میں ہی ڈیرا ڈال رکھا تھا اور یہ پہلا موقع تھا کہ جب ایک تنہا آئرن لیڈی ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی کو شکست دینے کے لئے بی جے پی حکومت نے اپنے تمام حربے اور مشنریز کا استعمال کیا۔وزیر اعظم، وزیر داخلہ سے لے کر کئی ریاستوں کے چیف منسٹرس نے تو ریالیاں نکالیں، عدالت اور الیکشن کمیشن کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ یہ لگا ہی نہیں کہ لیکشن کسی سیکولر ملک میں ہو رہا ہے۔سب سے پہلے الیکشن کمیشن آف انڈیا کو مکمل اختیارات دے کر ٹی ایم سی کے خلاف استعمال کیا گیا۔اور عین الیکشن سے پہلے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ’ایس آئی آر‘ کی آڑ میں 90 لاکھ سے زائد نام ووٹر لسٹ سے حذف کر دیئے۔جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ ہر چار میں سے ایک مسلم نام یعنی 25 فیصد مسلم ووٹ حذف کر دیئے۔ گیانیشور مہاراج ہندوستان کی تاریخ کے بدترین، بدنام ترین چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔مغربی بنگال میں بنگلہ دیشی دراندازوں کے نام پر کئی دہائیوں سے رہنے اور بسنے والوں کو ہراساں و پریشان بلکہ بے گھر کیا گیا۔ای ڈی اور سی بی آئی کو بھی مرکزی حکومت نے ممتا بنرجی اوران کی پارٹی کے قائدین اور اس سے کہیں زیادہ عام ووٹرس پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لئے استعمال کیا۔اتنا ہی نہیں بلکہ آخری مرحلے میں دو لاکھ چالیس ہزار سینٹرل فورسز کے جوانوں کو تعینات کر کے عملی طور پر مغربی بنگال کے ان حلقوں کو جہاں پر ممتا بنرجی کی گرفت مضبوط تھی فوجی چھاؤنی میں بدل دیا گیا۔الیکشن سے ایک دن پہلے اتر پردیش کے (بدنام زمانہ) انکاؤنٹر اسپیشلسٹ اجے پال شرما کو بھیجا گیا اور اس کی قومی میڈیا کے ذریعہ کچھ اس طرح سے تشہیر کی گئی کہ اس سے ووٹرس خوفزدہ ہوں۔شرما جی مغربی نگال کے سرزمین پر قدم رکھتے ہی فلمی انداز میں پھلتا کے ٹی ایم سی امیدوار جہانگیر خان کے علاقے میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے جہانگیر خاں کے ارکان خاندان کو مخاطب کرتے ہوئے دھمکی آمیز لب ولہجہ اختیار کیا۔ جہانگیر خاں کے چاہنے والے ہزاروں افراد ان کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور خود کو سنگھم کہلانے والے کو اندازہ ہوا کہ وہ غلطی سے ’پشپا‘ کے علاقے میں آ گئے ہیں۔ جہانگیر خاں، ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی کے خاص رفیق ہیں، وہ عتیق احمد مرحوم، شہاب الدین مرحوم کی طرح بااختیار شخصیت ہیں، جن سے بی جے پی اور اس کے قبیلے کے لوگ بھی کانپتے ہیں۔ ان جہانگیر خاں کے بارے میں باقاعدہ مہم چلائی گئی اور پروپگنڈہ کیا گیا کہ وہ مغربی بنگال کے رحمن ڈکیٹ ہیں۔اجے پال شرما کو بھیجا اسی لئے گیا تھا کہ ووٹرس پر دباؤ ڈالا جا سکے۔

مغربی بنگال ایگزیٹ پولس میں ٹی ایم سی کی شکست اور بی جے پی کے اقتدار کی پیشن گوئی کی جا رہی ہے۔عام آدمی ذہنی طور پر مغربی بنگال میں بی جے پی کی کامیابی کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ہم بہار میں دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح بی جے پی نے نتیش کو ٹھکانے لگایا اور اپنا آدمی بہار کی کرسی پر بٹھا دیا۔ بنگلا الیکشن کے دوسرے مرحلے سے عین پہلے عام آدمی پارٹی کے سات راجیہ سبھا کے ارکان کی بی جے پی میں شمولیت کا بھی بڑے پیمانے پر پروپگنڈہ کیا گیا۔اب یہ خبر بھی آ رہی ہے کہ تمل ناڈو میں ڈی ایم کے اور مغربی بنگال سے ٹی ایم سی کے ارکان پارلیمان کو منھ مانگی قیمت دے کر خریدا جا چکا ہے۔

اجالے خاک نسلوں کو ملیں گے
جو ذہنوں میں اندھیرے میں بو رہے ہو

ہندوستان میں انتخابات کی شفافیت پر اٹھتے سوال

اپوروانند

مغربی بنگال میں نئی اسمبلی کے لیے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔اس وقت اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ ممتا بنرجی یہ انتخاب ہار چکی ہیں۔ جس طرح انتخابات کروائے گئے، اسے دیکھتے ہوئے یہی فطری لگتا ہے۔ نتائج تو 4 مئی کو آئیں گے، فی الحال ہم صرف یہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ انتخاب کس طرح لڑا گیا اور اس کے بنگال اور ہندوستان کے لیے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔انتخابات میں دو اہم حریف تھے؛ بھارتیہ جنتا پارٹی اور ترنمول کانگریس۔ بی جے پی کے معاون کے طور پر الیکشن کمیشن نے اپنے تمام وسائل بی جے پی کے لیے استعمال کیے۔سپریم کورٹ نے بھی الیکشن کمیشن کو مکمل چھوٹ دے کر بالواسطہ طور پر بی جے پی کا ساتھ دیا۔ اگر یہ ماڈل عوام نے قبول کر لیا تو ہندوستان میں انتخابات اسٹالن کے روس میں ہونے والے انتخابات جیسے ہو جائیں گے، جہاں نتیجہ ووٹنگ سے پہلے ہی سب کو معلوم ہوتا ہے۔بعض اخبار اس انتخاب کو ممتا بنرجی کی زندگی کی سب سے بڑی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ اگر ہم انتخاب سے پہلے ریاست میں مرکزی مسلح افواج کی تعیناتی کو دیکھیں تو یہ واقعی ایک جنگ جیسا ہی تھا۔لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ مغربی بنگال میں فضائیہ اور بحریہ کو تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ یہ تعیناتی غیر جانبدار اور پرامن انتخابات کے انعقاد سے زیادہ ممتا بنرجی کی پارٹی ترنمول کانگریس کے ارکان کو خوفزدہ کرنے اور ووٹروں پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لیے کی گئی تھی۔

انتخابی مہم اور ووٹنگ کے دن سکیورٹی فورسز کے رویے سے بھی واضح تھا کہ انہیں ایک پارٹی کے خلاف اور دوسری پارٹی کی مدد کے لیے بھیجا گیا تھا۔لنگی پہن کر پولنگ اسٹیشن آنے والے ووٹروں کو واپس بھیج دینا اسی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے جو لباس دیکھ کر انسان کی پہچان کرتی ہے۔الیکشن کمیشن نے تو پہلے ہی اپنے دھمکی آمیز بیانات سے واضح کر دیا تھا کہ وہ اس انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کر کے اس کی جیت کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ووٹر لسٹ کی صفائی کے نام پر تقریباً 27 لاکھ سے زائد زندہ ووٹروں سے حق رائے دہی چھین کر الیکشن کمیشن نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اس کی دلچسپی صرف انتخابات کروانے میں نہیں بلکہ ایسے ووٹروں کو الگ کرنے میں ہے جو بی جے پی کے لیے مشکل پیدا کر سکتے ہیں۔جن دلائل کی بنیاد پر ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹائے گئے، انہیں سمجھنے میں سپریم کورٹ بھی ناکام رہی۔جس ’منطقی تضاد‘ کا سہارا لے کر لاکھوں ووٹروں کے نام کاٹے گئے، اسے سپریم کورٹ نے بھی غیر معمولی اور غیر منطقی قرار دیا۔لیکن اس کے باوجود سپریم کورٹ کو بھی ان ووٹروں کا حق رائے دہی بحال کرنے کی کوئی عجلت نہیں تھی۔

’اگر اس انتخاب میں ووٹ نہیں دیا تو کون سی آفت آ جائے گی؟‘ یہ سپریم کورٹ کا تبصرہ تھا۔جیسے الیکشن کمیشن نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس انتخاب میں ووٹ ڈالیں، ویسے ہی ’اس انتخاب‘ میں ان کے ووٹ نہ ڈالنے پر سپریم کورٹ کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔یہاں تک کہ پولنگ افسران کے نام بھی ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے تھے۔لیکن ملک کی سب سے بڑی عدالت کے لیے یہ بھی کوئی خاص بات نہیں تھی۔اس نے کہا کہ وہ پہلے ووٹنگ کروا دیں، اگلے انتخاب میں اپنا ووٹ ڈال لیں! سب نے دیکھا کہ جن ناموں کو ہٹایا گیا، ان میں مسلمانوں کے نام آبادی کے تناسب سے غیر متناسب طور پر زیادہ تھے۔ ایسی نشستوں پر، جہاں وہ فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے تھے، بڑی تعداد میں ان کے نام حذف کر دیے گئے تھے۔

اس کے ساتھ ہی ترنمول کانگریس کے لیے انتخابی مہم کا کام دیکھ رہی ایک تنظیم پر مرکزی تحقیقاتی اداروں نے چھاپہ مارا اور اس کے افسران کو گرفتار کر لیا۔ یہ کارروائی صرف اور صرف ترنمول پارٹی کی انتخابی مہم کو مفلوج کرنے کے لیے تھی۔ اس بات کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ انتخاب ختم ہوتے ہی اس گرفتار افسر کو ضمانت مل گئی اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے اس ضمانت کی مخالفت بھی نہیں کی۔ انتخابی مہم کے دوران مسلسل ترنمول کانگریس کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف تادیبی کارروائیاں کی جاتی رہیں۔ اس قدر بے شرمی کا مظاہرہ کیا گیا کہ دو بار کلکتہ ہائی کورٹ کو الیکشن کمیشن کو سرزنش کرنی پڑی۔ ہائی کورٹ کے احکامات کے باوجود الیکشن کمیشن ترنمول کانگریس کے لوگوں کو گرفتار کرتا رہا۔ ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو کہا جا سکتا ہے کہ منصفانہ انتخابات کرانے کی ذمہ داری جن اداروں کی تھی، انہوں نے اس انتخاب کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے آسان بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ترنمول کانگریس کے ہاتھ پیچھے باندھ دیے گئے۔ کسی کے لیے یہ دیکھنا مشکل نہیں تھا کہ یہ ایسی مقابلہ آرائی ہے جس میں دونوں جماعتیں برابر کی سطح پر نہیں کھڑی تھیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے یہ تشویش کا باعث ہے، لیکن بہت سے لوگوں کو اس میں بڑا مزہ آ رہا ہے۔انتخابی مہم میں بی جے پی نے تبدیلی کا نعرہ دیا۔یہ اسی طرح کا پردہ تھا جیسے ’سب کا ساتھ، سب کا وکاس‘ کا نعرہ بی جے پی کی فرقہ وارانہ مہم کے لیے ایک پردہ تھا۔تبدیلی کے نعرے کی آڑ میں بی جے پی نے جس لفظ کا سب سے زیادہ استعمال کیا، وہ تھا گھس پیٹھیا۔ممتا بنرجی کو گھس پیٹھیوں کی رہنما بتایا گیا اور بی جے پی ہر گھس پیٹھیے کو ایک ایک کر کے نکال باہر کرے گی- یہ بات امت شاہ نے بار بار کہی۔اس کا مطلب ہر ایک کے لیے واضح تھا۔

سندیش کھالی میں زمین ہڑپنے اور تشدد کے ملزم ترنمول کے رہنما شاہجہاں شیخ کو بار بار گھس پیٹھیا کہا گیا۔اسے مجرم کہا جا سکتا تھا، لیکن وزیر داخلہ امت شاہ نے جان بوجھ کر اسے گھس پیٹھیا کہا۔بی جے پی کے رہنما یہی کہہ رہے ہیں کہ تمام مسلمان گھس پیٹھیے ہیں۔ہمایوں کبیر نامی ایک رہنما نے انتخابات سے ٹھیک پہلے بابری مسجد بنانے کا اعلان کیا۔امت شاہ نے اسے بھی ایک ایشو بنایا؛ ’ممتا بنرجی اپنے پیادے ہمایوں کبیر کے ذریعے بابری مسجد بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔لیکن وہ کان کھول کر سن لیں: بنگال ہندوستان کا حصہ ہے، اور جب تک بی جے پی کا ایک بھی کارکن زندہ ہے، ہم یہاں کسی کو بابری مسجد نہیں بنانے دیں گے۔‘

بنگال میں ہر کوئی، خصوصی طور پر مسلمان، کہہ رہا ہے کہ ہمایوں کبیر بی جے پی کا آدمی ہے۔ وہ بابری مسجد بنانے کی بات کرے گا اور بی جے پی اس کے خلاف ہندو جذبات کو مجتمع کرے گی- بی جے پی کی حکمت عملی یہی ہے۔ نریندر مودی نے اپنی تقریروں میں اپنی مخصوص زبان میں ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کا کام کیا۔ممتا بنرجی درگا پوجا میں رکاوٹ ڈالتی ہیں اور ووٹ بینک کی سیاست کرتی ہیں، مودی نے اپنی تقریروں میں اسے بار بار دہرایا۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بنگال میں اردو نہیں بولنے دیں گے۔ انہوں نے ترنمول پر الزام لگایا کہ وہ بنگال کو ہندوؤں سے خالی کرنا چاہتی ہے۔ ہمنتا بسوا شرما نے بھی اس انتخاب کو بیرونی لوگوں کے خلاف مقامی لوگوں کی لڑائی قرار دیا۔ بنگال بی جے پی کے سب سے بڑے رہنما سویندو ادھیکاری کا کلیدی نعرہ ہی تھا ’جے شری رام‘۔’میں پوجا کر رہا ہوں، ممتا نماز پڑھ رہی ہے‘؛ کیا اس کا مطلب سمجھانے کی ضرورت ہے؟

بی جے پی نے یہ انتخابی مہم مکمل طور پر ہندوتوا کی زبان میں چلائی۔ وہ بنگال میں ہندوؤں کو مبینہ طور پر بیرونی، گھس پیٹھیے مسلمانوں سے بچانے کے لیے حکومت بنانا چاہتی ہے۔ واضح ہے کہ وہ مسلمانوں کا ووٹ نہیں چاہتی تھی اور ہندوؤں کا ووٹ ان کے خلاف چاہتی تھی۔ الیکشن کمیشن کے فرقہ وارانہ اقدامات کے بعد بی جے پی کی اس شدید فرقہ وارانہ انتخابی مہم نے بنگال کے سمجھدار لوگوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اگر اس فرقہ وارانہ مہم کی بنیاد پر بی جے پی حکومت بناتی ہے تو وہ آگے کیا کرے گی، کیا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے؟

مضمون نگار: دہلی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں
(بشکریہ: دی وائر اردو)

جمہوریت کے طرز عمل کی زبان مسخ ہو چکی

اشوک واجپئی

گزشتہ ہفتہ نئی دہلی کے ’ماتا سندری مہاودیالیہ‘ میں ’زبان-اُتسو‘ کے تحت ’جمہوریت کی زبان اور زبان کی جمہوریت‘ موضوع پر ایک مذاکرہ تھا، جس میں پروشوتم اگروال اور پریہ درشن کے علاوہ میں نے حصہ لیا۔ پہلی بات جو ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ ہماری جمہوریت کئی زبانوں میں بولتی، فعال اور تخلیقی جمہوریت ہے۔ یہ لسانی کثرت صدیوں پر مشتمل ہندوستانی روایت، ہندوستانی ثقافت اور وسیع عوامی زندگی کے مطابق ہے۔ہندوستان کی ناگزیر اور ناقابل تسخیر لسانی کثرت کو اپنے اندر سموئے ہوئی جمہوریت نے اپنی تشکیل کے آغاز ہی سے اس کثرت کو تسلیم کیا اور آئین کے نافذ ہونے کے 6 سال کے اندر لسانی بنیاد پر ریاستوں کی ازسرنو تشکیل کی۔ جس لسانی کثرت پر ہندوستانی جمہوریت قائم ہے، وہ اس جمہوریت کو مضبوط اور مستند بناتی ہے۔ ہندوستان میں جمہوریت نہ تو کسی ایک زبان میں ممکن ہے، نہ کسی ایک زبان کی اس پر اجارہ داری ہو سکتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری آزادی کی جدوجہد ہندوستان کی تمام زبانوں اور بولیوں میں لڑی گئی تھی اور وہ جدوجہد صرف آزادی کے لیے نہیں، جمہوریت کے لیے بھی تھی۔ ہم نے آزادی حاصل کرنے کے صرف 3 برس بعد جمہوریت قائم کر لی۔ ہم اپنی ہزاروں برس کی تاریخ میں پہلی بار غیر معمولی طور پر گزشتہ 76 برسوں سے جمہوریت میں رہ رہے ہیں۔ مجموعی طور پر ہماری جمہوریت کی دو زبانیں ہیں: قدر کی زبان اور عمل کی زبان۔ اس کے بنیادی اقدار وہی ہیں جو آئین کے ہیں، یعنی آزادی، مساوات، انصاف اور اخوت۔ ان اقدار کو ہندوستانی فکر اور روایت سے آیا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔ ہماری آزادی کی جدوجہد کے بھی یہی اقدار تھے۔ جمہوریت کے طرز عمل کی زبان میں تمام شہریوں کو یکساں بنیادی حقوق، تمام بالغوں کو حق رائے دہی، آزاد اور منصفانہ انتخابات، پارلیمنٹ اور اسمبلیاں، اقتدار اور اپوزیشن، بحث مباحثہ و مکالمہ، آزاد عدلیہ اور الیکشن کمیشن، دیگر آئینی ادارے، اقلیتوں، درج فہرست ذاتوں اور قبائل کو خصوصی سہولتیں، ریزرویشن وغیرہ، اختلاف-مزاحمت-اظہار وغیرہ کا احترام، تعلیم-علم-سائنس کا فروغ، آزاد میڈیا، آزاد ادب وفنون، قانون کی حکمرانی وغیرہ شامل رہے ہیں۔ طرز عمل کی زبان، قدر کی زبان کو مجسم، مستند، دھندلا وغیرہ کرتی رہی ہے۔ دونوں زبانوں کے درمیان کبھی کبھار تناؤ، فاصلہ اور تضاد بھی رہے ہیں۔

آج کے وقت میں قدر کی زبان کا، اس کے تصورات کا حکمراں سیاسی طاقتیں دم تو بھرتی ہیں اور ان کے تئیں اپنی وابستگی کا عوامی اعلان بھی کرتی ہیں، لیکن عمل اس کے بالکل برعکس کرتی ہیں۔ قول وفعل میں جو فرق فطری طور پر ہوتا آیا ہے، وہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ لگتا ہے قول کے بالکل برعکس فعل ہو رہا ہے۔ یہ خلیج، یہ منافقت ہماری جمہوریت کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنی وسیع کبھی نہیں رہی۔ اس وقت جمہوریت کے طرز عمل کی زبان وسیع پیمانے پر آلودہ، مسخ شدہ، بدصورت اور اقدار سے منحرف ہو گئی ہے۔ شہریوں کے حقوق ہر طرف سے محدود کیے جا رہے ہیں۔ کثرت کو اکثریت میں بدل کر اقلیتوں کو ان کے حقوق وسہولتوں میں محدود کیا جا رہا ہے۔ اظہار رائے کی آزادی کو مجرمانہ بنا دیا گیا ہے۔ انتخابات کی غیر جانبداری بری طرح مشتبہ ہو گئی ہے۔ عدلیہ بلا جھجک اقتدار کے حق میں جھک رہی ہے۔

میڈیا کا بڑا وسائل سے مالا مال حصہ اقتدار پرست دم ہلانے والی تابع داری میں ملوث ہے، اقلیتوں کو دوئم درجے کا شہری بنانے اور جمہوریت کے لیے غیر ضروری قرار دینے کی مہم چل رہی ہے، علم کے بجائے جہالت کا اعلیٰ سطحوں سے تمجید کی جا رہی ہے۔ علم کے اداروں میں آزاد جستجو اور سوال اٹھانے کو روکا جا رہا ہے۔ آئینی ادارے منصوبہ بند طریقے سے کمزور اور بے اثر ہو گئے ہیں، عوامی مکالمے میں جھوٹ، نفرت، تشدد، بدتمیزی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ ہندوستان کے 2 فیصد لوگوں کے ہاتھ میں اس کی کل دولت کا 50 فیصد سے زیادہ ہے۔ مذہبی انتہا پسندی، فرقہ واریت، بے روزگاری، بے کاری مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ ہندی ہندوستان کی راج بھاشا تو نہیں بنی، لیکن موجودہ جمہوریت اسے بدتمیزی، جھگڑوں، فریبوں، جھوٹ اور نفرت سے لیس، توہین آمیز اور تشدد کی راج بھاشا ضرور بنا رہی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ حکمراں، سیاست دان، مذہبی رہنما، اداکار، کھلاڑی اور مجرم بہت نمایاں ہیں اور جمہوریت غائب ہے۔ جہاں تک محض زبان کا سوال ہے، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ زبان انسان کی سب سے انقلابی ایجاد ہے۔ وہ اپنے آغاز، ارتقا اور پھیلاؤ میں جمہوری رہی ہے۔ اسے کسی دیوتا، مسیحا، گرو نے نہیں بلکہ انسان کی اجتماعیت نے تخلیق کیا ہے۔ ہر زبان میں اکثر کچھ بولیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ صرف ہندی میں ہی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق 46 بولیاں ہیں۔

کئی ہندوستانی زبانوں نے آئین کے نافذ ہونے کے بعد اس کی فہرست میں جگہ پانے کے لیے جدوجہد کی ہے اور وہ کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ جمہوریت کے مضبوط اور خوشحال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے شہری علم سے مالا مال ہوں۔ اس لیے زبانوں میں علم کی پیداوار اہم ہو جاتی ہے۔ اس معاملے میں ہماری جمہوریت کا ریکارڈ اچھا نہیں ہے۔ ہمارے یہاں علم، فکر، تفکر کے میدان میں انگریزی کا غلبہ ہے۔ ہندی گویا فکر یا علم کی زبان بن ہی نہیں پائی ہے۔ کئی ہندوستانی زبانوں میں بھی یہی حال ہے۔ پھر بھی، زبانوں میں بڑھتی جمہوریت کا ایک نتیجہ یقیناً یہ ہے کہ صدیوں سے تخلیقی اظہار سے محروم دلتوں، عورتوں اور قبائلیوں نے ادبی سطح پر بے خوفی اور جرأت کے ساتھ اظہار کرنا اور اپنی جائز جگہ پانا شروع کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہندی بغیر اپنا غلبہ قائم کرنے کی کوشش کیے کئی نئی صورتیں اختیار کرے گی جنہیں، بنگلہ-ہندی، کنڑ-ہندی، ملیالم-ہندی، آسامیہ-ہندی کہا جائے گا۔ کئی ہندوستانی زبانیں ہندی میں باہم گونجیں گی۔ یہ ریاست سے نہیں سماجی کوشش سے ہوگا، اگر ہوگا۔

کچرے کی جگہ

گزشتہ ہفتہ اشوک یونیورسٹی نے امت چودھری کی پہل پر 2 دن کا بہت دلچسپ اور فکر انگیز سیمینار کیا جس کا موضوع تھا ’ڈوئنگ دی ڈرٹ آن ٹریجڈی‘۔ اس میں سامع کی حیثیت سے حصہ لیتے ہوئے یہ خیال آیا کہ ہماری زندگی میں بہت سا کچرا جمع ہو کر آس پاس بکھرا رہتا ہے۔ ایک بڑی صفائی مہم چلی، لیکن کچرا کم ہونے کی بجائے بڑھتا گیا ہے۔ اس کا ایک بڑا اور کسی حد تک فیصلہ کن حصہ ہمارے دماغوں میں بھی روز بھرا جاتا ہے۔ گودی میڈیا زیادہ تر کچرا میڈیا بھی ہے۔ ادب میں اس کا اپنا کچرا بھی کافی ہوتا ہے۔ سوال اٹھتا ہے کہ اس کچرے سے (جو سماجی، بازاری، مذہبی، سیاسی وغیرہ ایک ساتھ ہے) ادب کیسے نمٹے یا نمٹ رہا ہے۔ حقیقت کا کچرا ادب میں نہ جائے، یہ ممکن نہیں ہے جبکہ حقیقت (اپنی پوری پیچیدگی میں) ادب کا ہدف ہوتی ہے۔ صفائی یا پاکیزگی کے کسی اصرار سے کچرے کو ادب سے جھاڑ کر باہر پھینکنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن کچرے کو حساب میں لینے کا مطلب ادب کو ہی کچرا گھر بنا دینا نہیں ہو سکتا۔ بہت کچرا ہے، رات دن پھیلایا جا رہا، بدبودار کچرا ہے، لیکن اس سے بچ کر زندگی بھی تو ہے... سرگرم، متحرک، احساسات وتجربات سے لبریز زندگی۔ اسے نہ کچرے میں سمیٹا جا سکتا ہے، نہ کچرے سے دبایا جا سکتا ہے۔

ہماری عوامی زبان میں بھی بہت گندگی گھس گئی ہے۔ ہر زمانے میں گندگی رہی ہے۔ لیکن لگتا ہے ان دنوں وہ بہت بڑھ گئی یا کہ کوشش کر کے بڑھا دی گئی ہے۔ ادب کے پاس یہ اختیار نہیں ہو سکتا کہ وہ کچرا اور گندگی کو تو نظر میں رکھے، انہیں جگہ دے اور ان طاقتوں کی شناخت کرنے سے (کسی بزدلی میں) بچے یا انہیں غیر نشان زد چھوڑ دے، جو بیشتر کچرے کے لیے ذمہ دار ہیں۔ ایسا کرنا غیر اخلاقی ہی ہوگا۔

خواتین ریزرویشن بل خواتین کو بااختیار بنانے کا نہیں، ووٹ حاصل کرنے کا سیاسی حربہ ہے

شوچی وشواس

ہمارے جمہوری نظام کی ستم ظریفی یہ ہے کہ خواتین انتخابات میں اپنے ووٹ کی طاقت کا مظاہرہ تو کرتی ہیں، لیکن آبادی کے تناسب سے پارلیامنٹ اور اسمبلیوں میں داخل نہیں ہو پاتی ہیں۔ تمام تاریخی وجوہات کی بنا پر خواتین عوامی نمائندہ بننے میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ ان کی مناسب نمائندگی کو یقینی بنانا انتہائی ضروری ہے۔ سال 2023 میں پارلیامنٹ نے متفقہ طور پر ناری شکتی وندن ایکٹ کو منظور کیا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے یہ یقینی بنایا کہ قانون بننے کے بعد بھی خواتین کو ابھی انتظار کرنا پڑے گا۔ خواتین کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے مودی حکومت نے اسے آئندہ مردم شماری اور حد بندی تک موخر کر دیا تھا۔ جبکہ خواتین ریزرویشن کو نافذ کر کے 2024 کے لوک سبھا اور اس کے بعد ہونے والے کئی اسمبلی انتخابات کرائے جا سکتے تھے۔ لیکن قانون بنا کر بھی اسے نافذ نہ کرنے کی عجیب وغریب مثال پیش کرتے ہوئے مودی حکومت نے اپنی خواتین مخالف پالیسی کا ثبوت دیا، جبکہ اس کا اصل مقصد 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں خواتین کا ووٹ حاصل کرنا تھا۔ تاہم خواتین کی سیاسی بیداری اور شرکت اتنی بڑھ چکی ہے کہ وہ مودی حکومت کے اس دھوکے کو سمجھ چکی ہیں۔ اسی لیے مودی حکومت کو 2026 میں کیرالہ، بنگال، آسام اور پڈوچیری جیسے صوبوں میں خواتین کے ووٹ فریب سے حاصل کرنے کے لیے پھر سے کوشش کرنی پڑی۔ ایک بار منظور شدہ بل کو دوبارہ پارلیامنٹ میں پیش کرنا دراصل خواتین ریزرویشن کی آڑ میں حد بندی کر کے اپنی جیت یقینی بنانے کی ایک چال بھر تھی۔ اسی لیے یہ بل پارلیامنٹ میں خارج ہو گیا۔ قاعدے سے تو مودی جی کو استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا کیونکہ اس سے ان کی حکومت کے اقلیت میں ہونے کا ثبوت مل گیا تھا۔ اس کے برعکس، مودی حکومت کی مشینری، پوری بی جے پی اور پورا میڈیا اس بل کے منظور نہ ہونے کا الزام اپوزیشن پر ڈالنے میں مصروف ہو گیا۔ اس سے سیاسی بے شرمی اور خواتین کے ساتھ دھوکے کی حقیقت سامنے آ گئی۔

حد بندی کا فریب

دراصل، حکومت نے جو بل پیش کیا تھا، اس میں خواتین کے ریزرویشن سے زیادہ زور حد بندی پر تھا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ بل خواتین کے ریزرویشن کے نام پر حد بندی نافذ کر کے طویل عرصے تک اقتدار میں بنے رہنے کی مودی حکومت کی سازش تھی۔ یہ خواتین کو بااختیار بنانے کا اقدام نہیں بلکہ 2029 کے لوک سبھا انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے بی جے پی کی ایک سیاسی چال تھی، جسے بروقت کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے روک دیا۔ اس بل کی سچائی یہ ہے کہ یہ خواتین ریزرویشن کی آڑ میں جنوبی ہندوستان اور خواتین دونوں کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ اگر مودی حکومت اور بی جے پی کی نیت واقعی صاف ہوتی تو یہ خواتین ریزرویشن 2024 کے عام انتخابات میں ہی لاگو کیا جانا چاہیے تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وجہ صاف ہے۔ ان کا مقصد خواتین کو اقتدار میں حقیقی حصہ دینا نہیں بلکہ ان کے نام پر ووٹ کی سیاسی فصل کاٹنا تھا۔

درحقیقت خواتین ریزرویشن کی اصل اور ٹھوس بنیاد کانگریس نے رکھی تھی۔ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی دور اندیش حکومت نے 73ویں اور 74ویں آئینی ترامیم کے ذریعے پنچایتی راج اداروں میں خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن کو یقینی بنایا تھا۔ یہ کوئی جملہ نہیں تھا بلکہ ایک حقیقی حق تھا۔ اسی کی بدولت کرناٹک جیسی ریاستوں نے اس تجربے کو اس قدر کامیاب بنایا کہ انہوں نے پنچایتی سطح پر ریزرویشن کو 50 فیصد تک بڑھا دیا۔ 15 سے زیادہ صوبوں نے اس کی پیروی کی۔ ان خواتین عوامی نمائندوں نے پنچایتی راج کی سمت ہی بدل دی۔ یہ تجربہ نہ صرف کامیاب رہا بلکہ اس نے یہ بھی ثابت کیا کہ خواتین کی قیادت کی صلاحیت سسٹم کی سوچ سے کہیں زیادہ ہے۔ یعنی جب کانگریس نے خواتین کو حق دیا تو اسے فوراً اور بغیر کسی شرط کے نافذ کیا۔ جبکہ جب بی جے پی نے دیا تو اس میں اتنی شرائط، پیچیدگیاں اور غیر یقینی صورتحال شامل کر دی گئی کہ وہ حق کم اور انتخابی نعرہ زیادہ لگنے لگا۔

گزشتہ دنوں پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس میں پیش کیا گیا خواتین ریزرویشن بل محض خواتین کے ریزرویشن تک محدود نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے ایک بڑی اور خطرناک سیاسی چال چھپی ہوئی ہے جو براہ راست ہندوستان کے وفاقی ڈھانچے پر حملہ کرتی ہے۔ اگر اسے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حد بندی کے ذریعے شمالی ہندوستان کی سیاسی بالادستی قائم کرنا اور اس کے لیے خواتین کے حقوق کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنا اس کا اصل مقصد ہے۔ ہندوستان میں آبادی پر کنٹرول کے معاملے میں جنوبی صوبوں جیسے تمل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ نے غیر معمولی پیش رفت کی ہے۔ ان ریاستوں نے حکومتی پالیسیوں پر عمل کرتے ہوئے آبادی میں اضافے کو قابو میں رکھا۔ لیکن اب اگر آبادی کی بنیاد پر حد بندی ہوگی تو ان کی پارلیامانی نشستیں کم ہو جائیں گی یا پھر ویسی کی ویسی رہیں گی، جبکہ اتر پردیش، بہار اور مدھیہ پردیش جیسے صوبوں کی نشستیں بڑھ جائیں گی۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے یقین دہانی کرائی کہ جنوبی ہندوستان کی نشستیں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی، لیکن اپوزیشن کا سوال یہ ہے کہ جب شمالی ہندوستان کی نشستیں اور زیادہ بڑھیں گی تو جنوبی ریاستوں کا تناسب لازماً کم ہو جائے گا۔ یعنی تناسب کے لحاظ سے ان کی طاقت میں کمی آئے گی۔ تمل ناڈو میں ڈی ایم کے جیسی پارٹیاں، جو سماجی انصاف اور خواتین کے حقوق کی حقیقی علمبردار رہی ہیں، اسی وجہ سے اس بل کی کھل کر مخالفت کرتی ہیں۔ یہ خواتین کو بااختیار بنانے کا اقدام نہیں بلکہ خواتین کے کندھوں پر بندوق رکھ کر پورے ملک کے علاقائی توازن اور وفاقی ڈھانچے کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ زبان، خطہ اور نظریے کی عددی برتری قائم کرنے کے لیے خواتین کے نام کا استعمال کرنا بی جے پی کی سیاست کی ایک انتہائی قابل مذمت شکل ہے۔

یہاں ایک عالمی مثال بہت اہم ہے جو یہ دکھاتی ہے کہ جب کوئی حکمراں جماعت عوام میں اپنی مقبولیت کھونے لگتی ہے تو وہ انتخابات لڑنے کے بجائے انتخابی قوانین کو ہی اپنے حق میں بدل دیتی ہے۔ ہنگری کے وزیر اعظم وکٹر اوربان نے 2010 میں اقتدار میں آنے کے بعد یہی کیا۔ انہوں نے 2011 میں پارلیامنٹ میں اپنی جماعت فیڈیز پارٹی کی دو تہائی اکثریت کا استعمال کرتے ہوئے یکطرفہ طور پر، بغیر کسی اپوزیشن جماعت سے مشورہ کیے، انتخابی قوانین میں تبدیلی کر دی۔ سال 2014 کے انتخابات میں فیڈیز پارٹی کو کل ووٹوں کا صرف 45 فیصد حاصل ہوا تھا۔ لیکن غیر مساوی انتخابی حلقوں کی وجہ سے انہوں نے سنگل سیٹ اضلاع کا 91 فیصد جیت لیا اور مجموعی نشستوں میں دو تہائی اکثریت حاصل کر لی۔ فیڈیز پارٹی نے 2011 کے انتخابی قانون کے ذریعے حد بندی کی سرحدیں اس طرح کھینچیں کہ جیتنے والی سیاسی جماعت کو طویل عرصے تک فائدہ ملے۔ یہ عمل غیر شفاف طریقے سے انجام دیا گیا تھا اور ایک طرح سے یہ عام لوگوں کے ساتھ دھوکہ بھی تھا۔

اب اگر ہم اسے حد بندی کے تناظر میں دیکھیں تو واضح ہوگا کہ پارلیامانی نشستیں بڑھانے سے بی جے پی کی لسانی اور علاقائی فرقہ واریت کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا، اور آبادی کی بنیاد پر حد بندی سے شمالی ہندوستان میں نشستیں بڑھیں گی جبکہ ان جنوبی ریاستوں کو نقصان ہوگا جنہوں نے آبادی کنٹرول کر کے مضبوط معیشتیں قائم کی ہیں۔ ہنگری میں بھی یہی ہوا تھا کہ آبادی کے حساب سے غیر مساوی انتخابی حلقہ بناؤ، اپنے مضبوط علاقوں کو زیادہ نمائندگی دو اور اپوزیشن کو عوامی حمایت ہونے کے باوجود نشستوں سے محروم رکھو۔ مودی حکومت حد بندی کے ذریعے یہی کرنے کی کوشش میں ہے، بس خواتین کے ریزرویشن کا نقاب اوڑھ رکھا ہے۔

حاشیے پر کھڑی خواتین کے ساتھ کھلا دھوکہ

بی جے پی جس 33 فیصد کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے، اس میں ایک بڑا سچ جان بوجھ کر چھپایا جا رہا ہے۔ اس بل میں او بی سی، دلت، آدیواسی اور اقلیتی خواتین کے لیے کسی ذیلی ریزرویشن کا ایک لفظ بھی نہیں ہے۔ ہندوستان کی سماجی ساخت کو دیکھیں تو سب سے زیادہ مشکل حالات میں زندگی گزارنے والی خواتین او بی سی، دلت اور آدیواسی طبقات سے آتی ہیں۔ کھیتوں میں کام کرنے والی، مزدوری کرنے والی، منریگا میں دہاڑی کمانے والی خواتین کو اس بل سے کیا فائدہ ہوگا؟ اگر ان کے لیے کوئی خاص اہتمام نہیں ہوگا تو یہ 33 فیصد ریزرویشن صرف ان خواتین کے کام آئے گا جو پہلے سے سیاسی خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے پاس تمام وسائل موجود ہیں۔

سادہ لفظوں میں کہا جائے تو یہ بل بڑے لیڈروں کی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کے لیے ایک کلب بنانے کا کام کرے گا۔ محروم، پسماندہ اور زمینی جدوجہد سے ابھرنے والی خواتین رہنماؤں کے لیے اس میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ کانگریس سمیت پورا اپوزیشن شروع سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ او بی سی ذیلی کوٹے کے بغیر یہ بل سماجی انصاف کا نہیں بلکہ سماجی امتیاز کا ایک نیا ہتھیار ہے۔ یہ بل اس وقت لایا گیا جب مغربی بنگال میں ممتا بنرجی کی قیادت میں لکشمی بھنڈار جیسی اسکیموں نے خواتین کے درمیان ترنمول کانگریس کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ بی جے پی نے ناری شکتی وندن کا نعرہ دیا تاکہ بنگال کی خواتین کو یہ پیغام دیا جا سکے کہ حقیقی اور مستقل حصہ داری بی جے پی دے رہی ہے۔ اس طرح ناری شکتی کا کارڈ کھیل کر دو کام ایک ساتھ کیے جا سکتے ہیں: پہلا، خواتین کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش؛ دوسرا، حد بندی کے ذریعے جنوب کی سیاسی طاقت کو کم کرنا۔ یہ خواتین کی مدد نہیں بلکہ خواتین کے نام پر انتخابی جغرافیہ بدلنے کی کوشش ہے۔

آج منی پور ایک بار پھر جل رہا ہے۔ مدھیہ پردیش سمیت کئی ریاستوں میں خواتین اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ آئے دن خواتین کے خلاف جرائم کے معاملات بڑھتے جا رہے ہیں۔ مودی حکومت منی پور میں خواتین کو برہنہ گھمانے کے واقعے پر خاموش رہی۔ اتر پردیش کے ہاتھرس میں ریپ کے بعد قتل کی گئی ایک لڑکی کی لاش کو اہل خانہ کی عدم موجودگی میں رات کے وقت مٹی کا تیل ڈال کر جلا دیا گیا، تب بھی یہ حکومت خاموش تماشائی بنی رہی۔ اناؤ میں بی جے پی کے ایم ایل اے کلدیپ سینگر پر عصمت دری کا الزام لگا اور اس لڑکی کے اہل خانہ کو قتل کر دیا گیا۔ دہلی میں جب پہلوان بیٹیاں جنسی ہراسانی کے خلاف لڑ رہی تھیں تو انہیں انصاف دینے کے بجائے پولیس نے سڑکوں پر گھسیٹا۔ تب بھی مودی حکومت کو خواتین کے حقوق یاد نہیں آئے۔ بلقیس بانو کے ساتھ زیادتی کے مجرموں کو بی جے پی حکومت نے جیل سے رہا کیا اور پارٹی کے رہنماؤں نے پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا استقبال کیا۔ انکیتا بھنڈاری قتل کیس میں بی جے پی کے ایک رہنما اور ان کے بیٹے کا نام آیا اور پورا اتراکھنڈ سڑکوں پر آ گیا، تب بھی مودی حکومت کی آنکھ نہیں کھلی۔ آج اچانک مودی حکومت کو خواتین کے حقوق یاد آنے لگے ہیں، آخر کیوں؟ یہ خواتین کو بااختیار بنانے کی کوشش نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص نظریے کو، شمالی ہندوستان کی عددی برتری کو قائم کرنے کی کوشش ہے۔ اور اس کے لیے خواتین کے حقوق کو ڈھال کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ خواتین کی مدد نہیں بلکہ خواتین کے نام پر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش ہے۔

(شوچی وشواس انڈین نیشنل کانگریس کی ترجمان ہیں۔)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شہر کانپور.........تاریخ بھی کہانی بھی

عارف محمود

کہا جاتا ہے کہ کبھی کانپور کا نام کرن پور یا کرنا پور تھا جو مہا بھارت کے ایک ہیرو کرن کے نام پر رکھا گیا تھا جو رفتہ رفتہ کانپور بن گیا۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ......ٹھہرو کی ایک آواز آئی پر قلم رک گیا میں نے اپنے چاروں طرف دیکھا کوئی بھی نہیں تھا۔ آواز پھر آئی......"تم میری یعنی کانپور کی کہانی لکھنا چاہتے ہو تو لکھو میں خود اپنی کہانی بیان کروں گا لیکن صرف ضروری واقعات اور وہ بھی مختصر طور پر، میں بھی چاہتا ہوں کہ آج کا نوجوان کل کے کانپور کو بھی جان سکے۔

تم یعنی کہنا چاہتے تھے کہ مہا بھارت کے کرن کے علاوہ اس کا رشتہ میرے قریب بسے ہوئے ایک قصبہ مکن پور سے بھی جوڑا جاتا ہے جہاں ایک صوفی بزرگ حضرت بدیع الدینؒ کا مزار ہے۔ میں نے بھی یہ کہانی سنی ہے لیکن ان دونوں باتوں کی تصدیق شدہ سند نہیں ہے اس لئے دونوں باتوں کو صحیح مان لینے میں میرے نام میں کوئی فرق نہیں آئے گا اسی طرح جیسے انگریزوں کے زمانہ میں اس کو انگریزی حرف "سی" (C) سے لکھتے تھے اور اب تم لوگوں نے اس کو "کے" (K) سے لکھنا شروع کر دیا یعنی پہلے یہ "CAWNPURE" تھا اور اب "KANPUR" ہوگیا۔ یہ تشریح اس لئے بھی ضروری تھی کہ کچھ پرانی عمارتوں پر اب بھی پرانے طریقہ سے ہی لکھا ہوا ہے۔ ایک قصہ اور بھی مشہور ہے کہ نوابین اودھ کے دور میں چھوٹے مجرمین کو بطور سزا لکھنؤ سے کانپور بھیج دیا جاتا تھا کیونکہ اس وقت دریائے گنگا پر کوئی پُل نہیں تھا لہٰذا کانپور کو "کالا پانی" کا علاقہ سمجھا جاتا تھا جیسے بہت خطرناک مجرمین کو عدالتی حکم پر انڈمان اور نکوبار کے جزائر میں قید کیا جاتا تھا۔ اس کہانی میں بھی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ جو خاندان اس وقت لکھنؤ سے کانپور آئے ان کو نوابین اودھ نے جائدادیں بھی دیں (کسی مجرم کو جائداد نہیں دی جاتی) یہ جائدادیں ان خاندانوں کے نام سے آج بھی وقف ہیں۔

میں چونکہ پہلے متحدہ صوبہ اودھ کا ایک حصہ تھا جو آگرہ سے لے کر فیض آباد تک کا علاقہ کہلاتا تھا اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں دو متبرک دریاؤں گنگا اور جمنا کے درمیان واقع تھا لیکن جب سن 1765 میں اودھ کے نواب شجاع الدولہ کو انگریزوں نے شکست دی تو برٹش راج نے مجھے جغرافیائی اور تجارتی نقطہ نظر سے ایک بہتر علاقہ پایا اور اس طرح میری عزت افزائی ہوگئی۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی کے لحاظ سے بھی انگریزوں نے مجھے تجارتی سینٹر بنا دیا کیونکہ سن 1778 میں یہ علاقہ پوری طرح انگریزوں کے پاس چلا گیا تھا۔ سن 1757 میں جنگ پلاسی کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد پڑ ہی چکی تھی۔ بہرحال اب میں اس لمبی کہانی کو مختصر کرتا ہوں۔

انگریزوں نے مجھے ایک طرف تو فوجی ساز و سامان بنانے کے بڑے بڑے کارخانوں کا تحفہ دیا اور ساتھ ہی ساتھ سوتی اور اونی کپڑوں کے کارخانے بھی دیئے جن میں کئی دریائے گنگا کے کنارے آج بھی موجود ہیں۔ ان کارخانوں میں شہر کے لاکھوں خاندان روٹی روزی کما رہے تھے ان میں لال املی، الگن ملس، کوپر ایلین، پیراشوٹ فیکٹری اور انڈین آرڈی ننس کے کئی کارخانے شامل ہیں۔ ان سرکاری کارخانوں کے ساتھ ہی کچھ ہندوستانیوں نے بھی اپنے مشہور پرائیویٹ کارخانے قائم کئے جن میں سنگھانیا گروپ کے جے۔ کے۔ کاٹن، جے۔ کے۔ آئرن اینڈ اسٹیل، جے۔ کے۔ جوٹ مل وغیرہ اور سر جے۔ پی۔ سریواستوا کا نیو وکٹوریہ مل کانپور ڈائنگ کمپنی اور سودیشی کاٹن ملز وغیرہ شامل ہیں اس بنا پر کبھی مجھ کو مانچسٹر آف انڈیا بھی کہا جاتا تھا۔ ویسے تو یہ اعزاز ممبئی (سابق بمبئی) اور احمد آباد شہروں کو بھی حاصل تھا اب کیا یہ بتلانا بھی ضروری ہے کہ یورپ میں مانچسٹر نام کا ایک شہر اپنے ٹیکسٹائل کارخانوں کی بنا پر مشہور ہے اس مناسبت سے مجھے مانچسٹر آف انڈیا کا خطاب دے دیا گیا تھا۔

میں کیا تھا اور اب کیا رہ گیا ہوں یہ بتلانے سے قبل اپنا حدود اربع بھی بیان کر دوں میرے بائیں جانب دریائے گنگا کبھی زور شور کے ساتھ بہتا تھا۔ اس وقت وہ واقعی دریا کہلانے کا مستحق تھا کیونکہ آج کی طرح اس کے راستے میں بڑے بڑے ڈیم اور بیراجوں کی روک ٹوک نہیں تھی لیکن اب ضرورت کے تحت پانی کو روک کر دوسری آبادیوں کی ضروریات کو پورا کیا جا رہا ہے۔ میرا گزر بسر اب صرف کانپور شہر کے سیور کے پانی اور کارخانوں سے نکلنے والے استعمال شدہ گندے پانی پر رہی ہے۔ اس لئے کئی لوگ اب اس دریا کو ایک بڑا نالا بھی کہہ دیتے ہیں ہاں برسات کے زمانہ میں دریا پرانی جوانی کا سماں پیش کر دیتا ہے۔ دیکھئے میں اپنی کہانی بیان کرتے کرتے دریائے گنگا کی کہانی بیان کرنے لگا لیکن حقیقت یہی ہے کہ بغیر دریائے گنگا کے میرا وجود ہی بیکار ہے کسی زمانہ میں میرا پورا رقبہ تقریباً چھ سو (600) اسکوائر کلومیٹر تھا لیکن اب اتنا بڑھ چکا ہے کہ مجھ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یعنی کانپور شہر اور کانپور دیہات چونکہ میری آبادی سن 2011 کی مردم شماری کے حساب سے ستر لاکھ (70,00000) سے زیادہ ہو چکی ہے جس میں تقریباً 78% ہندو اور 20% مسلمان ہیں باقی 2% سکھ، عیسائی اور دوسرے مذاہب شامل ہیں۔

میں پہلے بھی بتلا چکا ہوں کہ انگریزوں نے تجارتی نقطہ نظر سے جو کارخانے یہاں قائم کئے ان کی مصنوعات گھریلو استعمال کے علاوہ ایکسپورٹ بھی ہوتی تھیں جن میں سوتی اور اونی دونوں طرح کے کپڑے شامل تھے گویا انگریزوں کے زمانہ میں میری پہچان یورپ اور دوسرے ممالک میں ایک بڑے ایکسپورٹر ملک کے طور پر تھی۔ چمڑے اور اس کی مصنوعات کا ایکسپورٹ آزادی کے بعد سن پچاس کی دہائی میں شروع ہوا۔ میرے پہلو میں بسا ہوا جاجموٗ کا علاقہ بھی دریائے گنگا کے داہنے کنارے پر ہی آباد ہے جو اپنے چمڑے کے کارخانوں (ٹینریز) کے علاوہ مشہور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شاہ اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی بنا پر بھی ہندو اور مسلمانوں میں یکساں طور پر ایک متبرک جگہ کا درجہ رکھتا ہے۔ لیدر اور اس سے بنی ہوئی دوسری مصنوعات یعنی جوتے، لیدر بلٹ اور پرس و سوٹ کیس وغیرہ کا ایکسپورٹ بیس ہزار کروڑ روپیہ سے زیادہ کا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے انقلابات بھی دیکھے ہیں جنگ آزادی میں میرا حصہ اتنا زیادہ ہے کہ تاریخ اس کو فراموش نہیں کر سکتی۔ میرے شمال کی جانب بٹھور نام کا ایک قصبہ ہے جو ہندوؤں کا متبرک مقام ہے اور دریائے گنگا کے کنارے پر آباد ہے کہا جاتا ہے کہ بٹھور میں شری رام چندر جی کے بیٹوں "لو" اور "کش" کی پیدائش ہوئی تھی اس کے علاوہ سن 1857 کی جنگ آزادی میں جس کو انگریزوں نے غدر کا نام دے دیا تھا اس کے ایک ہیرو نانا صاحب کا بہت بڑا رول تھا جن کا محل بٹھور میں ہی تھا انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کئی سو انگریزوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا بعد میں انگریزوں کی فوج نے ان کے محل کے ساتھ ہی بٹھور کے بہت سے مندروں کو تباہ کر دیا۔ یہ لڑائی کانپور شہر کے اندر بھی جاری تھی جس میں آزادی کے متوالے ہندوستانیوں نے ہزاروں انگریز سپاہیوں کی جانیں لیں اور خود بھی شہید ہوتے رہے۔ انگریزوں نے اس لڑائی کے ختم ہونے کے بعد شہر کے اندر کئی جگہوں پر جہاں ان کو زیادہ نقصان ہوا تھا اپنی یادگاریں قائم کیں جس میں ستی چورا ہا میسکر گھاٹ اور کمپنی باغ کا میموریل ویل بہت مشہور ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق شہر میں تین سو سے زیادہ برٹش مردوں عورتوں اور بچوں کو بھی موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا اور پھر ہندوستانیوں نے ان کی لاشوں کو کمپنی باغ کے اندر ایک بڑے کنویں میں ڈال دیا تھا وہی میموریل ویل کہلاتا ہے۔

دیکھئے میں اپنی کہانی سناتے سناتے ملک کی جنگ آزادی کی کہانی بھی سنانے لگا لیکن بغیر اس کہانی کے شامل ہوئے میرا قصہ بھی ادھورا رہ جاتا۔ میری اپنی ایک ادبی حیثیت بھی ہے اردو ادب کی مشہور ہستیاں بھی میرے نام کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں لیکن اس کہانی کو شروع کرنے کے لئے ایک الگ مضمون کی ضرورت ہوگی۔

"بھئی اب اس قصہ کو مختصر کرو کیا آج بھی تم کو مانچسٹر آف انڈیا کہا جاتا ہے؟" میں نے ٹوک دیا۔

نہیں صبر کرو وہی بتانے جا رہا ہوں۔ انگریزوں نے پہلے تو جنگ آزادی کو کمزور کرنے کے لئے ملک میں بسنے والی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مذہبی منافرت کا زہر گھول دیا اس کے بعد ان کو تقریباً سو (100) سال اور حکومت کرنے کا موقع مل گیا تب کہیں جا کر دونوں قوموں کو یہ احساس ہوا کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے ہم کو ایک ساتھ مل کر ہی کوشش کرنی چاہئے اور یہ سوچ پورے ملک کی تھی اور بطور ایک شہر کے اس سوچ میں میں بھی شامل تھا اس لئے سن 1947 میں جب ملک آزاد ہوا تو مجھے بھی خوشی ہوئی لیکن یہ خوشی زیادہ قائم نہ رہ سکی ہم نے خود کو اتنا آزاد سمجھ لیا کہ سارے قانون اور قاعدے سب طاق پر رکھ دیئے انگریز ہمارے ملک سے چاہے جو کچھ بھی لے گئے ہوں لیکن ہمیں زندگی کو جینے کا سلیقہ ضرور سکھا گئے تھے۔ ان کے دور میں قانون کا راج تھا مل اور کارخانے چل رہے تھے، جو لاکھوں ہندوستانیوں کو روٹی اور روزی دے رہے تھے۔ لیکن آزاد ہونے کے بعد پورے ملک کے ساتھ ہی اس شہر کے لوگ بھی مذہبی اور سیاسی طور پر تقسیم ہونے لگے پہلے انگریز ہندوستانیوں کا استحصال کر رہے تھے ان کے بعد ہمارے اپنوں نے ہمارا استحصال کیا کارخانوں کے مالکوں اور مزدوروں کے درمیان حقوق و فرائض کی جنگ کو نفرتوں میں تبدیل کر کے غیر ضروری ہڑتالوں اور بند کا ایسا کھیل شروع ہو گیا کہ سارے بڑے کارخانوں کے مالکوں نے مجبور ہو کر رفتہ رفتہ تالا بندی کا اعلان شروع کر دیا اور اب پرائیویٹ کارخانوں کے ساتھ انگریزوں کے بنائے ہوئے تقریباً سارے کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ مانچسٹر آف انڈیا ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف لیدر کا کاروبار رہ گیا ہے اس انڈسٹری کو بھی پولوشن اور گنگا کی صفائی کے نام پر اتنا مجبور کیا جا رہا ہے کہ اگر شہر کے ذمہ داروں نے اپنے فرائض نہ ادا کئے تو یہ انڈسٹری بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔ اور لاکھوں مزدوروں کی بے روزگاری کے ساتھ ہی حکومت کو ٹیکس اور غیر ملکی زر مبادلہ کی صورت میں بے انتہا نقصان سہنا پڑے گا اور یہ بطور ایک تاریخی شہر کے میری دوسری موت ہوگی۔

Mob.09793862233

اظہارؔ نقوی کی تقدیسی شاعری

سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

اہلِ بصیرت بخوبی جانتے ہیں کہ شاعری خداداد صلاحیت ہے یہ نعمتِ عظمیٰ ہر شخص کے مقدر کو زینت نہیں بخشتی یعنی یہ قطعی ضروری نہیں کہ کوئی شخص مختلف صلاحیتوں کا حامل ہو تو وہ شعر بھی موزوں کر سکے۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ جو شعر موزوں کرنے کا وصف رکھتا ہو وہ دنیائے ادب میں دوام حاصل کر سکے دیکھا یہ گیا ہے کہ نہ جانے کتنے شعراء ہر صدی میں اپنے سر پر شاعری کا تاج سجائے ہوئے دنیائے فانی میں رونما ہوئے لیکن آج ان کے نام سے بھی کوئی واقف نہیں انھوں نے شاعری کی راہ میں کوئی ایسا چراغ بھی روشن نہ کیا جو بعد کے آنے والے شعراء کے لئے مشعلِ راہ ہوتا یا انھیں ادب میں زندہ رکھتا۔ چند شعراء ہی افقِ شاعری پر ایسے نظر آتے ہیں جو خدائے سخن کہلانے کے مستحق ہوئے یا جنھوں نے اپنی شاعری کو اس بامِ عروج پر پہنچا دیا کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کی شاعری ان کی موجودگی کا احساس دلاتی رہی۔ یقیناً شعر کہنا ایک مشکل ترین فن ہے تبھی تو آتشؔ لکھنوی نے کہا تھا کہ

بندشِ الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتشؔ مرصع ساز کا

شاعری کو ہم موضوع کے تحت دو اقسام میں منقسم کر سکتے ہیں ایک دنیاوی شاعری جس میں تذکرۂ آب و گل کیا جائے یا مجازی عشق کی کارفرمائی ہو دوسرے تقدیسی شاعری جس کو ہم مذہبی شاعری کہتے ہیں۔ دنیاوی شاعری کی راہیں بہ نسبت تقدیسی شاعری کے بہت آسان ہیں کیوں کہ اس کا میدان نہایت وسیع ہے اس میں سینکڑوں مضامین بلا جھجک سمیٹے جا سکتے ہیں جب کہ تقدیسی شاعری یعنی حمد، نعت، منقبت اور سلام و مرثیہ وغیرہ کی راہ قطعی آسان نہیں کیوں کہ شاعر ان میں جو مضامین سمیٹتا ہے ان کا دائرہ محدود ہے اس میں ایسے الفاظ و مضامین کا استعمال کیا جاتا ہے جو ذرہ برابر بھی یہ احساس نہ دلائیں کہ شاعر نے شرک کی سرحد کو چھو لیا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ پُلِ صراط پر چلنے کے برابر ہے اگر ذرا بھی قدم ڈگمگائے تو انسان بلندی سے گر کر پستی میں اور نارِ جہنم میں داخل ہو سکتا ہے۔ بہرحال تقدیسی شاعری کے اصول و قوانین نہایت سخت ہیں اس میدان میں وہی اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جس پر معبودِ حقیقی کا کرم خاص ہوتا ہے۔

اظہارؔ نقوی ایک ایسے ہی شاعر ہیں جن پر خدائے ہر دوسرا کی خاص نوازشات سایا فگن ہیں ان کا تعلق شکار پور ضلع بلند شہر سے ہے، بچپن سے لیکر نوجوانی تک ڈبائی ضلع بلند شہر میں رہے پھر علی گڑھ جیسی علمی و ادبی سرزمین کو اپنا جائے مسکن قرار دیا گھر کے شاعرانہ ماحول اور ذاتی مطالعہ نے شاعری کی طرف مائل کیا اور بچپن سے ہی گیسوئے ادب سنوارنے میں لگ گئے پہلے رجحان دنیاوی شاعری کی طرف رہا جس کے تحت غزلیں اور سہرے کہے لیکن جیسے جیسے شعور بالیدہ ہوا طبیعت تقدیسی شاعری کی طرف منتقل ہوتی گئی جس کے نتیجے میں ان کا تقدیسی شاعری پر مشتمل مجموعۂ کلام "معراجِ عقیدت" ۲۰۱۰ء میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ مجموعہ ان کی کئی سال کی تقدیسی شاعری کو سمیٹے ہوئے اہلِ ذوق اور عقیدت مند حضرات سے داد و تحسین حاصل کر رہا ہے۔ راقم حروف ان کی شاعری پر طائرانہ نگاہ کرنا چاہتا ہے۔

اظہارؔ نقوی کی نگاہ میں تقدیسی شاعری عبادت سے کم نہیں ہے یہ وہ نعمت ہے جو خدا کی عطا کردہ ہے کہتے ہیں کہ

اس کے کرم نے بخشی قدرت
میرا قلم کرتا ہے عبادت

ان کا شاعری کرنا عبادت کی مانند ہے وہ تقدیسی شاعری کو باعثِ بخشش سمجھتے ہیں مولائے کائنات حضرت علیؑ کی محبت کی منزلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

حبِّ حیدرؑ کے نشے میں جو محب سرشار ہے
بالیقیں اس شخص کا جنت میں گھر تیار ہے

ان کے یہاں عقیدت کے ساتھ ساتھ یقین کے چراغ جا بہ جا روشن نظر آتے ہیں وہ تقدیسی شاعری کو اپنا طرۂ امتیاز اور مقصدِ حیات سمجھتے ہیں

تمہاری مدح میں یہ زندگی گزرے تو بہتر ہے
وگرنہ زیست پر میری قضا کا وار ہو جائے

انھیں حضرت ابوطالبؑ سے والہانہ عقیدت و محبت ہے وہ ان کا ذکر کرنے سے پہلے تصور میں اپنی زبان کو آبِ کوثر سے دھو لینا مناسب سمجھتے ہیں۔

مدح میں شعر پڑھتے ہیں ابوطالبؑ کی منبر سے
تصور میں زباں کو دھو لیا ہے آبِ کوثر سے

ان کے نزدیک حضرت ابوطالبؑ کا گھر بھی اللہ کے گھر کی طرح حرمت و عظمت والا ہے کیوں کہ وہاں پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ نے پرورش پائی اور حضرت ابوطالبؑ نے ان کی تاحیات دشمنانِ حق سے حفاظت فرمائی اسی نکتے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اظہارؔ نقوی قلم کو جنبش دیتے ہیں

نبوت کی کفالت ہو رہی تھی بیتِ اطہر سے
ابوطالبؑ کا گھر بھی کم نہیں اللہ کے گھر سے

حضرت ابوطالبؑ کی شخصیت اسلام کی بنیاد رکھنے میں معاون و مددگار رہی انھیں کے در سے شجاعتوں، سخاوتوں اور حق گوئی کا پیغام سارے عالم کو میسر ہوا وہ اس مضمون کو اس طرح بیان کرتے ہیں

سخاوت ہو شجاعت ہو کہ پھر حق کی حمایت ہو
ہر اک خوبی نکلتی ہے ابوطالبؑ ترے در سے

انھوں نے جب نعت کہنے کے لئے خامہ کو جنبش دی تو کہا

برستا چار سو عالم میں جو بارانِ رحمت ہے
یقیناً آمنہؑ کے گھر محمدؐ کی ولادت ہے

یعنی شاعر کے مطابق زمین و آسمان میں ہر جانب جو رحمت برس رہی ہے وہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ حضرت بی بی آمنہؑ کے بیتِ مبارک میں سراپا رحمت کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔

تاریخ اسلام میں معراج کا واقعہ انتہائی اہمیت کا متحمل ہے لیکن بعض افراد اس سلسلے سے اپنے اپنے مختلف خیالات کا اظہار کرتے ہیں کوئی جسمانی معراج کا قائل ہے تو کوئی روحانی معراج کی بات کرتا ہے شاعر کی عقیدت کی نگاہ ان تمام بحثوں کو یہ کہہ کر رد کرتی ہے۔

خلاؤں میں سفر انساں کرے تو ہے یقیں سب کو
محمدؐ عرش پر جائے تو دنیا محوِ حیرت ہے

اظہارؔ نقوی جب مولائے کائنات حضرت علیؑ ابنِ ابو طالبؑ کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے ہیں تو نہایت سادگی میں بہت گہری بات کہہ جاتے ہیں کبھی کبھی صرف دو مصرعوں میں پوری تاریخ سمیٹ دیتے ہیں مثلاً یہ شعر دیکھیں

بسترِ احمدؐ پہ سو کر حق سے سودا کر لیا
کُل جہاں کی اب حکومت کا علیؑ مختار ہے

شعر میں شبِ ہجرت کا قصہ بیان کیا گیا ہے یعنی ہجرت کے وقت بسترِ رسولؐ پر علیؑ اطمنان سے تلواروں کی چھاؤں میں سو گئے یہ سونا خدا کو اس قدر پسند آیا کہ خدا نے اپنی مرضی علیؑ کے نام کر دی گویا علیؑ نے شبِ ہجرت بسترِ رسولؐ پر سو کر تمام کائنات کی بادشاہت کو حاصل کر لیا۔

امامِ حسنؑ ابنِ علیؑ نواسۂ رسولؐ ہیں جنھیں رسول پاکؐ بے انتہاء چاہتے تھے یہاں تک کہ آپؐ انھیں اپنے کاندھے، پشت اور سینے پر بھی سوار کرتے تھے اس پس منظر میں مندرجہ ذیل شعر بہت متاثر کرتا ہے

سینۂ احمدِ مرسلؐ پہ اتارا جو گیا
لوحِ محفوظ کی اُس رحل کا قرآں ہیں حسنؑ

یعنی اکثر و بیشتر امامِ حسنؑ رسولؐ کے سینۂ مبارک پر کھیلتے تھے اور رسولؐ پر قرآنِ مجید اترا جو لوحِ محفوظ کی زینت تھا گویا کہ لوحِ محفوظ سے اُتارے گئے قرآن کی رحل سرکارؐ کا سینۂ مبارک ہے اب امامِ حسنؑ رسولؐ کے سینے پر سوار ہیں تو ایسا لگ رہا ہے کہ آپؑ بھی مثلِ قرآن ہیں۔ یہاں قرآن سے امامِ حسنؑ کو تشبیہ دی گئی ہے جو کہ تقدیسی شاعری کا ایک خاصہ ہے کیوں کہ اکثر شعراء نے اہلبیتؑ کو قرآن سے تشبیہ دی ہے۔ لیکن اس شعر میں اظہارؔ نقوی کا تشبیہ دینے کا انداز دوسرے شعراء سے مختلف نظر آتا ہے جس کے باعث وہ داد کے مستحق ہیں۔

شہیدِ کربلا امام حسینؑ پنجتن کی آخری کڑی ہیں آپ خامسِ آلِ عبا کہلاتے ہیں سردارِ انبیاء آپ پر جان چھڑکتے تھے اور کہتے تھے "حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں" کربلا کی تاریخ گواہ ہے کہ امام حسینؑ نے جس انداز میں اسلام کی بقا کے لئے قربانیاں پیش کیں وہ تا قیامِ قیامت فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ آپ خود بھی معجز نما ہیں اور آپ کا روضۂ اقدس بھی اعجاز کا سرچشمہ ہے جہاں نہ جانے کتنے حاجت مندوں کی تمنائیں بر آتی ہیں گویا کہ آپؑ کی شخصیت رضائے الٰہی حاصل کرنے اور دعا کی قبولیت کا ایک وسیلہ ہے۔ اظہارؔ نقوی امام عالی مقام سے متعلق ایک قصیدے میں کہتے ہیں

قصیدہ لکھنا ہے اب ابنِ مرتضیٰ کے لئے
کہاں سے لاؤں میں الفاظ اب ثنا کے لئے
اٹھائے ہاتھ اس امید میں دعا کے لئے
درِ حسینؑ تو مشہور ہے عطا کے لئے

پہلے شعر میں اس بات کا اعتراف ہے کہ امام حسینؑ کی تعریف و توصیف کے لئے شاعر کے پاس شایانِ شان الفاظ نہیں لیکن شاعر کو معلوم ہے کہ ممدوح کی جانب سے ہی قصیدہ کہنے کے لئے الفاظ عطا ہوں گے اس لئے درِ حسینؑ کی جانب ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جا رہی ہے کہ جہاں سے بہت سی مرادیں پوری ہوتی ہیں تو شاعر کو الفاظ بھی امام کی عطائے خاص سے ملیں گے۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کی نسل ہمیشہ غلامیٔ سرورؑ میں اپنی زندگی کے لحات گزارے

سدا غلامیٔ سرورؑ میں میری نسل رہے
اٹھائے ہاتھ ہیں میں نے اسی دعا کے لئے

حضرت عباسؑ تمنائے علیؑ مرتضیٰ تاریخ کی وہ عظیم ہستی ہیں جن کو وفاؤں کا خدا کہا جاتا ہے۔ لفظ "وفا" اور لفظِ "عباسؑ" لازم و ملزوم ہیں۔ جب لفظِ "وفا" سنا جاتا ہے فکر حسینؑ کے لشکر کے سپہ سالار سقائے حرم حضرتِ عباسؑ نامدار کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اظہارؔ نقوی نے حضرتِ عباسؑ کی مدحت کے لئے جب قلم اٹھایا تو صریرِ خامہ نے اس طرح صدا بلند کی

مرسلِ اعظمؐ کی ہر مشکل میں کام آئے علیؑ
اور حسینؑ ابنِ علیؑ کا آسرا عباسؑ ہے

یہ شعر گرچہ لاکھ سادہ اور سلیس ہو لیکن اپنے اندر گہرائی اور گیرائی کا لامتناہی دریا سمیٹے ہوئے ہے۔ چند گنتی کے الفاظ میں ساری تاریخ مولائے کائنات بیان کر دی گئی ہے یعنی جس طرح امیر المومنین حضرت علیؑ نے رسولؐ پاک کی قدم قدم پر نصرت کی بالکل اسی طرح عباسؑ بھی حسینؑ کی نصرت میں ہر لحظہ مستعد رہے یہاں دیکھا جائے تو اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ امام حسینؑ کا لقب "فرزندِ رسولؐ" ہے اور حضرتِ عباسؑ "فرزندِ علیؑ" ہیں یعنی حسینؑ کربلا میں نبیؐ کے نمائندے ہیں اور عباسؑ حضرتِ علیؑ کے۔ ایک جگہ حضرتِ عباسؑ کے لئے مزید اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اظہارؔ نقوی کہتے ہیں۔

ان سا معصوم صفت کوئی زمانے میں نہیں
پنجتن پاک کے کردار کا مظہر عباسؑ

یعنی حضرتِ عباسؑ چونکہ پنجتن پاک کے کردار کے سانچے میں ڈھلے ہیں اس لئے وہ بھی معصوم صفت ہیں۔ ان کی وفاداری کا تذکرہ بھی دیکھیں

سارے دریائے وفا آ کے ملے ہیں اس میں
باخدا ایسی وفاؤں کا سمندر عباسؑ

یعنی تاریخ میں جتنے وفا پیکر گزرے ہیں ان سب کی وفاؤں کا دریا عباسؑ جیسے وفاؤں کے سمندر سے آ ملتا ہے۔ حضرتِ عباسؑ میں حضرت جعفرِ طیارؑ جیسی وفاداری بھی ہے اور امام علیؑ جیسی جاں نثاری بھی ہے۔ بقول اظہارؔ نقوی

عباسؑ وہ جری تھے کہ لفظوں کے تیر سے
گھائل ہوا فرات پہ پہرہ لگا ہوا
بھاگے ستم شعار ترائی کو چھوڑ کر
تھا خوف ہر لعین کے پیچھے پڑا ہوا

"پیچھے پڑنا" یہاں حضرتِ عباسؑ کی شجاعت کا ذکر بھی کرتا ہے اور محاورے کی صورت میں ایک انوکھا لطف بھی پیدا کرتا ہے۔ شاعر کی نگاہ میں اپنے گھر میں غازی عباسؑ کا علم رکھنا باعثِ افتخار ہے کیوں کہ وہ منبعٔ نور ہے۔

نور ہی نور ہے غازی کے علم سے گھر میں
کوئی گھر ہو نہیں سکتا ہے مرے گھر کی طرح

انھوں نے مدحِ آلِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ اہلبیتؑ کے انصار و اقرباء کی بھی ثنا خوانی کی ہے۔ مثلاً حضرتِ حُرؑ کے لئے کہتے ہیں

حُر کو عروج اُس کے مقدر سے مل گیا
قطرہ تھا ایک آ کے سمندر سے مل گیا
اتنی لطافتوں کو تو سوچا کبھی نہ تھا
جو لطف حق کی راہ میں خنجر سے مل گیا

یعنی جب تک حُر حسینؑ سے دور تھا تو ایک قطرے کی مانند تھا لیکن جب اس کے دل کی وادی میں مودتِ آلِ نبیؐ نے اپنا پرچم لہرایا تو اس نے اپنا رُخ سوئے حق کر لیا اور اپنے قطرے جیسے وجود کو طہارتوں کے سمندر سے ملا کر تاریخ میں خود کو لافانی کر دیا اور منزلِ عروج کو چھو لیا۔ اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ جو لطف میدانِ شہادت میں خنجر کے ذریعہ سے جان حق پر قربان کر کے آتا ہے وہ کبھی گمراہیوں کی زندگی میں میسر نہیں ہو سکتا، بے شک جو لوگ حُر کی پیروی کرتے ہیں وہ راہِ مستقیم کو حاصل کر لیتے ہیں بقول اظہارؔ نقوی کہ اگر کوئی شخص حق کی منزل کی طرف گامزن ہونا چاہتا ہے تو اس کو حُر کی سی رفتار اختیار کرنی ہوگی یعنی پشیمانی کے ساتھ صدقِ دل سے توبہ کرنی ہوگی۔

جو ہیں گمراہ وہ منزل کی جانب آ بھی سکتے ہیں
اگر منزل کی جانب حُر کی رفتار ہو جائے
قافلے بھٹکے ہوئے راہ میں آ سکتے ہیں
راہِ حق ڈھونڈ لے آ کر جو کوئی حُر کی طرح

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اظہارؔ نقوی کی شاعری سادہ اور سلیس زبان سے مستعار ہے مگر اپنے اندر ایک وسیع دنیا رکھتی ہے۔ ان کے یہاں قدم قدم پر عقیدتوں کے آفتاب و ماہتاب روشن ہیں ایک خاص بات یہ ہے کہ کہیں کہیں ان کے کلام میں خود کلامی بھی نظر آتی ہے مثلاً

اظہارؔ کیسے آئے گی مشکل مرے قریب
نادِ علیؑ کا مجھ پہ مکمل حصار ہے

وہ اپنے ممدوح سے بھی گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے ہیں

جیسا سخن بھی دے یہ تجھے اختیار ہے
الفاظ کا حسینؑ تو پروردگار ہے

الغرض یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اظہارؔ نقوی کو تقدیسی شاعری میں زندہ رکھنے کے لئے ان کی کتاب "معراجِ عقیدت" نہایت معاون ثابت ہو گیا اور آنے والی نئی نسلیں ان کی شاعری سے ضرور فیض حاصل کریں گی۔

موبائل:8941011363

محبت

راحت وفا راجپوت

لوگ کہتے ہیں کہ محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے۔ دانت کے درد میں پورا وجود درد بن جاتا ہے۔ اس درد کے علاوہ کوئی اور احساس باقی نہیں رہتا۔ مگر جب درد کا آرام آ جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ درد کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ اس طرح جب محبت ہوتی ہے تو اس احساس کے علاوہ کچھ یاد نہیں رہتا۔ مگر جب محبت دم توڑ دیتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے کبھی ہوئی ہی نہیں تھی۔

مگر۔۔۔

میں کہتی ہوں، مرد کی محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے، مرد جب محبت کرتا ہے تو شدت سے کرتا ہے اور جب اس کی محبت ختم ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے اس نے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی۔

اور۔۔۔

عورت کی محبت سر درد کی طرح ہوتی ہے، سر کا درد جب ہوتا ہے تو سارا وجود درد بن جاتا ہے، لمحہ بہ لمحہ درد بڑھتا ہی جاتا ہے۔ سارا جسم اس درد سے بے سکون ہو جاتا ہے اور جب سر کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے تو بھی بہت دیر تک اپنے ہونے کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

اسی طرح جب کوئی عورت محبت کرتی ہے تو جسم و جاں کی شدت سے کرتی ہے۔ محبت کے علاوہ اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ جب اس کی محبت، اس کے ساتھ بے وفائی کرتی ہے یا محبت میں نفرت شامل ہونے لگتی ہے تو بھی بہت عرصہ تک محبت کا احساس عورت کو نہیں بھولتا اور وہ اسی کیفیت میں زندگی گزار دیتی ہے۔

میں نے بھی محبت کی تھی۔۔۔

میں اُس وقت سولہ سال کی تھی۔ سولہ سال کی عمر بہت خوبصورت ہوتی ہے، یہ وہ عمر ہوتی ہے جب ہر چیز نئی اور دلکش لگتی ہے۔ بارش میں بھیگنا اور بھیگا ہوا دوپٹا نچوڑنا، بہت دلفریب لگتا ہے۔ جب پھول، ہوا، راستے اور منظر بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ کچی عمر کی محبت پہلی بارش کی طرح ہوتی ہے جو جسم و جاں بھگو دیتی ہے۔

اُس کا نام طیب تھا۔

ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب ملتان سے آئے ہوئے تھے اور مسجد میں ہی رہتے تھے۔ ان کے بیوی بچے ملتان میں ہی تھے۔ محلے کے مختلف گھروں سے ان کے لیے کھانا جاتا تھا۔ وہ محلے کے بچوں کو قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے۔ میں اور میرا چھوٹا بھائی بھی ان سے قرآن کا سبق لیا کرتے تھے۔ وہ ہمارے گھر آ کر ہمیں پڑھاتے تھے۔ میرے ابا انکا بہت احترام کرتے تھے۔ پھر یوں ہوا کہ ابا کے حکم کے مطابق روزانہ رات کا کھانا ان کے لیے ہمارے گھر سے جانے لگا۔ مغرب کی نماز پڑھ کر وہ کسی بچے کو ہمارے گھر کھانا لینے بھیج دیتے تھے۔ امی کھانا ٹرے میں لگا کر مجھے پکڑا دیتیں اور میں دروازے پر جا کر کھانا بچے کو دے دیتی۔

آہستہ آہستہ یہ مکمل میری ذمہ داری بن گئی کہ روزانہ کھانا ٹرے میں رکھ کر بچے کو پکڑا دیتی۔

ایک شام مغرب کے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور دوازے پر آ گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ایک جوان لڑکا کھڑا تھا۔ نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ نظریں جھکائے جھکائے اس نے کہا

ابا جان نے کھانا منگوایا ہے۔

تم کون ہو؟ میں نے پوچھا

جی میں مولوی عبدالعزیز صاحب کا بیٹا ہوں اور ملتان سے آیا ہوں۔ وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔ اس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔ میں نے ٹرے اسے پکڑائی اور وہ چلا گیا۔ میں کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی۔۔۔

وہ رات پہلی رات تھی جو میں نے جاگ کر گزاری۔ سرخ و سفید رنگت والا وہ خوبصورت لڑکا میرے "رتجگے" کی وجہ تھا۔ مجھے پہلی نظر میں اس سے محبت ہو گئی تھی۔ اگلے دن میں نے صبح سے ہی اس کا انتظار شروع کر دیا تھا۔ شام کو دروازے پر دستک سنتے ہی میں پہنچ گئی۔ وہ سامنے کھڑا تھا۔

تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے پوچھا

طیب ہے میرا نام۔۔۔ اس نے جواب دیا۔

پڑھتے ہو؟

جی میٹرک کر کے یہاں آیا ہوں۔ اب کسی کالج میں داخلہ لوں گا۔ اُس کا انداز وہی تھا۔ نظریں نیچی کیے ہوئے، مجھے غصہ آنے لگا کہ آخر یہ میری طرف دیکھتا کیوں نہیں؟

کھانا دیں دے۔ اُس نے کہا اور میں نے ٹرے اُسے تھما دی۔

محبت کی ایک ان دیکھی آگ میں میرا وجود جل رہا تھا۔ بہت دن گزر گئے، میں نے بہت بار کوشش کی کہ اس سے بات کروں۔ مگر وہ میری بات کا مختصر سا جواب دیتا۔ کبھی کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی ایسی بات کر دیتی تو وہ پل بھر کو نظریں اٹھا کر مجھے دیکھتا اور پھر نظریں جھکا لیتا۔

پھر میں نے اسے خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ میں دسویں جماعت میں پڑھ رہی تھی اگرچہ میں نے اس سے پہلے کوئی خط نہیں لکھا تھا مگر ایسے محبت بھرے خط دیکھے ضرور تھے۔ جو میری کلاس فیلو لڑکیاں اپنے کزنز یا محبوب کو چوری چھپے لکھا کرتی تھیں۔

میں نے اپنا دل نکال کر کاغذ پر رکھ دیا۔ اپنی محبت کا اقرار، اس کا گریز اور بے نیازی کی شکایت بھی لکھی اور اسے پانے کی خواہش کی اظہار بھی لکھا اور اپنی محبت کو قبول کرنے کی التجا بھی کی۔

ٹی وی ڈراموں میں دیکھا اور رسالوں میں پڑھا تھا کہ محبت کو رومال کا تحفہ دیا جاتا ہے۔ میں نے سفید رنگ کے خوبصورت رومال پر سرخ دھاگے سے اس کے اور اپنے نام کے پہلے حرف کاڑھے۔ موٹا سا ایک دل بانا اور اس میں تیر پیوست کر دیا۔ خط کو رومال میں رکھا اور شام کا انتظار کرنے لگی۔ شام کو کھانا ٹرے میں رکھا اور رومال کر بڑی احتیاط سے روٹی والے رومال میں لپیٹ دیا۔ ٹرے اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے میں نے کہا۔

طیب۔۔۔ اس میں رومال میں تمہارے لیے ایک امانت ہے، وہ دیکھ لینا اور کل مجھے اس بات کا جواب ضرور دینا۔ جو میں نے پوچھی ہے۔ اس نے ایک نظر میری طرف دیکھا اور ٹرے لے کر پلٹ گیا۔ اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ مگر مجھے یقین تھا محبت کا جواب محبت ہی ہو سکتا ہے اگر میں نے لڑکی ہو کر پہل کی ہے تو وہ مرد ہے، پیچھے ہٹ ہی نہیں سکتا۔ میں اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

اور میرا انتظار، انتظار ہی رہا۔

اگلی شام مسجد سے کھانا لینے کوئی نہیں آیا اور مولوی صاحب بھی پڑھانے نہ آئے۔ اگرچہ میں قرآن پاک پڑھ چکی تھی پھر بھی انہیں روزانہ سناتی تھی۔ ایک دن، دو دن، اور پھر پانچ دن گزر گئے۔ طیب اور مولوی صاحب دونوں کی کوئی خبر نہ تھی۔ چھٹے روز مولوی صاحب آئے تو امی جان نے پوچھا۔

خیریت تھی، آپ اتنے دن کہاں رہے؟ تو انہوں نے بتایا میں اپنے بیٹے طیب کو چھوڑنے ملتان گیا ہوا تھا۔ وہ لاہور آیا تو تھا کہ کسی کالج میں داخلہ لے گا مگر اچانک واپس جانے کی ضد کرنے لگا۔ میں مجبوراً اسے چھوڑ آیا ہوں۔ وہیں پڑھے گا اور ساتھ کوئی کام بھی سیکھ لے گا۔

مجھ پر تو جیسے بجلی گر پڑی، اس رات مجھے پھونک کر بخار چڑھا۔ اگلے ماہ میرے میٹرک کے سالانہ امتحان ہونے والے تھے۔ میں اس قدر بیمار ہو گئی کہ مجھے ہسپتال داخل کروانا پڑا۔ گھر والے پریشان تھے اور میرا دکھ ہی نہ جاتا تھا۔

میری پہلی پہلی محبت کی اتنی ناقدری، میرے دل کی کلی کھلنے سے پہلے ہی مرجھا گئی۔ وہ جو بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا۔ میرے سے نکلتا ہی نہ تھا۔ جیسے تیسے میں نے امتحان دیا اور بمشکل پاس ہوئی۔ ایک عام سے کالج میں فرسٹ ائیر میں داخلہ لے لیا۔

وقت کچھ آگے بڑھا تو دل کو رفتہ رفتہ قرار آنے لگا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں طیب کو بھول گئی۔ زندگی کے آنے والے رنگ بہت حسین تھے۔ اب تو کبھی بھولا بسرا خیال ذہن میں آ بھی جاتا تو اپنی بے وقوفی پر ہنسی آتی تھی۔

بی اے کرتے ہی میری شادی ہو گئی اور میں بیاہ کر کراچی آ گئی۔ نیا اور روشنیوں سے بھرا ہر بے حد محبت کرنے والا ہمسفر، اگلے پانچ سالوں میں خدا نے دو پھول میری گود میں ڈال دیے۔ زندگی مکمل ہو گئی۔ سال، دو سال بعد لاہور کا چکر لگتا تھا۔ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ جلدی جانا ممکن نہ تھا۔ میرے شوہر بہت اچھے اور خیال رکھنے والے تھے۔ دن گزرتے رہے اور دس سال کا عرصہ بیت گیا۔

میرے ابا سخت بیمار ہوئے تھے۔ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ میں اپنے شوہر کے سامنے رو پڑی۔ بیٹیاں سسرال میں جتنی بھی خوش ہوں ان کا دل میکے میں بندھا رہتا ہے۔ بچوں کے سالانہ امتحان چل رہے تھے۔ راشد نے کہا

میں بچوں کو سنبھال لوں گا۔ تم لاہور چلی جاؤ اور یوں میں اپنے بیمار باپ کی عیادت کے لیے لاہور آ گئی۔ ایک عرصہ بعد میکے کی فضاؤں میں سانس لیا تو روح تک سرشار ہو گئی۔

ابا کی حالت سنبھل رہی تھی، انہیں گھر شفٹ کر دیا گیا تھا۔ میں دن رات ان کی خدمت میں لگی ہوئی تھی۔ ان کے دوست احباب، رشتہ دار عیادت کے لیے آ رہے تھے۔ ایک شام مغرب کی نماز کے بعد دروازہ پر دستک ہوئی۔ امی ابا کے پاس بیٹھی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ رابعہ، مسجد سے بچہ آیا ہوگا۔ کھانا دے دو۔ میں نے کھانا لیا اور دروازے پر آ گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ایک اجنبی صورتی تھی۔ سیاہ داڑھی، نورانی چہرہ۔ شاید کوئی نیا مولوی آیا ہے۔ میں نے سوچا۔

سلمان صاحب گھر پر ہیں؟ اس نے بڑی شائستگی سے پوچھا

جی ہاں۔ میں نے کھانے کی ٹرے پیچھے کر لی

میں ان کی عیادت کو حاضر ہوا تھا۔

آپ آ جائیے۔ میں نے راستہ دیتے ہوئے کہا اور واپس جانے کے مڑی۔

رابعہ بی بی۔ میری بات سن لیں۔ میں اُس کے منہ سے اپنا نام سن کر حیران رہ گئی۔

یہ آپ کی ایک امانت ہے میرے پاس۔ اس نے ایک کپڑا میری طرف بڑھایا۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک رومال تھا۔ جو شاید کبھی سفید رنگ کا تھا مگر اب مٹیالا اور پیلا ہو چکا تھا۔ کونے پر سرخ دھاگے سے کاڑھے گئے حروف RT نمایاں تھا۔ اور ساتھ میں تیر والا دل۔۔۔

ادراک کے در وا ہوئے تو مجھے سب یاد آ گیا۔ وہ طیب تھا مولوی عبدالعزیز صاحب کا بیٹا، میری کچی عمر کی پہلی محبت، جو میرے اظہار محبت پر شہر ہی چھوڑ گیا تھا۔ بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا، اس نے نظریں اٹھائیں، اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ چند لمحے میری طرف دیکھتا رہا اور پھر نظریں جھکا کر بولا۔

رابعہ بی بی۔۔۔ سالوں سے میں نے آپکی امانت سنبھال کر رکھی تھی۔ آپ کا خط تو میں اسی دن پھاڑ دیا تھا۔ میں گم صم کھڑی تھی، اس سے یہ بھی نہ پوچھ سکی کہ وہ بزدلوں کی طرح کیوں بھاگا تھا۔

رابعہ بی بی۔ ہم آپ کا نمک کھاتے ہیں اور اب بھی آپ کے گھر کا نمک کھاتے ہیں۔ محسن سے دغا کرنا کمینے لوگوں کا کام ہے اور۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ رکا

باقی رہی بات دل کی۔۔۔ تو دل پر بھلا کس کا اختیار ہے۔ یہ تو کسی کی مانتا ہی نہیں۔ اسکا لہجہ ٹوٹ سا گیا۔ وہ میرے قریب سے گزر کر ابا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

میں رومال ہاتھ میں پکڑے وہیں کھڑی رہ گئی۔

لوگ کہتے ہیں محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے مگر میں کہتی ہوں مرد کی محبت دانت کے درد کی طرح ہوتی ہے۔ عورت کی محبت تو سر درد کی طرح ہوتی ہے۔

آپ کیا کہتے ہیں؟

☆☆☆

لداخ کے لوگوں نے ملک کے دفاع میں سب سے پہلے گولیاں کھائیں

بھگوان بدھ کی تعلیمات تنازعات کے دور میں امن کی کلید ہیں، امت شاہ، بدھ کے تبرکات کی نمائش کا افتتاح

سرینگر: (ایجنسی) یونین ٹیریٹری لداخ کے لوگوں کی حب الوطنی کو سراہتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ جب بھی ملک کو بیرونی خطرات کا سامنا ہوا، لداخ کے لوگ سب سے پہلے دفاع کے لیے آگے آئے۔ انہوں نے کہا: ”میں لیہہ اور کرگل کے لوگوں کی حمایت کا شکرگزار ہوں۔ جب بھی اس خطے کو بیرونی خطرات لاحق ہوئے، یہ سب سے پہلے ملک کے دفاع کے لیے کھڑے ہوئے، فوج بعد میں پہنچی۔“ امیت شاہ 30 اپریل سے دوروزہ دورے پر لداخ میں موجود ہیں۔ وزیر داخلہ گزشتہ روز لیہہ پہنچے جہاں انہوں نے بدھ پورنیما کے موقع پر جیوتسال میں بھگوان گوتم بدھ کے آثار کی نمائش کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کرگل میں 10 ٹی ایل پی ڈی صلاحیت کے دودھ پروسیسنگ پلانٹ کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔

مرکزی وزیر داخلہ نے لداخی عوام کی ستائش کرتے ہوئے کہا: ”لداخ کے لوگوں نے ملک کے دفاع کے لیے سب سے پہلے اپنے سینے پر گولیاں کھائیں۔ کشمیر سے کنیا کماری اور دوارکا سے کاماکھیا تک بھارت اسکاؤٹس کی تاریخ سب جانتے ہیں۔ ہر ہندوستانی لداخ کے لوگوں کی حب الوطنی، ملک کی سلامتی کے لیے ان کی وابستگی اور ہندوستان کے ساتھ ان کے مضبوط رشتے کی قدر کرتا ہے۔“ شاہ کے اس بیان پر مجمع نے تالیاں بجائیں۔ امیت شاہ کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب لیہہ اور کرگل کی تنظیمیں لداخ کے لیے ریاستی درجہ اور چھٹے شیڈول کے مطالبات کے لیے مذاکرات کی بحالی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ کرگل ڈیموکریٹک الائنس اور لیہہ ایپکس باڈی نے وزیر داخلہ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی تاہم ان کا دورہ گوتم بدھ کے آثار کی نمائش تک ہی محدود رہا۔

دن کے آغاز میں انہوں نے جیوتسال میں آثار کی پہلی نمائش کے دوران خطاب کیا، جیوتسال دلائی لامہ کے لیے ایک روحانی درسگاہ ہے۔ 2018 میں وزیر اعظم نریندر مودی بھی یہاں آئے تھے۔ تاہم اس مقام کو ایک اور وجہ سے بھی یاد رکھا جائے گا کیونکہ یہاں پہلی بار بھگوان بدھ کے آثار کو عام نمائش کے لیے پیش کیا جا رہا ہے، جو 130 سال قبل قدیم کپل وستو سے دریافت ہوئے تھے۔ وزیر داخلہ نے بدھ پورنیما کے موقع پر بدھ کے آثار کی اس نمائش کو 75 برس بعد ایک تاریخی اور روحانی واقعہ قرار دیتے ہوئے کہا: ”جب یہ آثار 75 سال پہلے یہاں لائے گئے تھے تو بہت کم لوگ ان کی زیارت کر سکے تھے یا ان کی روحانی توانائی کو محسوس کر سکے تھے۔

انہوں نے کہا کہ اب 75 سال بعد ان آثار کی واپسی سے لداخ کے بدھ مت کے پیروکاروں کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے لوگ بھی روحانی فیض حاصل کریں گے اور ایک روحانی کیفیت کا تجربہ کریں گے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ماضی میں محدود رسائی اور کمزور رابطوں کے برعکس، گزشتہ دہائیوں میں بنیادی ڈھانچے کی تیز رفتار ترقی نے اس خطے تک وسیع رسائی کو ممکن اور آسان بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ موقع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہزاروں برسوں سے بھارت کی تہذیب امن اور بقائے باہمی کا پیغام دیتی آئی ہے۔ انہوں نے کہا: ”دلائی لامہ جب یہاں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ زمین صرف جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ بدھ ثقافت اور ہمدردی کی زندہ تجربہ گاہ ہے، جہاں علم کو محفوظ رکھا گیا ہے۔“ انہوں نے مزید کہا: ”لداخ اور کرگل جیسے متنوع خطے میں یہ پیغام اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ یہ ہمیں آج بھی بتاتا ہے کہ تنازعات اور بے چینی کے درمیان امن اور ہمدردی کا راستہ ہی واحد حل ہے۔ قدیم اسٹوپا، چٹانوں پر تراشے گئے بدھ مجسمے اور خروشتی اور براہمی رسم الخط میں کتبے اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس دور میں اس خطے میں بدھ مت پروان چڑھا۔ انہوں نے مزید کہا: ”کشمیر، لیہہ، یارقند، ختن اور تبت کو ملانے والی سلک روٹ نے نہ صرف تجارت بلکہ خیالات، مخطوطات اور فنون کے تبادلے میں بھی اہم کردار ادا کیا، جس میں راہب، علماء اور ہنرمند شامل تھے۔“

شاہ کے دورہ لداخ پر کانگریس کا نشانہ، تاریخی بدھ باقیات کا کیا ذکر

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے محکمہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے دورہ لداخ پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر شاہ جمعہ کو پر ہوا کی بدھ باقیات کی عظمت بیان کرنے“ میں مصروف ہیں، جب کہ لداخ کے عوام کے ریاستی درجے، چھٹے شیڈول کے درجے اور زمین و روزگار کے تحفظ جیسے اہم مطالبات پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں مسٹر رمیش نے کہا کہ لداخ میں اس طرح کے مذہبی اور تاریخی مظاہروں کی ایک طویل تاریخ رہی ہے، جس سے وزیر داخلہ شاید ناواقف ہیں۔ انہوں نے 14 جنوری 1949 کے ایک تاریخی واقعے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس دن بھگوان بدھ کے دو اہم شاگردوں سارپتر اور مہا موگلان کی مقدس باقیات، جنہیں 1851 میں وکٹوریہ اور البرٹ میوزیم لے جایا گیا تھا، انہیں واپس ہندوستان لایا گیا تھا۔

مودی حکومت کی پالیسیاں مزدور مخالف

نئے لیبر کوڈ پر نظرثانی اور یومیہ اجرت 400 روپے کی جائے: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس نے عالمی یومِ مزدور کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کو مزدور مخالف قرار دیتے ہوئے نئے لیبر کوڈ پر نظرثانی، منریگا کی بحالی اور قومی سطح پر کم از کم یومیہ اجرت 400 روپے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ پالیسیوں نے نہ صرف مزدوروں کے حقوق کو کمزور کیا ہے بلکہ ملک میں بے روزگاری اور معاشی عدم استحکام کو بھی بڑھا دیا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں کہا کہ حکومت کی 'ہم دو، ہمارے دو' پالیسی نے کارپوریٹ مفادات کو ترجیح دی ہے، جس کے نتیجے میں مزدور مخالف لیبر قوانین نافذ کیے گئے۔ ان کے مطابق ان قوانین نے ملازمت کے تحفظ کو کمزور کر دیا ہے اور کنٹریکٹ پر مبنی نظام کو فروغ دیا ہے، جہاں ملازمین کو کسی بھی وقت نوکری سے نکالا جا سکتا ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک کے مختلف صنعتی علاقوں میں بے چینی کا ماحول ہے، خواہ وہ نوئیڈا ہو، پانی پت کا آئی او سی ایل پلانٹ، رائے کھیڑا میں اڈانی کی فیکٹری، پتراتو کی این ٹی پی سی یونٹ یا سری پیرمبدور میں سام سنگ کی فیکٹری، ہر جگہ مزدور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان کے مطابق نئے لیبر کوڈ نے مزدوروں کے بنیادی حقوق کو کمزور کیا ہے، اس لیے اس کی فوری نظرثانی ضروری ہے۔

کانگریس صدر نے منریگا کے حوالے سے بھی حکومت کو نشانہ بنایا اور کہا کہ اسے مؤثر طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے مزدوری کے اخراجات کا 40 فیصد بوجھ ریاستوں پر ڈال دیا ہے، جس کی وجہ سے کئی ریاستیں اسکیم کو جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں 69 فیصد مزدور ایسے ہیں جو کم از کم اجرت سے بھی کم پر کام کرنے پر مجبور ہیں۔

ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ گزشتہ ایک دہائی میں مہنگائی کے مقابلے میں مزدوری میں اضافہ نہ ہونے کے برابر رہا ہے، جس سے عام آدمی کی معاشی حالت مزید کمزور ہوئی ہے۔ کھڑگے نے مزید کہا کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے اور حکومت نے تقریباً 30 لاکھ سرکاری خالی آسامیوں کو پُر نہیں کیا۔ ان کے مطابق عوامی شعبے کے اداروں کی نجکاری سے روزگار کے مواقع ختم ہو گئے ہیں اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار بھی متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ منریگا کو نہ صرف بحال کیا جائے بلکہ شہری علاقوں تک اس کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ اس کے علاوہ قومی کم از کم اجرت 400 روپے یومیہ مقرر کی جائے، صحت کو بنیادی حق بنایا جائے اور مزدوروں کو 25 لاکھ روپے تک کی صحت سہولت فراہم کی جائے۔ ساتھ ہی غیر منظم شعبے کے مزدوروں کے لیے زندگی اور حادثاتی بیمہ کو بھی یقینی بنایا جائے۔ کانگریس نے زور دیا کہ حکومت کو چاہیے کہ ٹھیکہ داری نظام کو محدود کرے اور ایسی پالیسی اپنائے جو مزدوروں کو تحفظ، روزگار کے مواقع اور باعزت زندگی فراہم کرے۔

صدر جمہوریہ مرمو نے فوج کی تربیتی کمان کا دورہ کیا، تربیت سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی (یو این آئی) صدر جمہوریہ اور تینوں افواج کی سپریم کمانڈر دروپدی مرمو نے جمعہ کو یہاں آرمی ٹریننگ کمان (اے آر ٹی آر اے سی)، شملہ کے ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا اور قوم کو محفوظ اور بااختیار بنانے کے مقصد سے تربیت سے متعلق موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ اے آر ٹی آر اے سی پہنچنے پر ہماچل پردیش کے گورنر کویندر گپتا اور اے آر ٹی آر اے سی کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل دیویندر شرما نے ان کا استقبال کیا۔ صدر کو جی او سی ان سی کی طرف سے اے آر ٹی آر اے سی کی ترقی، فوجی اہلکاروں کو معیاری تربیت فراہم کر کے آپریشنل کارکردگی بڑھانے میں اس کے کلیدی کردار اور اے آر ٹی آر اے سی کے اہم اقدامات کے بارے میں معلومات دی گئی۔ اے آر ٹی آر اے سی کے جدید اقدامات کی تفصیل بتاتے ہوئے جی او سی ان سی نے ڈرون ٹریننگ کے فروغ، مخصوص ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات، ریڈ ٹیمنگ کے تصور کے آغاز اور فوج میں ڈیجیٹلائزیشن اور آٹومیشن کی سمت میں کی گئی کوششوں کا ذکر کیا۔ اے آر ٹی آر اے سی جنگ کے تصورات، فوج کے لیے وسائل کی ترقی اور دوست ممالک اور اتحادی افواج کے ساتھ وسیع اشتراک میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ فوجی وقار، خود انحصاری اور ترقی یافتہ ہندوستان کی سمت میں ایک اہم کڑی ہے۔ اے آر ٹی آر اے سی اپنے 32 اہم تربیتی اداروں کے ذریعے ہندوستانی فوج میں پیشہ ورانہ نقطہ نظر کو مستحکم کرتا ہے، جس سے اسے جنگ کے فن اور سائنس کے تئیں ایک منفرد وژن ملتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے ہماچل پردیش کے گورنر کویندر گپتا کی موجودگی میں لیفٹیننٹ جنرل دیویندر شرما کے ساتھ فوج میں تربیت سے متعلق موضوعات پر بھی تبادلہ خیال کیا، تاکہ قوم کو محفوظ اور بااختیار بنایا جا سکے۔ صدر نے اے آر ٹی آر اے سی کو فوج کی آپریشنل تیاریوں کو مزید مضبوط کرنے کے لیے مسلسل جوش اور لگن کے ساتھ کام کرتے رہنے کی ترغیب دی۔

ڈیزل اور اے ٹی ایف پر لگنے والے ٹیکس میں تخفیف کا اعلان

پٹرول کی برآمدگی کو ڈیوٹی فری رکھنے کا فیصلہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی حکومت نے یکم مئی 2026 سے ڈیزل کی برآمدگی پر لگنے والے غیر متوقع منافع (ونڈ فال) ٹیکس کو کم کر کے 23 روپے فی لیٹر کر دیا ہے۔ اسی طرح طیاروں میں استعمال ہونے والے ایندھن (اے ٹی ایف) پر یہ ٹیکس اب 33 روپے فی لیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی جمعرات کی دیر شب جاری وزارت خزانہ کے بیان میں بتایا گیا کہ پٹرول کی برآمد پر ٹیکس اب بھی صفر ہی رہے گا۔ وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ ملک کے اندر استعمال ہونے والے پٹرول اور ڈیزل پر عائد ایکسائز ڈیوٹی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ڈیزل کی برآمد پر لگایا گیا خصوصی اضافی ٹیکس پہلے 55.5 روپے فی لیٹر تھا، جسے اب گھٹا کر 23 روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اے ٹی ایف پر یہ ٹیکس 42 روپے سے کم کر کے 33 روپے فی لیٹر کر دیا گیا ہے۔ یکم مئی سے شروع ہونے والے اگلے 15 دن کے عرصے کے لیے ڈیزل کی برآمدگی پر سڑک اور ترقی کے لیے لگایا جانے والا ٹیکس (سیس) صفر رکھا گیا ہے۔ حکومت نے 26 مارچ کو ڈیزل پر 21.50 روپے اور اے ٹی ایف پر 29.5 روپے فی لیٹر برآمدی ٹیکس عائد کیا تھا۔ اس کے بعد 11 اپریل کے جائزے میں ان ٹیکسز کو بڑھا کر بالترتیب 55.5 روپے اور 42 روپے کر دیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ کے دوران ملک میں ایندھن کی سپلائی برقرار رکھنے کے لیے حکومت نے یہ ٹیکس عائد کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ ایندھن برآمد کرنے والی کمپنیاں عالمی قیمتوں کے فرق کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ جنگ شروع ہونے کے بعد دنیا بھر میں خام تیل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئی تھیں۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر فوجی حملہ کیا، جس کے بعد ایران نے بھی جوابی کارروائی کی۔

پون کھیڑا کو سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت

’آج آئین کی فتح ہوئی‘، کانگریس کا اظہارِ خوشی

مودی حکومت ہر دن آئین پر حملہ کرتی ہے، کثیر تعداد میں پولیس بھیجنے کی وجہ صرف ڈرانا اور استحصال کرنا تھا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ’’آج آئین کی فتح ہوئی ہے۔ مودی حکومت ہر دن آئین پر حملہ کرتی ہے، لیکن آج آئینی قدر اور التزامات جیت گئے ہیں۔ ہم سپریم کورٹ کے فیصلہ کا استقبال کرتے ہیں۔‘‘ یہ بیان آج کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ہیمنت بسوا سرما اور ان کی بیوی پر سنگین الزامات عائد کرنے والے پارٹی لیڈر پون کھیڑا کو سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت ملنے کے بعد دیا ہے۔ جے رام رمیش کے ساتھ پریس کانفرنس میں کانگریس کے شعبۂ قانون، حقوق انسانی و آر ٹی آئی چیئرمین ابھشیک منو سنگھوی بھی موجود تھے۔ انھوں نے تفصیل سے اس بارے میں اپنی بات میڈیا کے سامنے رکھی۔ ابھشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ’’آج ہم یہاں اپنی تعریف کرنے نہیں آئے ہیں۔ ہم یہاں کچھ بنیادی اصولوں کی بات کرنے آئے ہیں، جن میں سے کچھ اہم باتیں یہ ہیں... جب معاملہ آزادی کا ہو تو نظامِ انصاف لوگوں کی محافظ ہوتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم قانون کے نیچے ہیں۔ جب ہم مذہب کی حفاظت کرتے ہیں تو مذہب ہماری حفاظت کرتا ہے۔‘‘ وہ مزید کہتے ہیں کہ ’’اس کہانی کامروپ مجسٹریٹ سے شروع ہوئی اور پھر تلنگانہ ہائی کورٹ ہوتے ہوئے سپریم کورٹ آئی۔ پھر معاملہ گواہاٹی ہائی کورٹ پہنچا اور آج سپریم کورٹ سے ایک فیصلہ آیا ہے۔‘‘ انھوں نے آگے کہا کہ ’’جب بھی ایسے معاملوں میں ہتک عزتی کا الزام ہوتا ہے تو اس میں سوال اٹھتا ہے کہ کیا گرفتاری کے بغیر پوچھ تاچھ نہیں ہو سکتی ہے؟ لیکن اس معاملہ میں تقریباً 60 پولیس والوں کو ایک شخص کے گھر پر بھیج دیا گیا، جس کا سماج اور سیاسی پارٹی میں بڑا نام ہے۔ کثیر تعداد میں پولیس بھیجنے کی وجہ صرف ڈرانا اور استحصال کرنا تھا۔‘‘

آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کا ذکر کرتے ہوئے ابھشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ’’سپریم کورٹ نے آسام کے وزیر اعلیٰ کا 3 صفحات میں ذکر کیا ہے۔ اس معاملہ میں کئی ایسی باتیں بھی ہیں جس کا ذکر نہ عدالت کر سکتی ہے اور نہ میں بول سکتا ہوں۔ ایسے میں آسام کے وزیر اعلیٰ کو سوچنا چاہیے کہ کیا ایک آئینی عہدہ پر بیٹھے شخص کو یہ زیب دیتا ہے؟‘‘ ہتک عزتی معاملہ میں حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ ’’میں چاہتا ہوں کہ آسام کے وزیر اعلیٰ اس بارے میں سنجیدگی سے غور کریں اور معافی مانگیں۔‘‘

ابھشیک منو سنگھوی نے میڈیا اہلکاروں کے سامنے گزشتہ ماہ پون کھیڑا کے ذریعہ کی گئی پریس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ’’5 اپریل کی پریس کانفرنس کے 2 دن بعد آسام حکومت کی مشینری نے پوری طاقت کے ساتھ ایک این بی ڈبلیو عرضی ڈالی، جسے خارج کر دیا گیا تھا۔ جس فیصلہ کے خلاف ہم سپریم کورٹ گئے تھے، اس پر سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے، اس میں ایسے التزامات کا ذکر ہے جو شکایت دہندہ، عرضی دہندہ اور جانچ ایجنسی نے نہیں کہی ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں عبوری ضمانت کے معاملے میں جب تک قصور ثابت نہ ہو جائے، تب تک کسی کو قصوروار نہیں مانا جا سکتا ہے۔‘‘ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’اس معاملہ میں کئی طرح کے پہلوؤں کو ڈال دیا گیا تا کہ یہ ہتک عزتی سے ایک الگ کیس بن جائے۔ اس میں 9 التزامات کا استعمال کیا گیا تھا، جسے ہم نے ثابت کیا ہے کہ یہ سبھی التزامات ضمانتی ہیں۔

ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافہ، منظم لوٹ: سدارمیا

بنگلورو، (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا اور نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے پر مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اسے منظم لوٹ قرار دیتے ہوئے بڑھی ہوئی قیمتوں کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر سدارمیا نے جمعہ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر عوام کو لوٹنے کا الزام لگایا، جبکہ مسٹر شیوکمار نے انتخابات کے فوراً بعد قیمتوں میں اضافے کو ووٹروں کے ساتھ دھوکہ دہی قرار دیا۔ قابل ذکر ہے کہ سرکاری تیل کمپنیوں نے جمعہ کو کمرشل گیس سلنڈر کی قیمت میں 993 روپے کا بڑا اضافہ کیا ہے۔ کانگریس رہنماؤں کا دعویٰ ہے کہ اس اقدام کو جان بوجھ کر اسمبلی انتخابات کے ختم ہونے تک روکا گیا تھا۔ مسٹر سدارمیا نے سوشل میڈیا ایکس پر لکھا جیسا کہ ہم نے شروع سے ہی خبردار کیا تھا، جیسے ہی اسمبلی انتخابات ختم ہوئے، نریندر مودی حکومت نے قیمتیں پھر بڑھا دیں۔

کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 993 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے، جس سے اب اس کی قیمت بڑھ کر 3,071.50 روپے ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ گزشتہ چار ماہ میں قیمتیں چھ بار بڑھائی گئی ہیں، جس سے صارفین پر 1,518 روپے کا اضافی بوجھ پڑا ہے۔

جبل پور کشتی حادثہ میں 9 ہلاکتوں کی تصدیق

ماں کے سینے سے لپٹے 4 سال کے معصوم کو دیکھ آنکھیں بھر آئیں

جبل پور (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے جبل پور واقع برگی ڈیم میں پیش آیا کشتی حادثہ انتہائی دل دہلا دینے والا ثابت ہوا ہے۔ نرمدا ندی کے بیک واٹر میں تیز ہواؤں اور اونچی لہروں کے درمیان سیاحوں سے بھرا کروز اچانک ڈوب گیا۔ اس حادثہ میں اب تک 9 افراد کی لاشیں مل چکی ہیں، جبکہ 23 لوگوں کو بحفاظت بچا لیا گیا ہے۔ کچھ لوگ اب بھی لاپتہ ہیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ حالانکہ ان کے بچنے کی امید اب نہ کے برابر بتائی جا رہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع رپورٹ کے مطابق دہلی کے رہنے والے پردیپ کمار اس حادثے میں کسی طرح بچ گئے، لیکن ان کی بیوی اور 4 سالہ بیٹا اب بھی لاپتہ ہیں۔ پردیپ نے حادثے کی ہولناک داستان سناتے ہوئے کروز انتظامیہ پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کروز پر سیکورٹی انتظامات نہ کے برابر تھے۔ عملہ کے صرف 2 افراد موجود تھے، لیکن جب حالات بگڑے تو انہوں نے مسافروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ پردیپ کے مطابق کسی کو وقت پر لائف جیکٹ تک نہیں دی گئی۔ سیاحوں نے خود ہی ایک دوسرے کو لائف جیکٹ پہنائی۔ انہوں نے بتایا کہ جب تیز لہریں اٹھنے لگیں تو کنارے پر موجود لوگوں نے بھی ڈرائیور سے کہا تھا کہ کروز کو کنارے لگا دے، لیکن ڈرائیور ابتدائی پوائنٹ پر واپس جانے پر اڑا رہا اور کچھ ہی دیر میں کروز پانی میں ڈوب گیا۔ حادثے کے بعد برگی ڈیم کے اطراف چیخ و پکار مچ گئی۔ موقع پر موجود مقامی لوگوں اور بچاؤ ٹیم نے فوراً راحت و بچاؤ کا کام شروع کیا۔ اب تک 9 لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ تازہ معلومات کے مطابق غوطہ خوروں نے حادثہ کے تقریباً 12 گھنٹے بعد ایک خاتون کی لاش برآمد کی ہے۔ لاشوں کے ملنے کے ساتھ ہی اہل خانہ کی امیدیں ٹوٹتی جا رہی ہیں، جبکہ کئی خاندان اب بھی اپنے پیاروں کی واپسی کے منتظر ہیں۔ حادثہ کے بعد مدھیہ پردیش حکومت نے فوری طور پر راحت اور بچاؤ کا کام شروع کرایا۔ کابینہ وزیر راکیش سنگھ اور وزیر دھرمیندر لودھی پوری رات جائے حادثہ پر موجود رہے اور ریسکیو آپریشن کی مسلسل نگرانی کرتے رہے۔ ماحول اس وقت جذباتی ہو گیا جب ایک ماں کی لاش نکالی گئی جس کے سینے سے 4 سال کا معصوم لپٹا ہوا تھا۔

اتر پردیش میں ٹرین سے باہر پھینکے جانے سے بہار کے عالم دین کی موت پر کارروائی کا کیا مطالبہ

توصیف رضا، محمد اختر رضا خان ازہری کے عرس میں شرکت کے لیے بریلی گئے، جہاں پہلے انھوں نے تعلیم حاصل کی تھی

پٹنہ: بہار کے کشن گنج سے تعلق رکھنے والے 30 سالہ امام (مولوی) کو، جو اپنی آبائی ریاست واپس جا رہے تھے، مبینہ طور پر اتر پردیش کے بریلی ریلوے اسٹیشن کے قریب چلتی ٹرین میں مارا پیٹا گیا اور انہیں ٹرین سے باہر پھینک دیا گیا۔ ان کی لاش اتوار کی رات (26 اپریل) کو ریلوے پٹریوں کے قریب سے ملی تھی۔ اگرچہ ریلوے حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ 30 سالہ مولانا توصیف رضا کی موت ایک حادثہ ہے، تاہم ان کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان پر ٹرین میں حملہ کیا گیا جو اقلیتی برادری کو نشانہ بنانا نفرت انگیز جرم لگتا ہے۔

توصیف ایک سورجاپوری مسلمان تھے، جو بہار کے سیمانچل (شمال مشرقی) علاقے میں رہنے والی ایک کمیونٹی برادری سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے نرم مزاج اور اچھے برتاؤ کے لیے مشہور تھے۔ ان کا تعلق کشن گنج کے ٹھاکر گنج بلاک میں بھوگداور پنچایت کے تحت باکھوتولی گاؤں سے تھا۔ مرحوم نے حال ہی میں ضلع سیوان کے ایک مدرسے میں پڑھانا شروع کیا تھا، لیکن 24 اور 25 اپریل کو محمد اختر رضا خاں ازہری المعروف تاج الشریعت کے عرس (سالانہ یوم وفات) میں شرکت کے لیے بریلی گیا تھے، جہاں پہلے انہوں نے تعلیم حاصل کی تھی۔

توصیف کی غمزدہ بیوی کا رو رو کر برا حال

توصیف کی غمزدہ بیوی تبسم نے ای ٹی وی بھارت کو بتایا ”میں ان کی کال کا انتظار کر رہی تھی جب وہ اتوار کی رات سیوان کے لیے ٹرین میں سوار ہونے والے تھے۔ رات 9 بجے کے تھوڑی دیر بعد کال آئی لیکن وہ گھبراہٹ کی حالت میں تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کچھ لوگوں نے ان سے بیہودہ باتیں کی ہیں اور انہیں مار رہے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے مدد کے لیے شاہجہان پور (اتر پردیش میں) میں پولیس کو فون کرنے کو کہا، توصیف کی غمزدہ بیوی تبسم خاتون نے ای ٹی وی بھارت کو غمزدہ لہجے میں بتایا۔

تبسم، جس کی توصیف سے 2024 میں شادی ہوئی تھی اور وہ سرکاری اسکول ٹیچر بننے کی تیاری کر رہی تھی، وہ گھبرا کر اپنے شوہر کو ویڈیو کال کرنے لگی۔ اس نے دیکھا کہ کوئی شوہر کو گریبان سے پکڑ رہا ہے۔ یہ آخری بار تھا جب اس نے اپنے شوہر کو زندہ دیکھا۔ وہ رات بھر اور اگلی صبح توصیف کے موبائل فون پر کال کرتی رہی لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ پیر کی صبح تقریباً 9 بجے بریلی کینٹ تھانے کے ایک پولیس اہلکار کو کال موصول ہوئی۔ اس نے اسے بتایا کہ توصیف ٹرین سے گر کر زخمی ہوا ہے۔ جب اس نے اپنے شوہر سے بات کرنے پر اصرار کیا تو اس نے اسے ان کی موت کی اطلاع دی۔ ریکارڈ شدہ کال کا ایک مختصر کلپ جو ای ٹی وی بھارت کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے جو تبسم نے شیئر کیا ہے۔ توصیف نے اسے بچانے کے لیے شاہجہاں پور پولیس سے مدد مانگتے ہوئے سنا۔

خاندان پر آسمان ٹوٹ پڑا

مولانا توصیف کی موت سے خاندان پر اس وقت آسمان ٹوٹ پڑا جب تبسم نے توصیف کے والد محمد ابوالحسین، جو کہ ایک کسان ہیں اور دہلی اور پنجاب میں کام کرنے والے چار بھائیوں کو خبر دی۔ ان میں سے دو، جن میں سب سے چھوٹا، توحید عالم، جو دہلی کے پہاڑ گنج کے ایک گیسٹ ہاؤس میں کام کرتا ہے، بریلی پہنچ گئے۔

پولیس جھوٹ بول رہی ہے

ذرائع کے مطابق ”ہم پیر کی شام بریلی پہنچے، چاروں طرف سے پوچھ گچھ کی اور پھر بریلی کے سول لائنز کے سرکاری اسپتال سے توصیف کی لاش لانے میں کامیاب ہوئے، تب تک پوسٹ مارٹم ہو چکا تھا، ایسا لگتا تھا کہ اسے بری طرح سے مارا پیٹا گیا ہے۔ لاش کے ساتھ اس کا ذاتی سامان اور موبائل فون برآمد ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرم کا تعلق چھیننے سے نہیں تھا اور نہ ہی وہ ٹرین سے گرا تھا۔ ہم پولیس کے اس بیان کو قبول نہیں کرتے کہ وہ ٹرین سے گر کر مر گیا۔“

اتر پردیش میں خوف اور نفرت کا ماحول

توحید نے مزید کہا، ”میرا بھائی ایک شریف اور معصوم آدمی تھا جو تدریس کے لیے وقف تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس پر اس کی شکل، اس کی داڑھی، لباس اور ٹوپی کی وجہ سے حملہ کیا گیا ہے، کیوں کہ وہ مسلمان تھا۔ اتر پردیش میں خوف اور نفرت کا ماحول ہے اور قتل اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ توحید نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ ٹرین میں کوئی بھی اسے بچانے کے لیے نہیں آیا، توحید نے مزید کہا۔

مسلمانوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے

توصیف کے بھائی ایک ایمبولینس کرائے پر لے کر اس کی لاش کو واپس بکتولی لے آئے جہاں انہیں خاندانی روایت کے مطابق منگل (28 اپریل) کی سہ پہر سپرد خاک کر دیا گیا۔ توصیف کے بچپن کے دوست اور جنتا دل (یونائیٹڈ) یا جے ڈی یو کے یوتھ ونگ کے ریاستی نائب صدر تحسین رضا نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ایک قانون لایا جائے خاص طور پر جو مسلمان کرتہ پاجامہ ٹوپی کا روایتی لباس پہنتے ہیں اور داڑھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے ریلوے سے اس واقعہ کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا اور مزید کہا کہ اسے تمام مسافروں کی حفاظت کے انتظامات کرنے چاہئیں، خواہ ان کی ذات، نسل یا جنس سے کچھ بھی ہو۔

ٹرین سے پھینک کر قتل، ملک میں بڑھتی بے چینی

سہارنپور (احمد رضا) لگاتار مسلم افراد کو ہجوم کے ہاتھوں تشدد کا شکار بنایا جا رہا ہے اخلاق کے قتل کے بعد سے مسلم افراد پر قاتلانہ حملوں کی باڑھ سی آگئی ہے سیکڑوں افراد ہلاک کر دیئے گئے ہزاروں بری طرح سے مجروح کر دئے گئے مگر کسی گنہگار کو سزا نہی دی گئی ٹرین میں مسلم مسافروں پر حملے مسلسل جاری ہیں لاکھ احتجاج اور شکایتوں کے باوجود قاتل اور گنہگار آزاد گھوم رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ سامنے آرہا کہ کل پھر بریلی کے قریب ٹرین میں سوار بہار کے کشن گنج کے ساکن عالم دین تیس سالہ توصیف رضا کو پہلے بری طرح سے پیٹا گیا پھر انکو ٹرین سے نیچے پھینک دیا گیا ریل کی پٹری پر انکی لاش برآمد ہوئی ہے، 12 سال قبل ماہ جون سے ہی ملک میں مسلم آبادی پر اسی طرح سے جان لیوا حملے، گائے، رام مندر، مدارس اسلامیہ، مساجد، نماز، آزان اور مسلم خواتین کے پردہ کو لیکر آفتیں ٹوٹ رہی ہیں جگہ جگہ مسلم افراد کو ظلم و ناانصافی کا شکار ہونا پڑ رہا ہے سرکاری مشینری گنہگاروں کے سامنے تماشائی بنی ہوئی ہے عدالتیں بھی شدت پسند گروپ کے افراد کو سزا دینے میں شاید خد کو کمزور محسوس کر رہی ہیں نتیجہ کے طور سے لگاتار ہندو شدت پسند افراد نے مسلم آبادی کے خلاف ایک جنگ چھیڑ رکھی ہے مگر پہلے پولیس اور عدلیہ کی سختی کے سبب ہندو شدت پسند ایک دائرے میں رہتے ہوئے حملہ انجام دے رہے تھے مگر 2024 کے بعد پولیس ہندو شدت پسند تنظیموں کی حمایت میں کھڑی ہوگئی عدالتیں خاموش رہنے پر مجبور ہیں حزب مخالف سیاسی جماعتیں منھ میں دہی جمائے بیٹھی ہیں نتیجہ کے طور پر مسلم آبادی کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے دس مسلم افراد قتل ہو جائیں اور مسلم طبقہ کی درجن بھر بیٹیاں جبری طور سے اغوا کر لی جائیں کوئی ایف آئی آر درج نہں ہوگی لیکن اگر کوئی ہندو حملہ آور، زانی اور لٹیرا مسلم افراد کے ہاتھ سے مجروح ہو جائے یا مارا جائے تو مسلم گھروں میں پولیس کی موجودگی میں لوٹ پاٹ شروع ہو جاتی ہے گھر میں آگ لگا کر جے شری رام کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں کچھ گھنٹہ بعد بلڈوزر چلا کر مسلمان کے مکان کو غیر قانونی قرار دے کر خاک میں ملا دیا جاتا ہے دو روز قبل دہلی کے اتم نگر علاقہ میں شدت پسند ہندو گروہ کے افراد نے مسلم افراد پر رنگ ڈالا انکی بیٹیوں کو گندی نظر سے چھوا اگر مسلم افراد نے روک ٹوک کی تو مار پیٹ ہوئی 6 مسلم مرد اور خواتین بری طرح سے مجروح ہوئے وہیں ایک حملہ اور چوٹ لگنے سے ہلاک ہو گیا پھر کیا تھا اس علاقہ کے مسلم افراد پر پتھراؤ کیا گیا گھروں میں لوٹ پاٹ شروع ہو گئی گھروں کو مسمار کر دیا گیا اب مسلم افراد کو زخمی حالت میں جیلوں میں قیدیوں کی طرح ٹھونس دیا گیا انکا علاج نہی کیا گیا مسلم خواتین کو بھی مارا گیا اور ان کو جیل بھیج دیا گیا ہندو شدت پسند حملہ آور آزاد گھوم رہے ہیں مسلم افراد کی حق بات سننے کے لئے کوئی سیاست دان، افسر یا عدالت تیار نہی ہے سب کچھ مسلم طبقہ کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے ایک سازش کے تحت من مانے طور سے ایکشن لیا جا رہا ہے اگر ایک روز تیس کروڑ مسلم آبادی کے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا تو پھر نتائج کا زمہ دار کون ہوگا! مسلم آبادی کے خلاف یوں تو سر پھرے بداخلاق بدکردار شر پسند عناصر لگاتار 12 سالوں سے موقع در موقع کبھی نماز کبھی آزان تو کبھی ڈاڑھی ٹوپی کو لیکر ہنگامہ برپا کرنے پر آمادہ رہتے ہیں تو کبھی گائے کے گوشت کو لیکر مسلم افراد کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں یاترا کے دوران اور ہولی کے موقعے پر خاص طور سے نمازیوں، مسلم طبقہ کے مرد و خواتین کے ساتھ مسلسل چھیڑ چھاڑ اور بیہودہ حرکات انجام دیتے ہیں تا کہ مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کا موقع مل جائے مجبور اور مضلوم مسلم طبقہ خون کے گھونٹ پی کر زندگی گزارنے کو مجبور ہو گیا ہے امسال سیاسی اور سرکاری مشینری کی شہ پر جس قدر پرشدد مسلم مخالف حرکات انجام دی گئی ہیں وہ مہذب سماج کے لئے بہت دردناک کہانی ہے اس طرح کی حرکات کی جس قدر مزمت کی جائے وہ کم ہے ایک تیوہار کے موقع پر دہلی میں سات موتیں ریکارڈ کی گئی ہیں جن میں قتل ہونے والے تین مسلم ہیں اور دیگر ہندو ہیں مگر پری پلاننگ کے تحت صرف اتم نگر کی واردات کو نفرت کا رنگ دیکر مسلم طبقہ کے خلاف ماحول تیار کیا گیا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اتم نگر کے مقتول کے عزیز و اقارب کی جانب سے پڑوسی مسلم طبقہ کے لوگوں پر گندی نیت سے رنگ ڈالا گیا اور خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی لیکن پولیس نے مسلم طبقہ کی شکایت پر کاروائی کرنے کی بجائے ہندو شدت پسند گروپ کے ساتھ کھڑی دکھائی دی جس کے نتیجے میں مسلم آبادی کے خلاف تشدد بھڑک اٹھا مسلم آبادی کے گھروں کو آگ لگا دی گئی اور زبردست توڑ پھوڑ کی گئی پولیس، ہندو رکشا دل اور بجرنگ دل کے اہلکاروں نے کاندھے سے کاندھا ملا کر درجنوں افراد کو بری طرح سے مجروح کیا نیز راہ گیر مسلم افراد کو نام پتہ پوچھ کر زرد کوب کیا گیا مسلم خواتین اور راہگیروں کو چوٹ کے علاج کے لئے اسپتال نہی بھیجا گیا بلکہ قتل کا ملزم بنا کر جیل بھیج دیا گیا یہ پورا واقعہ سرکار اور پولیس کی متعصب سوچ اور عمل کا شرمناک پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے؟ بارہ روز قبل سے منائی جانے والی اس بار ہولی کے موقعے پر جس طرح سے مسلم آبادی کے خلاف نفرت انگیز بیانات اور حرکات سامنے آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک میں یہ سب کچھ سیاسی فائدہ اٹھانے کی غرض سے ہو رہا جان بوجھ کر مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کبھی نماز کبھی آزان کبھی، حجاب، کبھی ٹوپی اور داڑھی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے پولیس ہندو دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ کھڑی دکھائی دے رہی ہے یعنی کہ بقول آسام چیف منسٹر ہیمنت بسوا سرما کہ "مسلم آبادی کو اس قدر مارو پیٹو، تنگ اور پریشان کرو کہ وہ یہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو جائیں" یہ سچ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں چند مفاد پرست ہندو شدت پسند افراد ہندو بھیڑ کو اکٹھا کر کے مسلم طبقہ پر حملے انجام دے کر لگاتار ماحول کو بگاڑنے میں سرگرم ہیں تا کہ سیاسی فائدہ اٹھایا جا سکے کل شاملی طالب علم ارشد کو ہندو شدت پسند افراد نے چاقو سے حملہ کر کے قتل کر دیا لکھنؤ میں ایک سیاسی گھرانہ کے لڑکے نے 12 سالہ انیز کو ماتھے پر گولی داغ کر ہلاک کر دیا اسی طرح میرٹھ، غازی آباد، مراد آباد، لکھنؤ اور ہریانہ کے تین علاقوں میں مسلم آبادی پر شدت پسند افراد نے حملے ئے ایک کا قتل ہوا باقی مجروح ہو گئے۔

نوئیڈا میں ہائی الرٹ، پورا شہر 11 زون میں تقسیم، 8 مئی تک دفعہ 163 نافذ

گوتم بدھ نگر: یکم مئی (پی این ایس) نوئیڈا میں حالیہ دنوں ہونے والے مزدور کے احتجاجی مظاہروں اور اج یوم مزدور کے پیش نظر پولیس انتظامیہ مکمل طور پر الرٹ دکھائی دے رہی ہے۔ ممکنہ احتجاج اور بھیڑ کو قابو میں رکھنے کے لیے کمشنریٹ نے حساس علاقوں میں وسیع سیکورٹی انتظامات کیے ہیں۔ پولیس کمشنر لکشمی سنگھ کی ہدایت پر پورے ضلع کو زون اور سیکٹرس میں تقسیم کر کے نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ انتظامیہ کی بنیادی توجہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کسی بھی قسم کی بدنظمی نہ ہو اور یوم مزدور پرامن طریقے سے گزر جائے۔ اس کے لیے پولیس نے پہلے ہی حساس علاقوں کی نشاندہی کر کے وہاں اضافی پولیس فورس تعینات کر دی ہے۔ ضلع گوتم بدھ نگر میں سیکورٹی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ضلع کو 11 زون اور تقریباً 49 سیکٹرس میں بانٹا گیا ہے۔ نوئیڈا، سینٹرل نوئیڈا اور گریٹر نوئیڈا کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کر پولیس افسران کی ذمہ داریاں طے کر دی گئی ہیں۔ ہر زون میں سینئر افسران تعینات کیے گئے ہیں تا کہ کسی بھی صورتحال میں فوری فیصلہ لیا جا سکے۔ یہ حکمت عملی بھیڑ پر قابو پانے اور نظم و قانون برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ نوئیڈا میں ممکنہ احتجاج کے پیش نظر 30 اپریل سے 8 مئی تک دفعہ 163 نافذ کر دی گئی ہے۔ اس کے تحت بغیر اجازت کسی بھی قسم کے اجتماع یا مظاہرے پر پابندی رہے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ قدم احتیاطی طور پر اٹھایا گیا ہے تا کہ امن و امان متاثر نہ ہو اور عام لوگوں کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سیکورٹی کے پیش نظر ضلع میں کثیر پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، جس میں 1000 سے زائد پولیس اہلکار، کئی سینئر افسران اور پی اے سی کی 10 کمپنیاں شامل ہیں۔ صنعتی علاقوں، اہم چوراہوں، بازاروں اور حساس مقامات پر پولیس کی خصوصی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ خواتین پولیس اہلکار بھی بڑی تعداد تعینات کی گئی ہیں تا کہ ہر صورتحال سے مؤثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس بار سیکورٹی نظام کو ہائی ٹیک بنایا گیا ہے۔ 50 سے زیادہ اہم مقامات پر ڈرون اور سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ ڈرون کے ذریعے بھیڑ پر نظر رکھی جا رہی ہے، جبکہ کنٹرول روم سے سی سی ٹی وی فوٹیج پر نظر رکھ کر کسی بھی مشتبہ سرگرمی پر فوری کارروائی ممکن ہے۔ یکم مئی کو پولیس کمشنر لکشمی سنگھ نے خود کئی علاقوں کا دورہ کر کے سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو واضح ہدایات دی ہیں کہ کسی بھی قسم کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے تمام مزدور تنظیموں اور عام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون کی پابندی کریں اور کسی بھی افواہ یا اشتعال میں نہ آئیں۔ پولیس انتظامیہ نے تمام مزدوروں اور تنظیموں سے امن اور تعاون برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔

زخمی طالب علم اور اس کے دوستوں کے خلاف بھی مقدمہ درج

دیوبند، یکم/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) سات روز قبل کھیڑا مغل علاقے کے گاؤں پاہو پور میں طلبہ گروپوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے کے معاملہ میں پولیس نے گولی کے چھرے لگنے سے زخمی ہونے والے دو طلبہ سمیت چار نامزد اور 15 نامعلوم نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ اس معاملے میں پولیس نے پہلے ہی دوسرے طلبہ گروپس سے چار نابالغ طلبہ کو حراست میں لے کر بال سدھار گھر بھیج دیا ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ 25 اپریل کو پاہو پور گاؤں میں دو طلبہ گروپوں کے درمیان مار پیٹ کے بعد فائرنگ ہو گئی تھی جس میں چھرے لگنے کے بعد بچیٹی گاؤں کے رہنے والے ودھان اور انکور زخمی ہو گئے تھے جو ضلع اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو روز قبل انکور کی حالت بگڑ گئی تھی جس کے سبب اسے پلکھنی میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا ہے، واضح رہے کہ اس معاملے میں گولی کے چھرے لگنے سے زخمی ہونے والے طالب علم کی ماں رانی کی تحریر پر ایف آئی آر درج کر چکی ہے اور چار طلبہ کو حراست میں لے کر جوینائل ہوم بھیج چکی ہے۔

پیروں کی انگلیوں سے کاپیاں لکھ شوانی انٹرمیڈیٹ امتحان اول درجے میں کامیاب

رودولی، ایودھیا (شاہد صدیقی): قدرت جب کسی انسان کو جسمانی طور پر کسی کمی سے دوچار کرتی ہے تو اکثر اس کے بدلے میں اسے ایسی غیر معمولی صلاحیتیں عطا کر دیتی ہے جو اس کی شخصیت کو مزید نکھار دیتی ہیں۔ رودولی کے نیاگنج علاقے کی رہنے والی دھرمراج کی بیٹی شوانی اس کی ایک روشن مثال ہے۔ شوانی کے دونوں ہاتھ نہیں ہیں، مگر اس نے اپنی محنت، حوصلے اور عزم کے بل پر پیروں کی انگلیوں سے لکھ کر راجکیہ بالیکا انٹر کالج رودولی سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان ۶۰ فیصد نمبرات کے ساتھ اول درجے میں کامیابی سے پاس کیا۔ اس غیر معمولی کامیابی پر سماجی کارکن ڈاکٹر نہال رضا نے اسے مبارکباد پیش کی اور اپنے ہاتھوں سے مٹھائی کھلا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ شوانی اپنی اس کامیابی کا سہرا اپنی پرنسپل آفرین فاطمہ، اسکول کی معلمات اور اپنے والدین کے سر باندھتی ہے۔ اس سے قبل وہ سال ۲۰۲۴ میں ہائی اسکول کا امتحان بھی اچھے نمبروں سے کامیاب کر چکی ہے۔ شوانی کا کہنا ہے کہ وہ آگے بی اے کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے۔ شوانی کے والد دھرمراج پیشے سے ٹریکٹر ڈرائیور ہیں اور محنت مزدوری کر کے گھر کا خرچ چلاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بچپن میں ٹیوب ویل حادثے کے باعث شوانی کے دونوں ہاتھ ضائع ہو گئے تھے، لیکن اس نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ تعلیم کے شوق میں اس نے پیروں سے لکھنے کی مسلسل مشق کی اور اپنی کمی کو کبھی رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ شوانی کی لگن اور حوصلے کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نہال رضا نے اس کی سرپرستی بھی قبول کی۔ انہوں نے مصنوعی ہاتھ لگوانے کی کوشش کی، مگر اعصاب کے شدید متاثر ہونے کی وجہ سے مکمل فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ شوانی نہ صرف تعلیم میں بلکہ سماجی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہی ہے۔ اس نے انتخابی بیداری مہم (سویپ پروگرام) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لوگوں کو ووٹنگ کے لیے ترغیب دی۔ اس دوران اس وقت کی ایس ڈی ایم انشیکا دکشت نے اس کی خوبصورت پینٹنگ پر اسے اعزاز سے بھی نوازا تھا۔ ڈاکٹر نہال رضا نے کہا کہ شوانی جہاں تک تعلیم حاصل کرنا چاہے گی، وہ اس کا مکمل ساتھ دیں گے۔ انہوں نے اس کے روشن مستقبل کے لیے دعا کرتے ہوئے اس کے حوصلے اور عزم کو قابل تقلید قرار دیا۔

آل انڈیا مومن انصار سبھا کے ریاستی صدر منتخب ہونے پر یاسر انصاری کا خیر مقدم

امروہہ: پیغام امن کمیٹی کے زیر اہتمام، کونسلر یاسر انصاری ایڈوکیٹ کا آل انڈیا مومن انصار سبھا کا ریاستی صدر منتخب ہونے پر ایک پروقار استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ تقریب کا انعقاد کمیٹی کے سیکریٹری سید اکرام حسین زیدی کی رہائش گاہ پر ہوا، جس کی صدارت کاروانِ خلوص کے صدر حاجی سید محبوب حسین زیدی نے کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پیغامِ امن کمیٹی کے صدر حاجی خورشید انور نے یاسر انصاری کو ایک باصلاحیت اور توانا نوجوان قرار دیا اور پسماندہ طبقات کی تعلیم و ترقی کے لیے ان کی خدمات کی امید ظاہر کی۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے کاروانِ خلوص کے صدر حاجی سید محبوب حسین زیدی نے کہا کہ آل انڈیا مومن انصار سبھا ایک غیر سیاسی تنظیم ہے جو سماج کے محروم طبقات کی خدمت کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یاسر انصاری اتر پردیش میں تنظیم کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ آپسی بھائی چارے اور امن و خیر سگالی کے پیغام کو مزید فروغ دیں گے۔

جس کا ضمیر زندہ وہ آدمی ہے زندہ۔ ورنہ تو اس جہاں میں جیتے ہیں جانور بھی

ہم خیال فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام استاد شاعر تسکین قریشی میرٹھی کی یاد میں مشاعرہ کا انعقاد

بلند شہر یکم مئی (پریس ریلیز) اردو ادب کی ترویج اور نامور شعراء کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے 'ہم خیال فاؤنڈیشن' کے بینر تلے ایک باوقار مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ یہ محفل نامور استاد شاعر تسکین قریشی میرٹھی کی یاد میں حاجی عادل چودھری مارکیٹ لساڑی گیٹ میرٹھ میں سجائی گئی۔ جس کی سرپرستی حاجی عادل چودھری نے کی جبکہ نظامت کے فرائض بزرگ شاعر پروانہ میرٹھی نے اپنے مخصوص انداز میں انجام دیے۔ مشاعرے کا باقاعدہ آغاز مفتی اشرف نے شمع روشن کر کے کیا۔

پروگرام کے مہمانِ خصوصی نگینہ سے تشریف لائے معروف سماجی کارکن رئیس احمد قریشی نے اپنے خطاب میں معاشرے میں بھائی چارہ، باہمی محبت اور انسانی اقدار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ادبی محفلوں کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ معروف ادیب اور دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف شاہد چودھری نے مرحوم تسکین قریشی میرٹھی کے فن اور شخصیت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے تسکین قریشی کی اردو ادب کے لیے خدمات کو یاد کیا۔ تقریب کا روحانی آغاز پروفیسر یونس غازی نے ہدیہ حمد و نعت پیش کر کے کیا۔ شعراء کا منتخب کلام قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

جس کا ضمیر زندہ وہ آدمی ہے زندہ
ورنہ تو اس جہاں میں جیتے ہیں جانور بھی
مقصود جالب سکندر آبادی

وقت مشکل صبر سے ہی کام لینا چاہیے
وقت سے پہلے شجر پر بھی ثمر آتا نہیں
ڈاکٹر یاسمین مول

تمہاری جان کا خطرہ بڑھا بھی سکتی ہے
تمہارے یار کی یاری تمہارے دشمن سے
ڈاکٹر شمیم رانا

جس کا گھر بھی ہے در و دیوار و چھت سے منسلک
لاکھ مستحکم سہی لیکن وہ گھر گر جائے گا
انور غازی آبادی

وقت کے ساتھ چلو گے تو ڈگر پاؤ گے
ورنہ منزل کا تصور بھی نہ کر پاؤ گے
ضیاء باغپتی

خوشبوئے گل یا رنگِ حنا سب بیکار ہیں تیرے بنا
خوش رہنے کی بات تو چھوڑ، جینا نہیں ہے تیرے بنا
ارشاد بیتاب

مشاعرے کی صدارت معروف شاعر انوار الحق شاداں نے کی۔ جنھوں نے اپنے صدارتی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ علاوہ ازیں پروفیسر یونس غازی، پروانہ میرٹھی، مرسلین ماہر اور آصف غازی آبادی، علاؤالدین عامر نے بھی اپنے کلام کے جوہر دکھائے۔ ادبی و سماجی خدمات کے اعتراف میں سینئر ایڈووکیٹ ایاز احمد صاحب کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر حاجی عادل چودہری نے تمام مہمان شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر حاجی اختر عالم، مہتاب رانا ایڈووکیٹ، آفتاب عالم اور شہر کی معزز ادبی شخصیات بڑی تعداد میں موجود تھیں۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں یومِ مزدور تقریب کا انعقاد

ڈی ایم ایشا پریا نے مزدوروں کے حقوق و فلاح پر زور دیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) عالمی یومِ مزدور کے موقع پر این ٹی پی سی ٹانڈہ احاطہ میں بڑے جوش و خروش اور شان و شوکت کے ساتھ ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کی ترقی کے اہم ستون کہے جانے والے محنت کشوں کو خصوصی طور پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ تقریب کا آغاز ضلع مجسٹریٹ محترمہ ایشا پریا نے شمع روشن کر کے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مزدوروں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی کی بنیاد مزدوروں کی محنت اور پسینے پر قائم ہے۔ انہوں نے مزدوروں کے حقوق، تحفظ اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے سبھی طبقات کی مشترکہ ذمہ داری پر بھی زور دیا۔ تقریب میں متعدد معزز شخصیات نے شرکت کی۔ جن میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر آنند کمار شکلا، اسسٹنٹ لیبر کمشنر راج بہادر یادو، ڈپٹی کمشنر انڈسٹری ہری پرتاپ موریہ، اسسٹنٹ کمشنر انڈسٹری اجے کمار شرما، الٹراٹیک کے ہیومن ریسورس چیف کرُنا کرن تیواری، این ٹی پی سی ٹانڈہ کے پروجیکٹ چیف جے دیو پریدہ، جنرل منیجر (ویجیلنس) سبھاش چندر سنگھ، ایڈیشنل جنرل منیجر (ہیومن ریسورس) رجنیش کھیتان اور ڈپٹی جنرل منیجر (ہیومن ریسورس) انوراگ سنہا شامل تھے۔ تمام مہمانوں نے مزدوروں کو یومِ مزدور کی مبارکباد پیش کی اور ان کے حقوق، تحفظ اور باعزت کام کے ماحول کے تئیں اپنی مضبوط وابستگی کا اظہار کیا۔ محنت کشوں نے بھی اس پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے تجربات کا اظہار کیا۔

لنک ایکسپریس وے پروجیکٹ کے تحت کسانوں کو معاوضے کی ادائیگی جاری

بلند شہر یکم مئی (پریس ریلیز) بلند شہر ضلع میں لنک ایکسپریس وے پروجیکٹ کے تحت متاثرہ کسانوں کے کھاتوں میں معاوضے کی رقم کی ادائیگی مسلسل جاری ہے۔ اب تک کی تازہ ترین صورتحال کے مطابق کل 122 کسانوں کے کھاتوں میں 32,92,87,327 (بتیس کروڑ بانوے لاکھ ستاسی ہزار تین سو ستائیس روپے) کی رقم کامیابی کے ساتھ منتقل کر دی گئی ہے۔ اس عرصے کے دوران ضلع کی مختلف تحصیلوں کے گاؤں چرچٹا، محمد پہاسو سیکلی، ایمن پور، گھگروالی بنواری پور، دھتوری، بیلوٹ، مڈھونا جعفرآباد، بی بی نگر، بینی پور، کھبرا، دینول، برتولی، خلصیا چوہڑ پور، روپواس پنچگئی، مان کوڑی، ماوئی خورد، ماچھرا، رامپور، سیانہ علاقہ کے دیگر گاؤں کے کسانوں کو بھی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ تحصیل وار ادائیگی کا عمل ترجیحی بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے اور باقی ماندہ معاملات میں ضروری رسمی کارروائیوں کو جلد مکمل کر کے ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے تحصیل انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ وہ پورے عمل کو تیز کرے تا کہ کسانوں کو شفاف اور بروقت ادائیگیاں مل سکیں۔

جہیز کا خاتمہ معاشرے میں سب سے بڑا اصلاحی قدم ہوگا: مفتی حمزہ

امروہہ، یکم مئی (پریس ریلیز): جمعیت علماء ہند (امروہہ یونٹ-2) کی جانب سے دربار کلاں واقع مسجد بصری بیگم میں 30 اپریل، بروز جمعرات کی شب ایک اہم اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مفتی محمد سلمان نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض قاری حنیف صدیقی نے انجام دیے۔ اجلاس میں جمعیت علماء کے قائم مقام صدر اور جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ کے مہتمم مفتی محمد حمزہ بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ پروگرام کا آغاز مفتی محمد سلمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد نورِ عمر نے بارگاہِ رسالت میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کر کے ماحول کو نورانی بنا دیا۔ اجلاس کے دوران یونٹ-2 کے جنرل سکریٹری فہیم نبی صدیقی نے سابقہ کارروائی کی رپورٹ پیش کی، جس کے بعد مردم شماری میں کارکنان کے تعاون اور اصلاحِ معاشرہ کے ایجنڈے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، جس کی اجلاس میں موجود تمام اراکین نے متفقہ طور پر تائید کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی حمزہ نے کہا کہ معاشرے میں پھیلی برائیوں کو ختم کرنے کے لیے محض تقاریر کافی نہیں ہیں، بلکہ ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عملی میدان میں اترنا ہوگا۔ انہوں نے جہیز کی لعنت اور شادی بیاہ کی تقریبات میں ضرورت سے زیادہ نمائش و فضول خرچی کو معاشرے کے لیے ایک مہلک بیماری قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان برائیوں کو روکنا اب وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس سلسلے میں سماج سدھار کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھانے ہوں گے۔ اجلاس میں قاری ارشاد، فہیم نبی، انور فریدی، محمد آصف اور قمر نقوی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں اجلاس کے کنوینر اور سہاسد شمیں الدین نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر نورِ عمر، مولانا غفران، نواب خان، عادل نبی، عظیم خان، محسن خان، عالم منصوری، شعیب خان، ذیشان صدیقی، قاری ثاقب نواز، طلحہ نواب، شمیل، عالمگیر ہاشمی اور آصف سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

قتل یا حادثہ: جانچ کے لئے پولیس کی دو ٹیم تشکیل

دیوبند، یکم/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) جولا ڈنڈولی گاؤں کے رہنے والے اجے سینی کی موت کا معاملہ پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے، اہل خانہ جہاں اجے سینی کی موت کو قتل بتا رہے ہیں وہیں پوسٹ مارٹم رپورٹ میں حادثہ سے موت ہونا بتایا جا رہا ہے، پولیس نے دونوں ہی پہلوؤں پر دو مختلف ٹیمیں تشکیل دیکر جانچ شروع کر دی ہے، کوتوالی انچارج سندیپ کمار نے بتایا کہ معاملہ کی جانچ کی جا رہی ہے بہت جلد واقعہ کا خلاصہ کر دیا جائیگا واضح ہو کہ اپنے گھر سے کسی کام سے ناگل جانے کے لئے نکلے 16 سالہ اجے سینی کی لاش تین دنوں کے بعد گاؤں بوڑھو پور کے جنگلات میں پڑی ہوئی ملی تھی۔

بیوٹی پارلر مالک کی لاش مشتبہ حالت میں برآمد، اہل خانہ نے قتل کا ظاہر کیا شبہ

سنت کبیر نگر: یکم مئی (پی این ایس) خلیل آباد کے مصطفی مارکیٹ میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب بیوٹی پارلر کی مالک کی لاش مشتبہ حالات میں پھندے سے لٹکی ہوئی پائی گئی۔ متوفی کی شناخت 23 سالہ رانی صاحبہ کے نام سے ہوئی جو کہ مصطفیٰ مارکیٹ، برداہیہ بازار میں اینجل بیوٹی پارلر چلاتی تھی۔ اہل خانہ کے مطابق رانی صاحبہ معمول کے مطابق صبح 10 بجے کے قریب اپنا پارلر کھولنے گئی تھیں۔ جب شام ساڑھے سات بجے گھر والوں نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ اور کال کا جواب نہ دیا گیا، وہ کسی ناخوشگوار خوف سے پارلر کی طرف بھاگے۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہونے پر رانی صاحبہ کی لاش تیسری منزل کی سیڑھیوں کے قریب پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ اہل خانہ اسے فوری طور پر خلیل آباد ڈسٹرکٹ اسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ وہ قتل کا شبہ کرتے ہیں اور منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جائے وقوعہ پر پہنچے پولیس اہلکاروں نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ پولیس انسپکٹر جے پرکاش دوبے نے بتایا کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی بتائی جائے گی۔ فی الحال مکمل تفتیش جاری ہے۔

اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند کو ایم اے (پی جی) اور بی اے کے نئے کورسز کی منظوری ملی

فوٹو۔ اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند دیوبند، یکم/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند کو ایم اے (پی جی) انگلش، اردو، پولیٹیکل سائنس اور بی اے کے نئے کورسز کے لئے ماں شاکمبھری یونیورسٹی سہارنپور سے منظوری (مانیتا) مل گئی ہے جس کے نتیجہ میں دیوبند اور آس پاس کے علاقوں کے طلبہ کو مزید سہولیات میسر ہو جائیں گی۔ کالج کے چیئرمین ڈاکٹر عظیم الحق نے بتایا کہ اسلامیہ ڈگری کالج ماں شاکمبھری یونیورسٹی سے منسلک ہے، ادارہ کو ان کورسز کی منظوری ماں شاکمبھری یونیورسٹی سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ مذکورہ کورسز میں داخلے کا عمل مئی ماہ سے شروع ہو جائیگا۔ اس سے طلبہ کو دیوبند میں ہی کم فیس پر عالمی معیار کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا، انہوں نے بتایا کہ اس وقت ہزاروں طلباء اور طالبات کالج میں اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں، طلبہ کی دلچسپی اور مطالبات کے مدنظر پوسٹ گریجوئٹ کورسز شروع کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی سہولت کے لئے پوسٹ گریجویٹ کورسز متعارف کروائے گئے ہیں، ہم نے یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ قرب و جوار کے طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے لئے دوسرے شہروں میں نہ جانا پڑے۔

بدھ کے راستے پر چل کر ہی دنیا میں امن ممکن ہے

وزیر اعظم مودی بھگوان بدھ کے پیغام کو عالمی سطح پر پھیلا رہے ہیں: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: یکم مئی۔ بدھ پورنیما کے پرمسرت موقع پر کشی نگر میں منعقدہ 2570 ویں بدھ پورنیما کی تقریبات کو بطور مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ بھگوان بدھ کا امن، ہمدردی اور عدم تشدد کا پیغام آج دنیا کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ بامعنی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب دنیا جنگ اور بدامنی کی ہولناکیوں سے دوچار ہے، بھگوان بدھ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی پائیدار امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان بدھ نے انسانیت کو امن کا راستہ دکھایا اور ہندوستان نے دنیا کو جنگ نہیں بلکہ بدھ کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان ایک نئے جوش کے ساتھ عالمی سطح پر بھگوان بدھ کی تعلیمات کو فروغ دے رہا ہے۔ موریہ نے پروگرام میں موجود معزز راہبوں، بدھ مت کے پیروکاروں اور عوامی نمائندوں کو مبارکباد پیش کی اور بدھ پورنیما کی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشی نگر، شراوستی، سارناتھ، سنکیسا، کوشامبی اور بھگوان بدھ سے جڑے تمام مقدس مقامات نے ڈبل انجن حکومت کے تحت بے مثال ترقی دیکھی ہے۔ ہوائی، سڑک اور ریل رابطے کو مضبوط بنا کر ان مقامات کو عالمی بدھ سیاحت کے نقشے پر نئی شناخت دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت کشی نگر بین الاقوامی ہوائی اڈے کو مزید فعال بنانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کر رہی ہے تاکہ دنیا بھر سے آنے والے بدھ مت کے عقیدت مندوں کو بہتر سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ اپنے روس کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے انہیں بھگوان بدھ کے مقدس آثار کے ساتھ روس میں جمہوریہ کالمیکیا بھیجا تھا۔ جس احترام کے ساتھ ان آثار کا استقبال کیا گیا، وہ ہندوستان کی روحانی طاقت اور بھگوان بدھ میں عالمی عقیدے کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان بدھ کی تعلیمات نے تقریباً 40 بدھ ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ موریہ نے کہا کہ انہیں شہنشاہ چندر گپت موریہ اور شہنشاہ اشوک اعظم کی عظیم وراثت پر فخر ہے۔ شہنشاہ اشوک نے بھگوان بدھ کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلایا، اور آج وزیر اعظم نریندر مودی اس وراثت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھگوان بدھ کی کوئی بھی بحث بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ذکر کے بغیر ادھوری ہے، جنہوں نے بدھ کے نظریات کو سماجی ہم آہنگی اور انصاف کے ساتھ جوڑ کر سماج کو نئی سمت دی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے بدھ مت کے پیروکاروں پر زور دیا کہ وہ بھگوان بدھ کے افکار کو ہر گاؤں اور گلی تک پہنچا کر قوم کی تعمیر میں فعال کردار ادا کریں۔ ویشاکھ پورنیما (بدھ پورنیما) اور یومِ مزدور کے موقع پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے مزدوروں کے احترام کی نئی روایت قائم کی ہے۔ پریاگ راج مہاکمبھ میں صفائی کارکنوں کے پاؤں دھونا اور ایودھیا و کاشی میں مندر کی تعمیر میں شامل مزدوروں کو عزت دینا اس کی مثال ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے ڈپٹی چیف منسٹر برجیش پاٹھک کے ساتھ بدھ پورنیما کے موقع پر کشی نگر کے مہا پرینروان مندر میں بھگوان بدھ کے درشن کیے۔ برجیش پاٹھک نے بھی عدم تشدد اور امن کے پیغام کو دنیا بھر تک پہنچانے کی اپیل کرتے ہوئے بھگوان بدھ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر برجیش پاٹھک، سہجا نند رائے، درگیش رائے سمیت عوامی نمائندے، ممتاز شہری، سماجی کارکن اور بدھ بھکشو بڑی تعداد میں موجود رہے۔

کسانوں کی خوشحالی حکومت کی اولین ترجیحات میں ہے

وزیر اے کے شرما نے ضلع مئو میں گندم خریداری مرکز کا افتتاح کی

لکھنؤ: یکم مئی۔ وزیر توانائی اے کے شرما نے آج ضلع مئو کے دورے کے دوران راجندر نگر (درگاہ) میں واقع سرکاری گندم کی خریداری کے مرکز کا افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر شرما کی جانب سے بند پڑے دواری خریداری مرکز کو بھی دوبارہ شروع کرایا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کسانوں کی ترقی، خوشحالی اور خود انحصاری کے لیے مکمل طور پر پر عزم ہے اور انہیں ہر ممکن تعاون فراہم کیا جا رہا ہے۔ وزیر جناب شرما نے اپنے خطاب میں کہا کہ گیہوں کی خریداری کے مراکز کے قیام سے کسانوں کو اپنی فصل فروخت کرنے کے لیے ایک شفاف اور آسان نظام دستیاب ہو رہا ہے۔ اب کسانوں کو مڈل مین (بیچولیوں) پر منحصر نہیں رہنا پڑے گا اور وہ اپنی فصل براہ راست کم از کم امدادی قیمت (MSP) پر سرکاری مراکز کو فروخت کر سکیں گے، جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ یقینی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ خریداری مرکز علاقے کے کسانوں کے لیے انتہائی اہم ثابت ہوگا۔ اس کے کام شروع کرنے سے قریبی گاؤں کے کسانوں کے وقت، لاگت اور وسائل کی بچت ہوگی اور انہیں اپنی پیداوار کی مناسب قیمت وقت پر حاصل ہوگی۔ وزیر جناب شرما نے کہا کہ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ ہر کسان کو اس کی محنت کی صحیح قیمت ملے اور زرعی شعبے کو مضبوط بنا کر ریاست کی معیشت کو نئی بلندیوں تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کی خوشحالی کے لیے مسلسل کوشاں ہے اور ان کے مفاد کے لیے ”ڈبل انجن“ کی حکومت کی جانب سے کئی فلاحی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ پروگرام میں صدر محترمہ کانتی مشرا سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں مقامی شہری اور کسان بھی حاضر تھے۔

نوئیڈا ہوائی اڈے سے 15 جون سے تجارتی پروازوں کا آغاز

نوئیڈا، یکم مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے جیور میں واقع نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے تجارتی مسافر پروازوں کا باقاعدہ آغاز رواں سال 15 جون سے کیا جائے گا۔ ایئرپورٹ انتظامیہ کی جانب سے جمعہ کے روز جاری پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ پہلی پرواز انڈیگو ایئرلائن کی ہوگی۔ اس کے بعد جلد ہی آکاسا ایئر اور ایئر انڈیا ایکسپریس بھی اپنی خدمات شروع کریں گی۔ تاہم پروازوں کے شیڈول، منزلوں اور مسافروں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیلات ابھی جاری نہیں کی گئی ہیں۔ نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی تعمیر جیورخ ایئرپورٹ انٹرنیشنل کی مکمل ملکیتی کمپنی ’یمنا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پرائیویٹ لمیٹڈ‘ (وائی آئی اے پی ایل) نے کی ہے۔

ہندٹورز اینڈ ٹریولز کی جانب سے حج 2026 کے لئے حاجیوں کا قافلہ اموسی ایئرپورٹ روانہ

گجرات کی سرزمین نے گاندھی اور پٹیل جیسے عظیم رہنما پیدا کیے: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں گجرات یوم تاسیس کے موقع پر ثقافتی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ، 01 مئی۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں گجرات یوم تاسیس کے موقع پر یونیورسٹی چانسلر اور گورنر اتر پردیش کی ہدایت اور وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی صدارت میں ثقافتی تقریب کا انعقاد کیا گیا جن میں طلبہ نے گجرات کی لوک تہذیب، روایات اور فنون کو نہایت دلکش انداز میں پیش کیا۔ اس ثقافتی تقریب کا آغاز ڈاکیومنٹری سے ہوا جس میں گجرات کا ہر جہت سے احاطہ کیا گیا تھا اور اس کی ثقافتی وراثت، سیاسی پس منظر اور تاریخی اہمیت کو خوبصورتی کے ساتھ اجاگر کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ اس نوعیت کے پروگرام طلبہ کو ملک کی مختلف ریاستوں کی ثقافت سے واقف کرانے کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی اور سالمیت کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ انھوں نے طلبہ کی فعال شرکت کی ستائش کرتے ہوئے مستقبل میں بھی ایسے پروگراموں کے تسلسل پر زور دیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج ہم سب ایک ایسی ریاست کا یومِ تاسیس منا رہے ہیں جو ہندوستان کی تاریخ، تہذیب، تجارت اور ترقی کا روشن استعارہ ہے۔ یکم مئی 1960 کو اس ریاست کا قیام صرف ایک انتظامی تبدیلی نہیں تھا بلکہ ایک تہذیبی شناخت کے احیا کا دن تھا جس نے گجراتی زبان، ثقافت اور سماجی شعور کو نئی طاقت دی۔ گجرات کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ اسی سرزمین نے دنیا کو دو عظیم رہنما عطا کیے مہاتما گاندھی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل جنہوں نے ہندوستان کی آزادی اور اتحاد کی تاریخ رقم کی۔ اس تقریب کے دوران طلبہ نے گجرات کی روایتی فنون اور ثقافتی مظاہروں کے ذریعے ریاست کی تاریخ کو یادگار انداز میں پیش کیا۔ بعد ازاں تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ نے گجرات کی تاریخ، ثقافت اور سماجی ترقی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے ریاست کی آزادی کی جدوجہد میں خدمات اور عظیم شخصیات کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اس ثقافتی پروگراموں میں ریاستی گیت، مشاعرہ و شاعری، روایتی رقص، گربا، اور ڈانڈیا نیز نکڑ ناٹک خصوصی توجہ کا مرکز رہے۔ تمام پیشکشیں گجرات کی تہذیب و ثقافت سے وابستہ تھیں جن میں طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ اس موقع پر ڈاکٹر رچیتا چودھری اور ڈاکٹر ونے کمار کی تیار کردہ یونیورسٹی کی ڈاکیومنٹری بھی پیش کی گئی جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ گجرات یومِ تاسیس کے سلسلے میں اٹل ہال میں شعبۂ ہوم سائنس کی صدر پروفیسر تحریر فاطمہ کی نگرانی میں گجرات کی ثقافت اور ذائقوں کی جھلک بھی پیش کی گئی۔ طلبہ کی جانب سے لگائے گئے گجراتی فوڈ اسٹالس تقریب کا خاص مرکزِ توجہ رہے۔ شعبۂ ہوم سائنس کے طلبہ نے اپنے پکوان کی مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے گجرات کے مشہور روایتی کھانوں کے اسٹالس سجائے۔ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اساتذہ کے ہمراہ اسٹالس کا معائنہ کیا اور مختلف پکوانوں کا ذائقہ چکھا۔ انھوں نے طلبہ کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرام ثقافتی شعور کے ساتھ ساتھ طلبہ میں کاروباری اور عملی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ اس ثقافتی تقریب کی نظامت ڈاکٹر دھیریندر سنگھ نے انجام دی جبکہ اظہار تشکر ڈاکٹر نلنی مشرا نے پیش کیا۔ تقریب میں پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر چندنا دے، پروفیسر ثوبان سعید، پروفیسر فخر عالم، پروفیسر تنویر خدیجہ، رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، ڈپٹی رجسٹرار محمد سہیل، ڈاکٹر پونم چودھری، ڈاکٹر رضا عباس حیدری کے علاوہ دیگر اساتذہ، افسران اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

بدھ جینتی کے موقع پر جیہٹا دبگا میں شاندار بھنڈارے کا انعقاد

دبگّا، لکھنؤ: جمعہ کے روز لکھنؤ کے کاکوری علاقے کے جیہٹا دبگّا میں بدھ جینتی کے مقدس موقع پر ایک عظیم الشان بھنڈارے کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں موجود لوگوں نے نہایت عقیدت کے ساتھ بھگوان بدھ کی پوجا کی اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کا عہد کیا۔ پوجا کے بعد منعقدہ بھنڈارے میں بڑی تعداد میں مقامی باشندوں اور راہگیروں نے شرکت کی۔ دوپہر سے شروع ہونے والا یہ بھنڈارا شام دیر تک بلا تعطل جاری رہا، جس میں سبزی، پوری، چنا اور چاول بطور پرساد تقسیم کیے گئے۔ اس مذہبی تقریب میں نہ صرف گاؤں کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ علاقے کے کئی معزز اور باوقار افراد بھی شریک ہوئے۔

ایمان افروز ماحول میں حجاج کرام کی تربیتی نشست

حج کے روحانی، عملی اور اخلاقی پہلوؤں پر تفصیلی رہنمائی

لکھنؤ یکم مئی (پریس ریلیز) مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کے دعائیہ ہال میں شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام عازمینِ حج کے لیے ایک جامع اور رہنمائی پر مبنی تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر حجاج کرام کو حج کے روحانی تقاضوں، عملی مراحل اور اخلاقی ذمہ داریوں کے حوالے سے مفصل ہدایات فراہم کی گئیں تاکہ وہ اس عظیم عبادت کو مکمل شعور اور سنتِ نبوی کے مطابق ادا کر سکیں۔ مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیر آبادی، مبلغ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض کیا گیا ہے، اس لیے اس کی تیاری محض سفری یا رسمی تیاری نہیں بلکہ ایک مکمل دینی اور روحانی تیاری ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہر حاجی کو مناسکِ حج کی باریکیاں سیکھ کر جانا چاہیے تاکہ کسی بھی مرحلے میں عبادت کی ادائیگی میں کوئی کمی یا غلطی نہ رہ جائے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کی حاضری کو حجاج کے لیے ایک عظیم سعادت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ مبارک شہر ہے جہاں سے ایمان کو تازگی اور روح کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ وہاں قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ درود شریف کا اہتمام کریں، ہر لمحہ ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں اور مسجد نبوی شریف میں باجماعت نمازوں کی پابندی کریں۔ انہوں نے ریاض الجنہ اور جنت البقیع کی زیارت کو ایمان افروز مواقع قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان مقامات کی حاضری کے دوران دل کی حاضری اور خشوع و خضوع لازمی ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ جب حجاج میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں تو اس وقت اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مخصوص کر دیں اور سنتِ نبوی کی مکمل پیروی کو اپنی عبادت کا مرکز بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ حج کا اصل مقصد صرف ظاہری مناسک کی ادائیگی نہیں بلکہ باطنی اصلاح، تقویٰ کا حصول اور زندگی میں دائمی تبدیلی لانا ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ حج مبرور وہی ہے جس میں بندہ اللہ کے احکام کی مکمل پاسداری کرے، زبان، عمل اور نیت ہر اعتبار سے اخلاص اختیار کرے اور واپسی کے بعد اپنی زندگی کو دین کے سانچے میں ڈھال لے۔

یونٹی پی جی کالج لکھنؤ میں بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

ملکی و غیر ملکی ماہرین کی شرکت

لکھنؤ، یکم مئی: (پریس ریلیز) یونٹی پی جی کالج لکھنؤ اور ٹیک لیول اسٹاک ہوم، سویڈن کے اشتراک سے دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔ کانفرنس میں ملکی و غیر ملکی ماہرین کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے آن لائن پلیٹ فارم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب مولانا آزاد ہال میں چراغ روشن کر کے شروع کی گئی۔ تقریب میں وائس چانسلر چانکیہ نیشنل لا یونیورسٹی پٹنہ، فیضان مصطفی، کالج کے چیئرمین جسٹس امتیاز مرتضیٰ، سکریٹری مرتضیٰ حسنین خان، خازن اسماء جاوید، پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون اور اساتذہ کی بڑی تعداد موجود رہی۔ اپنے خطاب میں فیضان مصطفی نے کہا کہ تیز رفتار تکنیکی ترقی کے ساتھ مضبوط قانونی اور انتظامی ڈھانچے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ 21 ویں صدی کے پیچیدہ سماجی مسائل کے حل کے لیے کثیر شعبہ جاتی نقطہ نظر ناگزیر ہو چکا ہے۔ افتتاحی اجلاس کے بعد کانفرنس مختلف تکنیکی سیشنز میں تقسیم ہوگئی، جہاں ماہرین اور اسکالرز نے اپنے تحقیقی خیالات پیش کیے۔ ان سیشنز میں حکمرانی، عوامی پالیسی، ٹیکنالوجی، تعلیم اور سماجی ڈھانچے جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی۔ تکنیکی نشستوں کی صدارت ڈاکٹر آشیش شریواستو، ڈاکٹر دویا آر پنجوانی اور ڈاکٹر عدنان خان لودھی نے کی۔ مقررین نے کہا کہ عالمی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ حکمرانی کے نظام کو تکنیکی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالا جائے اور عوام کے تحفظ کے لیے مؤثر قانونی فریم ورک تیار کیا جائے۔ مقررین نے تعلیمی نظام میں جدت کی ضرورت پر بھی زور دیا اور روایتی تدریسی طریقوں سے ہٹ کر ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کو فروغ دینے کی وکالت کی۔ سوال و جواب کے وقفے میں شرکاء نے بھرپور دلچسپی لی، جس سے مختلف شعبوں کے درمیان علمی تبادلہ مزید مستحکم ہوا۔ کانفرنس کے کامیاب آغاز کو تعلیمی حلقوں میں مثبت پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، جس سے یونٹی پی جی کالج کی بین الاقوامی سطح پر شناخت اور تعلیمی تعاون میں مزید وسعت متوقع ہے۔

ذیشان انور 91 فیصد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیاب حاصل کی

لکھنؤ: ذیشان انور نے آئی ایس سی 12 ویں کے امتحان میں 96 فیصد نمبر حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اگر ارادے مضبوط ہوں تو خوابوں کو حقیقت میں بدلنا مشکل نہیں ہوتا۔ ذیشان انور انور، جو کہ لکھنؤ پبلک کالج (LPC) کے طالب علم ہیں اور گھسیاری منڈی، لکھنؤ کے رہائشی ہیں، نے یہ نمایاں کامیابی مکمل طور پر سیلف اسٹڈی کے ذریعے حاصل کی۔ ان کا خواب مستقبل میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بننا ہے، جس کے لیے وہ مسلسل محنت کر رہے ہیں۔ ان کے والد انور احمد نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ان کے خاندان کے لیے عید سے کم نہیں۔ زی شان کی والدہ گھریلو خاتون ہیں اور انہوں نے بھی بیٹے کی اس کامیابی پر بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ زی شان انور کی یہ کامیابی نہ صرف ان کے خاندان بلکہ پورے علاقے کے لیے باعثِ فخر ہے اور دیگر طلبہ کے لیے ایک بہترین مثال بھی ہے۔

اریب احمد 91 فیصد کے ساتھ نمایاں کامیابی

لکھنؤ: سینٹ فرانسس کالج کے 12 ویں جماعت کے طالب علم اریب احمد نے 91 فیصد نمبر حاصل کر کے اپنے والدین کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ اپنے مستقبل کے حوالے سے اریب احمد نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں تاکہ نہ صرف اپنے والدین کا سہارا بن سکیں بلکہ غریب اور بے سہارا مریضوں کا مفت علاج بھی کر سکیں۔ اریب احمد نے اپنی اس کامیابی کا سہرا اپنے والدین کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کو دیا، جن کی بدولت وہ اس مقام تک پہنچے۔ ان کی یہ کامیابی دیگر طلبہ کے لیے بھی ایک تحریک ہے کہ محنت اور لگن کے ساتھ ہر ہدف حاصل کیا جا سکتا ہے۔

محمد علی زیدی نے 94.25 فیصد نمبر سے نمایاں کامیابی حاصل کی

لکھنؤ: فزکس کیمسٹری بایو، انجینئرنگ ان الیکٹرانک میں سینٹ فرانسس کالج کے محمد علی زیدی نے 12 ویں جماعت میں 94.25 نمبر حاصل کر کے اپنے والدین کا نام روشن کیا۔

ڈالی گنج ویاپار منڈل نے لکھنؤ بار ایسوسی ایشن کے نومنتخب صدر جی۔ این۔ شکلا (چچّو) کا شاندار استقبال کیا

لکھنؤ: ڈالی گنج ویاپار منڈل کے سرپرست جی۔ این۔ شکلا (چچّو) کی لکھنؤ بار ایسوسی ایشن کے صدر کے عہدے پر تاریخی جیت کا جشن جمعہ کے روز ڈالی گنج میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس قابلِ فخر کامیابی کے موقع پر ڈالی گنج ویاپار منڈل کی جانب سے ”مرلی دھر رام نرائن جی کی گدی“ پر ایک تقریبِ استقبالیہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ویاپار منڈل کے سینئر سرپرست و صدر گووند کرشن اگروال (پپّو بورا) نے بار ایسوسی ایشن کے نو منتخب صدر جی۔ این۔ شکلا کو انگ وستر پیش کر کے اور گلپوشی کر کے ان کا استقبال کیا۔ صدر کی اس غیر معمولی جیت کو تاجروں نے اپنی جیت قرار دیتے ہوئے ایک دوسرے کو مٹھائی کھلا کر خوشی کا اظہار کیا۔